



اسلام
دین معاشرہ

گروہ دانشمندان

جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

اسماء مبارک و مریدین

حجۃ الاسلام جناب حسین آل محمد طالقانی	۱
اسد اللہ خراسانی	۲
محمد جعفری	۳
حسین حقانی	۴
احمد محقق رفسنجانی	۵
حسن طاہری خرم آبادی	۶
محمد امامی شیرازی	۷
محمد حسین فرقانی	۸
عبدالرحیم خانخالی	۹
عباس علی عمید زنجانی	۱۰
حسن امیدوار	۱۱
نعمت اللہ خادمی	۱۲
احمد مرعشی	۱۳
محسن مجتہدی شبستری	۱۴
حسین واعظی اراکی	۱۵
محمد خانخالی	۱۶
مصطفی زبانی	۱۷
عبدالکریم قریشی	۱۸
حسن صادقی اراکی	۱۹
عطاء اللہ معنوی	۲۰
محمد علی گرامی	۲۱
علی حجتی کرمانی	۲۲
محمی الدین فضل	۲۳
مہدی ابن الرضا	۲۴
زین العابدین قربانی	۲۵
ابراہیم شبستری	۲۶
عباس امجد الحسینی	۲۷
محمد ابراہیم حقدان	۲۸
محمد حسین رنجبر	۲۹
غلام حسین رحیمی	۳۰

ایسا
دین معاشقہ

گروہ دانشمندان

یکے از مطبوعات

جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان
پوسٹ بکس ۵۴۲۵ کراچی ۲

ترجمہ _____ محمد فضل حق
 تدوین _____ رضا حسین رضوانی
 کتابت _____ سید جعفر صادق
 تصحیح _____ سید محمد باقر تقوی
 بارششم _____ ۱۳۱۹ھ ۱۹۹۸ء
 مطبع _____ پریماپرنٹرز کراچی

۲۹۷۶۸۲
 ۱۶۷۹
 ۷۲۲۷۳

جملہ حقوق محفوظ : یہ کتاب کلی یا جزوی طور پر اس شرط کے ساتھ فروخت کی جاتی ہے کہ راقم الحروف کی پیشگی اجازت حاصل کیے بغیر یہ موجودہ جلد بندی اور سرورق کے علاوہ کسی بھی شکل تجارت یا کسی اور مقصد کی خاطر نہ تو عاریتہ کرائے پر دی جائے گی اور نہ ہی دوبارہ فروخت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں کسی آئندہ خریدار یا بطور عطیہ حاصل کرنے والے پر یہ شرط عائد نہ کرنے کے لیے بھی ایسی ہی پیشگی اجازت کی ضرورت ہوگی۔
 (وائی کے نفسی)

اپنے عزیز نوجوانوں

کے نام

جو

اسلامی معاشرت

کے امین ہیں۔

اسلام

”و کیا تم نے پوری طرح سمجھ لیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ یہ ایک ایسا دین ہے جس کی بنیاد حق و صداقت پر رکھی گئی ہے۔ یہ علم کا ایک ایسا منبع ہے جس سے عقل و دانش کی متعدد ندیاں مچھوٹی ہیں۔ یہ ایک ایسا چراغ ہے جس سے لاتعداد چراغ روشن ہوتے رہیں گے۔ یہ ایک ایسا بلند رہنما مینار ہے جو اللہ کی راہ کو روشن کرتا ہے۔ یہ اصولوں اور اعتقادات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو صداقت اور حقیقت کے ہر متلاشی کو اطمینان بخشتا ہے۔“

اے لوگو! جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اپنی برترین خوشنودی کی جانب ایک شاندار راستہ اور اپنی عبودیت اور عبادت کا بلند ترین معیار قرار دیا ہے۔ اس نے اسے اعلیٰ احکام، بلند اصولوں، محکم دلائل، ناقابل تردید تفوق اور مسالمتہ دانش سے نوازا ہے۔

اب یہ تمہارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جو شان اور عظمت بخشی ہے اسے قائم رکھو، اس پر خلوص دل سے عمل کرو، اس کے معتقدات سے انصاف کرو، اس کے احکام اور فرامین کی صحیح طور پر تعمیل کرو اور اپنی زندگیوں میں اسے اس کا مناسب مقام دو۔“

إِنَّمَا عَلَىٰ عِبَادِ السَّلَامِ

کچھ اپنے بارے میں

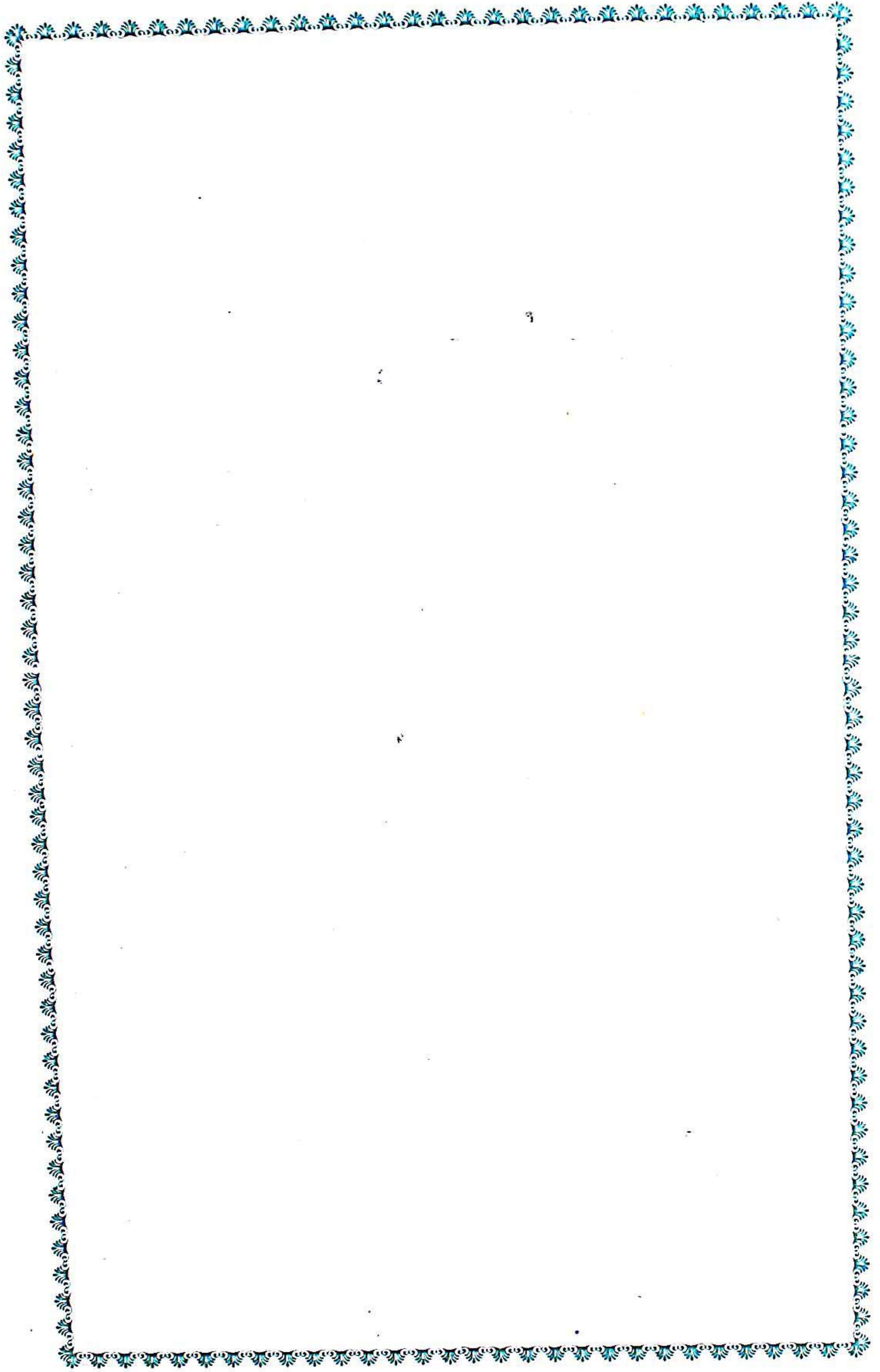
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم موسوی خونی دام ظلہ العالی کی سرپرستی میں قائم ہونے والا یہ بین الاقوامی ادارہ جامعہ تعلیمات اسلامی دنیا کے متعدد ممالک میں اسلامی علوم و معارف پر مشتمل معتبر اور مستند لٹریچر عوام تک پہنچانے میں کوشاں ہے۔

اس ادارے کا مقصد دورِ حاضر کی روحانی ضروریات کو پورا کرنا، لوگوں کو اصلی اور محکم اسلامی علوم کی طرف متوجہ کرنا اور اس گراں بہا علمی سرمائے کی حفاظت کرنا ہے جو اہلبیت رسولؐ نے ایک مقدس امانت کے طور پر ہماری سپرد کیا ہے۔ یہ ادارہ اب تک انگریزی، اردو، سندھی اور گجراتی زبانوں میں ستر سے زیادہ کتابیں شائع کر چکا ہے جو اپنے مضمولات، اسلوب بیان اور طباعت کی خوبیوں کی بنا پر فروس کتب میں ایک نمایاں مقام حاصل کر چکی ہیں۔ نیشنل اشاعت کا سلسلہ انٹرنیشنل جاری ہے گا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراطِ مستقیم کی شناخت کرواتا ہے گا۔ اس کے علاوہ جامعہ کے زیرِ اہتمام چلنے والے ساٹھ سے زیادہ مدرسے گزشتہ چھ برسوں سے قوم کے بچے بچیوں میں بنیادی اسلامی تعلیم کو عام کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان مدرسوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

دعوتِ اسلام کو فروغ دینا ایک ایسا کام ہے جس کی انجام دہی کے لیے ہم سب کو تعاون کرنا چاہیے۔ ادارہ آپ سب کو اس کارِ خیر میں شرکت کی دعوت دیتا ہے تاکہ دینی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جاسکے۔

دعا ہے کہ خداوندِ مہربان ہم سب پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے۔

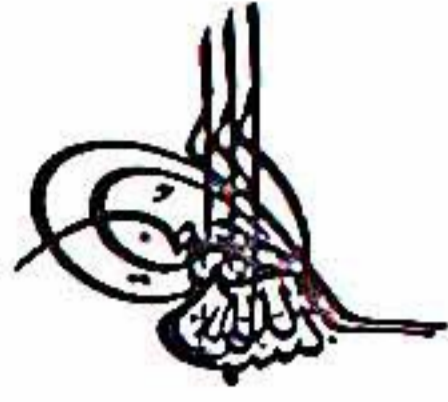
تعاون کا طلبگار (شیخ) یوسف علی نفسی نجفی
وکیل حضرت آیۃ اللہ خونی دام ظلہ العالی (بجائے شرف)



فہرست

۱۱	پیش لفظ
۲۱	جہالت کے خلاف جہاد
۳۰	مجادلہ ممنوع ہے
۳۳	عمومی محاسبہ
۳۷	زندگی کی تعلیم
۴۷	فرزندوں کے وظائف
۴۹	خدمتِ خلق
۵۵	نیک کام
۵۸	ستم رسیدہ لوگوں کی مدد
۶۱	مسلمانوں کے باہمی روابط
۶۶	خدمت گاروں سے طرز سلوک
۶۹	عاجت مندوں کا حصہ
۷۴	دوسرے مالی حقوق
۷۷	خدا کی راہ میں بخشش
۷۹	مہنت سے پرہیز کرو
۸۲	اعتدال اور میانہ روی
۸۴	قرض دینا
۹۳	عفو اور اغماض

۹۶	نفاق اور دوڑخی
۱۰۱	حُسنِ ظن اور دوسروں پر اعتماد
۱۰۲	راستگونی
۱۰۹	امانت
۱۱۲	بیماروں کی عیادت
۱۱۶	مصیبت زدہ لوگوں سے ہمدردی
۱۱۹	مجالست اور ہم نشینی
۱۲۳	خوش روئی اور حُسنِ خلق
۱۲۷	عہد و پیمان کا وفا کرنا
۱۳۰	ہر کام میں مشورہ کرو
۱۳۵	سفر کی راہ میں
۱۴۳	جہاد
۱۴۸	میدانِ جنگ میں
۱۵۳	کرسیِ عدالت پر
۱۶۰	کام اور محنت
۱۶۴	کھیتی باڑی پرورشِ حیوانات اور تجارت
۱۶۹	بیوپاریوں کو جاننا چاہیے کہ
۱۷۸	گھربار کی تشکیل (ازدواج)
۱۸۴	وہ باتیں جو بیوی اور شوہر کو جاننی چاہئیں
۱۹۲	صفائی اور پاکیزگی
۲۰۰	لباس کیسا پہننا چاہیے
۲۰۶	قرابت داری کا تعلق
۲۰۹	بہمان نوازی
۲۱۵	یتیموں پر شفقت
۲۱۸	فوت شدگان کا احترام
۲۲۳	حیوانات کی حفاظت



پیش لفظ

یہ درست ہے کہ مشکلات خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں بلند ہمت، راسخ عزم اور مسلسل اور سہم محنت کی بدولت حل ہو جاتی ہیں تاہم اس زمانے میں ہماری اجتماعی مشکلات ایک یا دو نہیں ہیں۔

غیر ممالک میں ہمارے قوی اور بے رحم دشمن ہیں جو گونا گوں طریقوں سے ہمارے خون کا آخری قطرہ بھی چوس لینے کی فکر میں ہیں حتیٰ کہ اگر وہ ہمیں زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو محض اس لیے کہ ہم ان کے منافع کے حصول کے راستے میں پُل کا کام دیں۔ کیا انہوں نے مدتوں پہلے ہمیں صریحاً ”کامیابی کے پُل“ کا لقب عطا کر کے عزت نہیں بخشی!

ادھر ملک کے اندر بھی ہمارے کچھ نادان دوست ہیں جو نفاق، تفرقہ اور کھوٹ ڈالنے کے ہر وسیلے سے استفادہ کرتے ہیں اور اختلاف کو ہوا دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ گویا خدا نے انہیں فقط تفرقہ ڈالنے اور نفاق کے بیج بونے کے لیے پیدا کیا ہے اور اس کے علاوہ ان سے کچھ نہیں چاہتا۔ یہ درحقیقت پہلے گروہ کے بلا تخواہ کارندے ہیں جو ان

کے مقصد کے حصول میں خاطر خواہ مدد بہم پہنچاتے ہیں۔ ابھی قوم کے سمجھدار
افراد افتراق کا ایک شکاف بھی پر نہیں کر پاتے کہ ان دیوانوں میں سے
کوئی نہ کوئی آپہنچتا ہے اور ایک نیا پتھر کنویں میں پھینک کر پراگندگی
اور انتشار کی نئی لہریں پیدا کر دیتا ہے!

خدا جلنے اس کی کیا وجہ ہے کہ کوئی ایسا لائحہ عمل قبول کرنے کی بجائے
جس کا نتیجہ وحدت اور یگانگت میں نکلے ہمارے معاشرے کا مزاج بھی اخلاقی
مواد قبول کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو یہ صورت ہوتی ہے
کہ اگر ایک مجلس میں دس افراد شریک ہوں تو وہاں دس عقیدے سوچنے
کے دس انداز اور بالآخر دس منصوبے اور ایک دوسرے سے متضاد دس
لائحہ عمل موجود ہوتے ہیں۔

ہمارے معاشرے کے اچھے لائق اور موثر افراد میں سے عموماً ہر ایک
اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بناتا ہے اور اجتماعی کارکردگی کی روح ان میں
کم ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایک الگ الگ ابر کے ٹکڑے
کی مانند ہے جو ایک چھینٹا ڈالتا ہے اور پھر اپنی راہ لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ
ان چھینٹوں سے ہمارے معاشرے کی سر زمین کی کوئی معقول آبیاری
نہیں ہو سکتی۔

انتشار اور پراگندگی کی اس روح نے ایک سرطانی غدود کی مانند
ہمارے معاشرے کی رگ رگ میں اپنی جڑیں پھیلا دی ہیں لہذا اجتماعی
کام عموماً پنپنے نہیں پاتے حتیٰ کہ ہمارے معاشرے کی معیشت میں صحیح
معنوں میں شرکت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ جو واقعی شرکتیں ہیں وہ
یورینیم کے ناپائدار ذرات کی مانند ٹوٹ پھوٹ کی حالت میں ہیں اور

جو پانڈا رہیں اور ٹھیک کام کر رہی ہیں وہ شرکت کے نام سے اور شرکت کی شکل میں شخصی سرگرمیاں ہیں اور درحقیقت شرکتیں نہیں ہیں۔
 موجودہ دُنیا کی صورت یہ ہے کہ افراد خواہ کتنے ہی قومی، خوش تدبیر اور با استعداد کیوں نہ ہوں شکست ہی ان کا مقدر ہے۔ یہ دُنیا فقط گروہوں اور جماعتوں کی دُنیا ہے۔

کیا ابھی تک ہم اس حقیقت کو نہیں سمجھے کہ دَورِ حاضر میں نفاق اور اختلاف یا انفرادی کوششوں سے کسی کام میں پیشرفت نہیں ہو سکتی؟ یا یہ کہ ہماری تربیت ہی غلط ہوئی ہے جس کی بنا پر معاشرے کے سب طبقوں کو بلا استثناء مل جل کر کام کرنے کی بجائے اکیلے اکیلے کام کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔
 یا ابھی تک ہم اتنی اخلاقی پختگی اور اپنے ہدف پر اتنا راسخ ایمان ہی نہیں رکھتے کہ اس کی خاطر ہم رعایت، قربانی، بلند نظری اور اپنی انفرادی شخصیت کے ایک پہلو سے صرف نظر کرنے پر تیار ہوں جو ہر قسم کی اجتماعی سرگرمیوں کی اولین ضروریات کا جزو ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب مصنف کی ذمے داری کے دائرے سے باہر ہے اور ان پر بحث کا یہ مقام بھی نہیں۔
 بہت دنوں سے ہمارے معاشرے میں نئی نئی گروہ بندیاں ظہور میں آرہی ہیں جنہوں نے معاشرے کو دو صنفوں میں تقسیم کر کے انہیں ایک دوسرے کے بالمقابل لاکھڑا کیا ہے۔ ایک طبقہ روشن خیال لوگوں کا اور دوسرا طبقہ پُرانے خیالات کے حامل لوگوں کا ہے۔

دوسرا گروہ پہلے گروہ کو نووارد، خام اور نا پختہ، سطحی اور بے مغز، لالچالی اور بے قابو گردانتا ہے اور پہلا گروہ دوسرے کو تنگ نظر، متعصب، جاہل

اور پتھر کے زمانے کی یادگار قرار دیتا ہے۔ یوں ان دونوں طبقوں میں ایک گرما گرم اور زبردست نزاع اور کشمکش جاری ہے۔

یہ درست ہے کہ ہمارا دور ایک انقلابی دور ہے اور ہمارا معاشرہ تاریخ کے ایک نئے مرحلے پر آ پہنچا ہے یا یوں کہیے کہ لیمپ اور سواری کے لیے دراز گوش کے دور سے نکل کر ہم بجلی، ایٹم اور راکٹ کے دور میں داخل ہو گئے ہیں اور ہر بدلتے ہوئے دور کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ تازہ عناصر اور سابقہ دور کے باقی ماندہ عناصر کے مابین مقابلہ اور کشمکش شروع ہو جاتی ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ قطعاً ضروری نہیں کہ ہم اپنی ہر چیز ان کشمکشوں کی نذر کر دیں۔ کیا ہی بہتر ہو اگر ہم اس تضاد اور رقابت کو یوں کام میں لائیں کہ نئی دریافتوں میں سے جو مفید، موافق اور سود مند ہوں ان کا انتخاب کر لیں اور جو بے راہ روی، بد بختی اور پسماندگی کا موجب ہوں ان سے اجتناب برتیں۔

ہمارا ملک بھی ایک عجیب ملک ہے۔ اس وسیع خطہ زمین میں جو کئی دوسرے ممالک سے کئی گنا بڑا ہے مختلف زبانیں، مختلف نسلوں کے لوگ، مختلف عادات اور رسوم اور مختلف آب و ہوا اور موسم دیکھنے میں آتے ہیں تاہم اس کے باشندوں میں ایک وجہ مشترک بھی ہے جو انھیں آپس میں مربوط کرتی ہے اور وہ ان کا دین ہے یعنی "اسلام" جو اس ملک کی عظیم اکثریت کا دین ہے۔ فقط یہی وہ قدر مشترک ہے جو اس مملکت کے لوگوں کی وحدت اور یگانگت کا نشان ہے۔

اب آپ غور فرمائیں کہ جس دنیا میں حزب یا ہر دوسرے نام سے مصنوعی اور ناپائیدار مشترک اقدار پیدا کرنے کے لیے بے انتہا قوت

اور دولت خرچ کی جاتی ہو اُس میں ایک ایسی حقیقی اور پابندار و تدرِ
 مشترک کی موجودگی جو سب لوگوں کو ایک صف میں لاکھڑا کرے کس
 قدر گراں بہا ہوگی لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس طرح ہماری مملکت
 کے دوسرے خداداد سرمائے ضائع ہو رہے ہیں اسی طرح یہ عظیم سرمایہ بھی
 ضائع ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس سے صحیح طور پر استفادہ نہیں کیا جاتا
 بلکہ ہم اس کی قوت گھٹانے کے اسباب بھی فراہم کر رہے ہیں۔

ہم کیا کریں کہ اسلام جو ہماری وحدت کی واحد علامت ہے اور
 ہمارے دلوں کو ایک زنجیر کی کڑیوں کی مانند ایک دوسرے سے
 جوڑے ہوئے ہے تقویت حاصل کرے اور ہم میں سے ہر چھوٹا بڑا
 اس روشن مشعلِ ہدایت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکے جس
 نے کسی زمانے میں مسلمانانِ عالم کو اپنے نور کی بدولت افتخار کی
 آخری بلندیوں تک پہنچا دیا تھا۔

مسئلہ طور پر یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی طریقہ
 نہیں کہ حقائقِ اسلام کو جوں کا توں اور بغیر کسی مصلح کاری کے عوامی
 اذہان کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ لوگوں کی توجہ اس پاک دین کی
 جانب مبذول کرانے کا یہ بہترین اور موثر ترین ذریعہ ہے۔

اگر دوسری چیزوں کو مقبول بنانے کے لیے انھیں تزیین و آرائش
 کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت ہے تو حقائقِ اسلام کو ہر قسم کی
 آرائش سے پاک کرنا لازم ہے تاکہ وہ اپنا حقیقی اثر دکھا سکیں۔ اسلامی
 تعلیمات کی گہرائی، کشش اور جاذبیت اتنی زیادہ ہے کہ اسے خود اپنا
 موثر ترین مبلغ شمار کیا جاتا ہے۔

موجودہ زمانے میں بے شمار تعلیم یافتہ نوجوان اسلام سے برگشتہ ہو گئے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ اس کی اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اس مقدس دین کے حقائق سے صحیح طور پر یعنی ان کی حقیقی شکل میں روشناس ہی نہیں کرایا گیا۔

باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس وقت مغربی دنیا اسلام قبول کرنے پر زیادہ آمادہ نظر آتی ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ متمدن دنیا دورا ہے پرکھڑی ہے کہ یا تو اسلام قبول کر لے یا لامذہب ہو جائے۔ اس کے لیے اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اسلام دنیا کے اس حساس خطے میں اتنی ترقی نہیں کر رہا جتنی اسے کرنی چاہیے۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ باہر کے لوگوں سے اسلام کا صحیح تعارف نہیں کرایا گیا اور جیسا کہ یہ دین ہے ایسی شکل میں دنیا کے لوگوں کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ گزشتہ ادوار میں اسلام نے قلیل مدت میں جو عظیم کامیابیاں حاصل کیں اور پرانی دنیا کو ملیا میٹ کر کے زندگی، علم و دانش، تقویٰ اور فضیلت سے بھر پور ایک نئی دنیا کو جنم دیا اس کی یہی وجہ تھی کہ اس مقدس دین کو اہل عالم کے سامنے اس کی حقیقی صورت میں پیش کیا گیا اور یہی چیز ہے جو آج بھی اس دنیا کو جو فساد، اختلاف، پراگندگی، سرد اور گرم جنگوں، مسلح مقابلوں، دھوکا بازی، شیطنیت اور استعمار کی مختلف شکلوں کی آگ میں جل رہی ہے، خلوص، نیک نیتی، سچائی اور نیکی کا ماحول مہیا کر سکتی ہے۔

لہذا ایک بار پھر اعتراف کرنا چاہیے کہ اسلام کی تبلیغ اور اسے صحیح انداز میں متعارف کرانے کا طریقہ یہی ہے کہ دنیا کے سامنے اس کی

تعلیمات اس کی حقیقی اور سادہ شکل میں پیش کی جائیں۔
 ایک چیز جو بے حد افسوسناک ہے وہ یہ ہے کہ اس مقدس دین
 کی حقیقت کے بارے میں بعض دُور افتادہ لوگوں کا تصور بے حد غلط
 اور غیر حقیقی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام نماز اور روزہ ادا کرنے اور ایک
 آدھ مرتبہ خانہ خدا کا حج کر لینے تک محدود ہے۔ بعض اور لوگ جو شاید
 اتنا بھی نہیں جانتے اسلام کو فقط سینہ کو بی اور زنجیر زنی پر منحصر گردانتے
 ہیں۔ یہ بات بھی تسلیم کر لینی چاہیے کہ بعض ایسے لوگوں کا عمل بھی اس
 غلط فہمی کے پیدا کرنے میں کافی معاون ثابت ہوتا ہے جو دین سے منسوب
 تو ہیں لیکن انھوں نے عملی طور پر تمام اجتماعی سرگرمیوں کو خیر باد
 کہہ رکھا ہے۔

یہ بھی اعتراف کرنا چاہیے کہ ابھی ہمارے دینی تبلیغاتی ادارے
 اس قدر آراستہ نہیں ہیں کہ حقیقی اسلام کو کم از کم ان لوگوں سے ہی متعارف
 کرا سکیں جو ہمارے اپنے ماحول میں بستے ہیں۔

بلاشبہ ”اسلامیات“ کے نام سے ایک چیز ہمارے اسکولوں کے
 نصاب میں موجود ہے لیکن وہ بھی مٹھی بھر خشک، بے رُوح، مشکل اور
 پیچیدہ تعلیمات کے علاوہ اور کچھ نہیں اور ایک ایسی چیز ہے جو
 ہمارے بچوں کو اسلام کی رُوح اور حقیقت سے آشنا کرنے کی بجائے
 متنفر اور بیزار کر دیتی ہے۔

ہمارے جو لوگ مغربی ممالک میں جاتے ہیں وہ بھی اسلام کے
 بارے میں کسی نہ کسی حد تک عجیب خیالات رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ عیسائیوں
 اور ان کی مذہبی رسوم میں مشاہدہ کرتے ہیں، اُسے اسلام کے لیے ایک

نمونہ قرار دیتے ہیں یعنی وہ اسلام کی وسیع تعلیمات کے بارے میں بھی ایسے ہی تصورات رکھتے ہیں جیسے کہ فی زمانہ عیسائیت نے چند بے مایہ رسوم اور گرجے میں ہفتے میں ایک بار موسیقی کے ساتھ ایک مختصر عبادت کی شکل اختیار کر لی ہے اور اجتماعی احکام کے نقطہ نظر سے بے حد تہی دست ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اسلام دین حیات ہے اور خوش بختانہ زندگی کے عالی ترین لائحہ کار کا حامل ہے۔

اسلام ایک ایسا وسیع، مستقل اور پُر مایہ پروگرام رکھتا ہے جو انسان کی ولادت سے موت تک، گھر کی چار دیواری سے میدان جنگ تک اور دکان سے کرسی قضاوت تک انسان کی خوش بختی کا راستہ متعین کرتا ہے۔ اسلام انسان کے مسائل زندگی میں سے ہر مسئلے کے بارے میں اُسے ایک واضح اور روشن راہ دکھاتا ہے حتیٰ کہ اس نے انسان کے حیوانات کے ساتھ رابطے کو بھی جسے آجکل "حمایت حیوانات" کا نام دیا جاتا ہے زیادہ باخبر اور حقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی اُس قوت و ولولہ کی رُو سے جو اس وسیع لائحہ کار کے اندر چھپی ہوئی ہے یہ خلائی دور کی وضع سے بھی مطابقت رکھ سکتا ہے اور مختلف معاملات میں انسانی ضرورتوں کا جواب بھی دے سکتا ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کے گرانہیا اجتماعی احکام کے متون کسی ملمع کاری اور حاشیہ آرائی کے بغیر ان کی اصلی شکل میں پیش کیے جائیں تاکہ اس ذریعے سے اسلام کو متعارف کرانے کی جانب قدم اٹھایا جاسکے۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے یہ طریقہ تبلیغ اسلام کے لیے موثر ترین ہے۔

اس مقصد کے تحت مختلف اجتماعی مسائل سے مربوط ۱۹۰۰ سے زیادہ آیات اور احادیث جمع کر کے ان میں سے ۵۸۲ ایسی آیات اور احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو زیادہ سادہ اور عام فہم معلوم ہوئیں۔ ان کے ترجمے کے بارے میں اطمینان کرنے کے لیے اصلی مصادر سے رجوع کیا گیا ہے تاکہ جو آیات اور احادیث نقل کی گئی ہیں ان کا ترجمہ ان سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہو۔

یہاں ہم آپ کی توجہ مندرجہ ذیل نکات کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں:

۱ یہ مجموعہ گونا گوں اجتماعی موضوعات کے بارے میں ۵۸۲ آیات اور احادیث پر مشتمل ہے جنہیں ۱۹۰۰ سے زیادہ آیات اور احادیث میں سے منتخب کیا گیا ہے اور ۳۱ افراد نے انہیں حدیث کی متعدد معتبر کتابوں میں سے جمع کیا ہے۔

۲ احادیث کے متون کی اصلی مآخذ سے بڑی احتیاط سے تطبیق کی گئی ہے اور وہ جن کتابوں سے لی گئی ہیں ان کے ناموں اور متعلقہ صفحات کا ذکر کتاب کے آخری صفحات میں کیا گیا ہے۔

۳ چونکہ اصلی متون کا ذکر کرنے کا مقصد اسلام کے اجتماعی احکام کو کسی اضافے کے بغیر پیش کرنا تھا اس لیے فقط آیات اور احادیث کے ترجمے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ صرف کہیں کہیں ایسے چھوٹے چھوٹے جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو احادیث کے معانی سمجھنے اور ان کا ایک دوسری سے رابطہ واضح کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ساتھ

ہی ساتھ اس مقصد کے پیش نظر کہ یہ مختصر جملے احادیث کے ساتھ غلط ملط نہ ہو جائیں انھیں احادیث سے علیحدہ کر کے لکھا گیا ہے۔

آیات اور روایات کے ترجمے میں زیادہ تر عبارات کی سادگی اور قابل فہم ہونے کی رعایت کی گئی ہے اور تحت اللفظ ترجمے سے جو عموماً ناقابل فہم ہوتا ہے احتراز کیا گیا ہے۔

یہاں ایک اور نکتے کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ جو کچھ اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے وہ اسلام کے وسیع اجتماعی احکام کا محض ایک حصہ ہے اور ان سب احکام کا ذکر کرنے کے لیے کئی کتابوں اور مجموعوں کی تیاری لازمی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ معاشرے کے مختلف طبقے بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ، اس کتاب کے پرتو میں اسلام کے اجتماعی احکام کے ایک تازہ اُفق کا مشاہدہ کر سکیں گے اور دین کی حقیقت سمجھنے کے سلسلے میں جن لوگوں کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں اور جنہوں نے ان احکام کو معاشرے کے لیے رسوم کا ایک پلندہ سمجھ رکھا ہے وہ اپنے خیالات کی اصلاح کر لیں گے۔

ناشر

۱ جہالت کے خلاف جہاد

ایک قوم کی زندگی کی اولین شرط علم و دانش ہے اور یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور کے مصنفین کی اصطلاح میں علم اور تمدن کے لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام کو ”زندہ“ کا نام دیا جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے مقابلے میں بعض اقوام کو ”مردہ“ اور ”وحشی“ کہا جاتا ہے۔ اس تعبیر کی جڑیں اسلام کے پیشوایان دین کے ارشادات کے ضمن میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”اس صورت میں جب کہ ان کا سر انجام خدا اور اس کے اوامر ہوں علمی گفتگو میں مردہ دلوں کو زندہ کر دیتی ہیں۔“ ۱
 ”جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ علم حاصل کرنے میں مصروف ہوتا کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو زندہ کر دے اُس کے اور پیغمبروں کے درمیان بہشت میں فقط ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔“ ۲

اس بنا پر اسلام نے لوگوں کو علم و دانش حاصل کرنے کا بہت شوق دلایا ہے بلکہ اس کا حصول واجب قرار دیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ خدا علم کے خواہشمند لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔“ ۳

”علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ علم کو خود اس

کے مقام سے حاصل کرو اور اس کے اہل سے سیکھو کیونکہ خدا

کی خاطر علم کا سکھانا خوبی ہے اور علم کا طلب کرنا عبادت،

اس کے متعلق بخت کرنا تسبیح، اس پر عمل کرنا خدا کی راہ میں

جہاد اور اس کا جاہل کو سکھانا صدقہ ہے۔ علم کا اہل دانش

پر فیاضی سے خرچ کرنا خدا کی قربت اور نزدیکی ہے۔“ ۴

”جو شخص علم کا خواستگار ہو وہ اس کی مانند ہے جو دن کو

روزہ رکھتا ہو اور رات کو عبادت میں مشغول رہتا ہو۔

انسان کے لیے علم کا ایک باب حاصل کرنا اس سے بہتر

ہے کہ اس کے پاس بوقبیس جیسے بڑے پہاڑ جتنا سونا ہو

اور وہ اسے خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔“ ۵

اور بالآخر قرآن مجید فرماتا ہے :

”جس شخص کو حکمت اور دانش دی جائے اسے بہت زیادہ

نیکیاں دی جاتی ہیں۔“ ۶

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں :

”علم حاصل کرنے میں جو فائدے ہیں اگر لوگ انہیں جانتے

ہوتے تو علم سیکھتے خواہ اس کے لیے انھیں اپنے قلب کے
خون کے قطرے ہی گرانے پڑتے اور گہرے سمندر کے نیچے
ہی جانا پڑتا۔ ۷

اسلام علم حاصل کرنے کو اتنی اہمیت دیتا ہے کہ علم کے راستے کو
بہشت کا راستہ قرار دیتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص علم اور دانش حاصل کرنے کی راہ میں قدم رکھتا ہے
خدا تعالیٰ اس کے لیے بہشت کی راہ کھول دیتا ہے۔“ ۸
اسلام علم و دانش کو ان بہترین میراثوں میں سے سمجھتا ہے
جو انسان سے باقی رہتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”انسان اپنے پیچھے جو بہترین یادگار اور میراث چھوڑتا ہے
وہ صالح فرزند، اچھی عمارات اور آثار اور وہ علم و دانش ہے
جس پر لوگ اس کے بعد عمل کریں۔“ ۹
اسلام علم و دانش کو دوزخ کی آگ سے نجات کا وسیلہ قرار دیتا
ہے۔ بلاشبہ ایک حقیقی دانشمند منحرف، گمراہ، آلودہ اور دوزخی ہرگز نہیں
ہوتا اور علم اسے بہشت اور خوش بختی کی جانب لے جاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”جو شخص ان لوگوں کو دیکھنا چاہے جو آگ سے آزاد ہیں
چاہے کہ دانش کے متلاشیوں کو دیکھے۔“ ۱۰
اسلام علم و دانش کے حصول کے معاملے میں کسی سدکات ائیل

نہیں ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”علم سیکھو۔ اگرچہ چین میں ہو“ ۱۱

(جگہ کے لحاظ سے اس کی کوئی حد نہیں)

اسلام نے علم حاصل کرنے کے سلسلے میں ہر عمر اور ہر صورت حال میں ہر قسم کی شرم و حیا کو رد کیا ہے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”جو کچھ تم نہیں جانتے اسے سیکھنے میں شرم نہ کرو“ ۱۲

علم و عمل

تاہم یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ پیشوایان دین کے ارشادات میں ہمیشہ اُس علم کی تعریف کی گئی ہے جو عمل کے ہمراہ ہو اور اُس دانش کو سراہا گیا ہے جو کردار سے پیوست ہو۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”اے لوگو! جان لو کہ تمہارے دین کا کمال اس میں ہے کہ تم دانش

حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔ تمہارے لیے دانش کے سچے جانا

دولت کے سچے جانے سے زیادہ ضروری ہے“ ۱۳

نیز امام صادقؑ بھی فرماتے ہیں:

”علم اور عمل ایک دوسرے کے ہمراہ ہیں کیونکہ جو شخص علم

رکھتا ہو وہ عمل کرتا ہے (علم کی حقیقی نشانی عمل ہے) اور جو شخص

عمل کرے اُس کا علم و دانش قائم رہتا ہے۔ دانش ایک ہاتھ

دُپُرا سرار آوان ہے جو دانشمند کو عمل کی جانب بلاتا ہے۔ اگر وہ اس کی دعوت پر لبیک کہے اور عمل کرے تو اس کے لیے باقی رہتا ہے لیکن اگر مثبت جواب نہ دے تو اس سے جدا ہونا ہے۔“ ۱۴
اسلام ہمیشہ اُس دانش کو سراہتا ہے جو خدا کے لیے ہو۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص کوئی حدیث دُنیا کے لیے یاد کرے اُسے آخرت میں اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اگر آخرت کی بھلائی کے لیے یاد کرے تو خدا تعالیٰ اُسے دُنیا اور آخرت کی نیکی نصیب کرے گا۔“ ۱۵

اُستاد اور شاگرد

اسلام نے اُستاد اور شاگرد میں سے ہر ایک کے لیے بڑے نازک وظائف متعین کیے ہیں جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل روایت میں موجود ہے۔
امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تیرے اُستاد کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو اسے بزرگ سمجھے اور مجالس میں اُس کا احترام کرے۔ اس کی باتیں غور سے سُننے اور ان پر توجہ دے۔ اپنی آواز اس سے بلند نہ کرے اور اگر کوئی شخص اُس سے کچھ پوچھے تو تُو جواب نہ دے (اور لوگوں کو اُس سے استفادہ کرنے دے) اُس کے پاس کسی کی غیبت نہ کرے اور جب کوئی تیرے سامنے اُس کی بُرائی کرے تو تُو اُس کا دفاع کرے تُو اس کے عیوب پر پردہ ڈالے اور اس کی اچھائیاں ظاہر کرے۔ اس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر نہ بیٹھے اور اُس کے

دوستوں سے دشمنی کا آغاز نہ کرے۔ اگر تو اس طرح کرے گا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے گواہی دیں گے کہ تو نے اس جانب توجہ دی ہے اور تو نے علم لوگوں کی توجہ مبذول کرانے کے لیے نہیں بلکہ خدا کے لیے حاصل کیا ہے۔

اور شاگردوں کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو یہ جان لے کہ خدا تعالیٰ نے تجھے جو علم بخشا ہے اور اس کی جو راہیں تجھ پر کھولی ہیں اس کے سلسلے میں تجھے ان کا سرپرست قرار دیا ہے لہذا اگر تو انہیں اچھی طرح پڑھائے اور نہ انہیں ڈرائے اور نہ ہی ان پر غضبناک ہو تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تیرا علم بڑھائے گا اور اگر تو لوگوں کو اپنے علم سے دُور رکھے اور جب وہ تجھ سے اس کی خواہش کریں تو انہیں ڈرائے اور ان پر غضبناک ہو تو عین مناسب ہوگا کہ خدا تعالیٰ تجھ سے علم کی روشنی چھین لے اور لوگوں کے دلوں میں تیری حیثیت گھٹا دے“ ۱۶

دانشمند کا مقام

اسلام کے اصلی مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ انسانوں کا عالمانہ تمدن تشکیل دیا جائے اور ایک ایسا ماحول وجود میں لایا جائے جس میں لوگ انسانی زندگی گزارنے کی خو ڈالیں اور بربریت اور وحشی پن سے احتراز کریں۔ اس مقصد سے ہمکنار ہونے کے لیے کئی ایک چیزیں ضروری ہیں جن میں ایسے لائق، دانشمند اور باایمان افراد کی موجودگی سرفہرست ہے جو معاشرے کو نیکی اور خدا پرستی کی دعوت دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام

اس عالمانہ تمدن کے دانشوروں اور رہنماؤں کو غیر معمولی اہمیت دیتا ہے۔
رسول اکرم ﷺ نے انھیں پیغمبروں سے مشابہ حیثیت

کا حامل قرار دیا ہے۔ ۱۷

قرآن مجید نے دانشمند اور جاہل کے مابین تفاوت اور فاصلے کو
ایک مسلمہ امر گردانا ہے اور بنی نوع انسان کے ضمیر اور عقل کو اس پر
گواہ صادق قرار دیا ہے اور فرماتا ہے:

”کہو: کیا دانشمند اور نادان یکساں ہیں؟ (نہیں) عقلمند

لوگ اس بات کی جانب توجہ دیتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں“ ۱۸

اور پھر قرآن مجید ہی فرماتا ہے:

”تم میں سے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جنہوں نے علم حاصل

کیا ہے اللہ انھیں بلند مقامات پر لے جاتا ہے“ ۱۹

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”جب تک دنیا باقی ہے علماء اور دانشمند بھی باقی رہیں گے۔

گو ان کے بدن ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں لیکن ان کے نقش

ہمیشہ کے لیے لوگوں کے دلوں پر ثبت ہیں“ ۲۰

اسلام اس بات پر بالخصوص اصرار کرتا ہے کہ دانشمندوں کو زاہدوں

اور عابدوں سے برتر قرار دے کیونکہ یہ فقط اپنی فکر کرتے ہیں اور انھیں

سب کی فکر ہوتی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”دانشمند شخص کا سونا نماز کی ان ہزار رکعتوں سے بہتر

ہے جو ایک عابد بجالاتا ہے“ ۲۱

” دانشمند (خواہ وہ واجبات کے علاوہ کوئی عبادت انجام نہ دے) ایک ایسے مرد کی مانند ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور نمازیں پڑھتا ہے اور ایک ایسے مجاہد کی طرح ہے جو خدا کی راہ میں جان کی بازی لگاتا ہے۔ جب کوئی دانشمند مرتا ہے تو اسلام کے اندر ایک ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جو روزِ قیامت تک بند نہیں ہو سکتا“ ۲۲

اسی بنا پر جو عبادت ایک دانشمند شخص انجام دیتا ہے اس کی فضیلت دوسرے لوگوں کی عبادت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا نیک عمل ہے جس کی بنیاد علم پر ہوتی ہے۔

امام علی ؑ فرماتے ہیں:

” دو رکعت نماز جو ایک عالم شخص انجام دے جاہل کی ستر رکعت نماز سے بہتر ہے“ ۲۳

اسلام لوگوں کو علماء کی صحبت اختیار کرنے کی بہت زیادہ تلقین کرتا ہے کیونکہ اس وسیلے سے ان کے علوم سے استفادہ کرنے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔

جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

” دانشمندوں کی ہم نشینی عبادت ہے“ ۲۴

” ان کے چہروں پر نگاہ ڈالنا عبادت ہے“ ۲۵

لقمان حکیم اپنے فرزند سے کہتا ہے:

” اے فرزند! دانشمندوں کی صحبت میں رہ اور ان کے نزدیک بیٹھ کیونکہ جس طرح خدائے عزوجل مُردہ زمین کو بارش کے

ذریعے زندہ کر دیتا ہے اسی طرح دل کو علم کے نور سے زندہ کرتا ہے ۲۶

یہ مطلب اس قدر وسیع اور پُراہمیت ہے کہ پیشوایانِ دین کے اقوال کے مطابق خدا تعالیٰ نے افراد کے بارے میں اپنی خوشنودی اور غضب کو عالم کی خوشنودی اور غضب پر منحصر کر دیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
”جو شخص ایک مسلمان دانشمند کی تعظیم و تکریم کرے قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور جو شخص کسی مسلمان دانشمند کی اہانت کرے قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔“ ۲۷

بزرگوں کا احترام

اسلام کے نزدیک بڑے بوڑھوں اور ہر گروہ اور جماعت کے بزرگوں کی بڑی اہمیت ہے اور وہ انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک بوڑھے شخص کا احترام خدا تعالیٰ کے احترام کا مظہر ہے“ ۲۸

”جو شخص بڑے بوڑھوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے“ ۲۹

نیز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:
”جب کسی جمعیت اور قوم کا بزرگ تمہارے پاس آئے تو اس کی تعظیم و تکریم کرو“ ۳۰

مجادلہ ممنوع ہے

۲

یہ درست ہے کہ بحث اور گفتگو مشکلات کے حل کی کنجی ہے لیکن یہ اسی صورت میں ہے جب فریقین کا بحث مباحثہ حق جوئی اور حقیقت طلبی کی بنیاد پر اور حقائق معلوم کرنے کی خاطر ہو لیکن جیسے ہی وہ اس راستے سے منحرف ہو جائیں اور دونوں یا ان میں سے کوئی ایک خود پسندی اور مد مقابل پر فوقیت جتانے کی خاطر اور اپنی بات منوانے کے لیے لڑائی جھگڑا اور تکرار شروع کر دے تو اس کا نتیجہ دل کی تاریکی حقیقت کے اخفاء اور عداوت اور دشمنی کی پیدائش کے علاوہ اور کچھ نہیں نکلتا۔ لڑائی جھگڑا خواہ مادی امور میں ہو یا علمی مباحث میں، اسلام نے دونوں صورتوں میں اس کی مذمت کی ہے اور اسے نفاق اور دشمنی کی پیدائش کا موجب قرار دیا ہے۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:
”جھگڑے اور تکرار سے بچو کیونکہ یہ دودنی بھائیوں کے دلوں کو رنجیدہ اور مکدر کر دیتا ہے اور ان میں نفاق پیدا

کرتا ہے“ ۳۱

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”گفتگو میں جھگڑے اور تکرار سے پرہیز کرو کیونکہ جھگڑا غصّہ

پیدا کرتا ہے اور انسان کے راز فاش کر دیتا ہے“ ۳۲

”جو شخص لوگوں سے جھگڑا کرتا ہے وہ جو انمردی سے ہاتھ دھو

بیٹھتا ہے“ ۳۳

اور امام علی عليه السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنی آبرو چاہتا ہے وہ لڑائی جھگڑا ترک کر دیتا ہے“ ۳۴

اور امام صادق عليه السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرو کیونکہ جھگڑا دھیان کو اپنے آپ

میں مشغول رکھتا ہے اور نفاق اور دشمنی کو اپنی جگہ بٹھا دیتا ہے

اور حسد اور کینہ پیدا کرتا ہے“ ۳۵

اسلام نے فقط ناحق جدال اور نزاع سے ہی نہیں منع کیا بلکہ راستگو

شخص کو بھی اس عمل سے باز رکھا ہے۔

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”انسان خواہ راستگو ہی ہو وہ اپنے ایمان کی حقیقت کو کمال

تک نہیں پہنچاتا ماسوا اس کے کہ وہ جھگڑا کرنا ترک کرے“ ۳۶

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”دو میں بہشت کے اوپر ایک گھر اور بہشت کے درمیان

ایک گھر اور بہشت کے باغ میں ایک گھر اس شخص کے لیے

اپنے اختیار میں رکھنا ہوں جو خصومت اور لڑائی جھگڑے

کو ترک کر دے خواہ وہ حق پر ہی ہو۔“ ۳۷

اسی وجہ سے اسلام نے جھگڑے کو بعض اعمال مثلاً اعتکاف اور حج کو باطل کرنے والا شمار کیا ہے اور امام صادق علیہ السلام اس کے معنی یوں کرتے ہیں کہ انسان اپنی بات صحیح ثابت کرنے کے لیے ”خدا کی قسم نہیں“ اور ”خدا کی قسم۔ ہاں“ کہے اور یہ لڑائی جھگڑے کا سب سے چھوٹا مرحلہ ہے۔ ۳۸

عمومی محاسبہ

۳

خاندان اور معلم کی صحیح تربیت کے بعد ایک اور طریق عمل جو اسلام نے انحرافات کی روک تھام کے لیے مقرر کیا ہے وہ مسلمانوں کا ایک دوسرے کے اعمال پر عمومی محاسبہ ہے اور اس صریح اسلامی حکم کے مطابق ہر مسلمان حق رکھتا ہے بلکہ موظف ہے کہ دوسرے کے ہاتھوں جو اعمال کھلم کھلا انجام پائیں ان کا محاسبہ کرے اور اسے اچھائیوں کی دعوت دے اور برائیوں سے باز رکھے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے موضوع کی بہت سی قرآنی آیات میں تکرار کی گئی ہے:

وہ کبھی تو مسلمانوں کی اس بنا پر تعریف کرتا ہے کہ وہ یہ عمل انجام

دیتے ہیں - ۳۹

اور کبھی اسے اعمال صالح کا جزو قرار دیتا ہے - ۴۰

اور بعض اوقات لقمان کی اپنے فرزند کو نصیحتوں کے سلسلے میں

بھی اس صحیح عمل کا شوق دلایا گیا ہے - ۴۱

اور کبھی ان لوگوں سے جو یہ عظیم وظیفہ انجام دیتے ہیں رحمت کا وعدہ

بھی کیا گیا ہے - ۴۲

اسلام کہتا ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے معاشرے میں ظلم و ستم نہ پھیلے اور معاشرہ ہلاکت سے دوچار نہ ہو تو عمومی محاسبے اور صحیح تنقید کو نہ بھولو۔

امام علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نیکوں کی دعوت دو اور بدیوں کی روک تھام کرو ورنہ شریعہ اور ظالم لوگ تم پر مسلط ہو جائیں گے اور اُس وقت تم میں سے اچھے لوگ دعا کریں گے اور وہ دعا قبول نہ ہوگی“ ۴۳

امام علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو پہلی قومیں ہلاکت میں پڑیں اس کی وجہ فقط یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے تھے اور ان کے مذہب ہی رہنما انہیں منع نہیں کرتے تھے“ ۴۴

اور رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”میرے پیرو ہمیشہ نیکی میں ہیں اور سعادت مند ہیں بشرطیکہ وہ اچھائیوں کی دعوت دیں اور بُرائیوں سے باز رکھیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو برکتیں ان سے لے لی جائیں گی اور بعض دوسرے ان پر تسلط حاصل کر لیں گے اور ان کے لیے زمین اور آسمان میں کوئی مدد نہ ہوگی“ ۴۵

اسلام ان لوگوں کو گنہگاروں کے ساتھ گناہ میں شریک سمجھتا ہے جو گناہوں کی روک تھام کر سکتے ہیں اور نہ کریں۔

امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے حضرت شعیب رضی اللہ عنہ سے خطاب کیا اور فرمایا:

میں تمہارے پیروؤں میں سے ایک لاکھ افراد کو عذاب دوں گا جن میں سے چالیس ہزار بد اور ساٹھ ہزار نیک ہوں گے۔ (حضرت شعیبؑ نے) عرض کیا: یا خدا! بد تو بجائے خود رہے لیکن نیکوں کو کیوں؟ وحی نازل ہوئی: کیونکہ انھوں نے گناہگاروں کو نصیحت نہ کی اور میری خاطر ان پر غضب کا اظہار نہ کیا۔“ ۴۶

اگرچہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا لزوم کچھ ایسی شرائط اور خصوصیات کا حامل ہے جن سب کے موثر ہونے کا احتمال ہے لیکن کم از کم یہ ہے کہ گناہگار کو خوش چہرہ نہ دکھایا جائے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ گناہگاروں کے سامنے روکھے پھیکے اور افسردہ چہرے کے ساتھ آئیں“ ۴۷

نصیحت کرنا

بنی نوع انسان مختلف کاموں کے اچھا یا بُرا ہونے کی جانب توجہ دینے کے معاملے میں یکساں نہیں ہیں بلکہ معلومات کے معیار، غور و فکر کی قوت، کبر سنی اور سختگی اور تجربے کا اس میں بڑا دخل ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی کام سے رغبت بھی انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے اور وہ اس کی برائیاں نہیں دیکھ پاتا۔ ایسی صورت میں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ لوگ ایک دوسرے کی فکری مدد کریں اور ایک دوسرے کو بگڑنے سے محفوظ رکھیں۔

لہذا اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو نصیحت کرنے

میں کوتاہی نہ برتیں اور کسی کام کے اچھایا بڑا ہونے کے بارے میں جو کچھ جانتے ہوں اس سے دوسروں کو آگاہ کر دیں اور اس معاملے میں کسی کوشش سے گریز نہ کریں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
 ”قیامت کے دن خدا کے سامنے اس شخص کا مقام اور درجہ زیادہ بلند ہوگا جس نے لوگوں کو نصیحت کرنے میں زیادہ سرگرمی دکھائی ہوگی“ ۴۸

”ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے بھائی کو اسی طرح نصیحت کرے جس طرح اپنے آپ کو متوجہ کرتا ہے“ ۴۹
 امام صادق ﷺ فرماتے ہیں:
 ”تمہیں خالق خدا کو نصیحت کرنی چاہیے کیونکہ تم اس سے بہتر کوئی عمل نہیں پاؤ گے“ ۵۰

اسلام نے اس اجتماعی کام پر اتنا زور دیا ہے کہ نصیحت سے ہونٹ بند رکھنے کو خیانت شمار کیا ہے۔

امام صادق ﷺ فرماتے ہیں:
 ”جو شخص اپنے بھائی کو کوئی ناپسندیدہ کام کرتے دیکھے اور اسے منع نہ کرے جب کہ وہ ایسا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہو تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی ہے“ ۵۱

فرزند کی تعلیم و تربیت

۴

اسلام فرزندوں کی تربیت کو بجا اہمیت دیتا ہے اور اس بارے میں والدین کو قانونی طور پر ذمے دار ٹھہراتا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں:

”والدین فرزندوں کے بارے میں اسی طرح ذمے دار ہیں جس

طرح وہ والدین کے بارے میں ذمے دار ہیں“ ۵۲

”خدا ان لوگوں پر رحمت کرے جو اپنے فرزندوں کی ان نیک

کاموں میں مدد کرتے ہیں جو وہ خود کرتے ہیں“ ۵۳

بعض اوقات اس ذمے داری کا بوجھ باپ کے کندھوں پر زیادہ ڈالا

گیا ہے۔ حتیٰ کہ اسے باپ کے حق پر مقدم ٹھہرایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے:

”فرزند باپ پر حق رکھتا ہے اور باپ بھی فرزند پر“ ۵۴

اسلام بچپن کے زمانے کی تربیت کو اس لیے زیادہ اہم سمجھتا ہے کہ

بچوں کی رُوح ہر نقش قبول کرنے پر تیار ہوتی ہے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

” ایک بچے کا دل خالی زمین کی طرح ہوتا ہے جس میں جو دانہ بویا جائے

وہ اسے قبول کر لیتی ہے۔“ ۵۵

”رسول اکرم ﷺ نے فرزند کے لیے اچھے سے نام کا انتخاب اور اس کی صحیح تربیت اور اس کے لیے مناسب اور اچھے کام اور پیشے کے انتخاب کو والدین کے تربیتی وظائف میں شمار کیا ہے۔“ ۵۶

اس میں کوئی شک نہیں کہ نفسیاتی لحاظ سے نام انسان کی ذہنیت اور افکار پر گہرا اثر ڈالتا ہے اور انسان عمر بھر اس وجدان کے زیر اثر رہتا ہے جو دن رات اس کے نام کے وسیلے سے تشکیل پذیر ہوتا ہے۔ لہذا نام کے انتخاب کے بارے میں اسلام بہت زیادہ احتیاط برتتا ہے اور کہتا ہے:

”ناموں میں سب سے زیادہ صحیح وہ نام ہے جو انسان کو خدا کی بندگی کی یاد دلائے اور پیغمبروں کے ناموں کی بھی یہی صورت ہے کیونکہ وہ انسانیت کی عالی صفات کا مجموعہ اور انسانِ کامل کا واضح نمونہ تھے۔“ ۵۷

”اسلام ایسے ناموں سے بیزار ہے جو انسان کو خود پسند متکبر اور غافل بنا دیں (مثلاً حارث، مالک، خالد)“ ۵۸

جن لوگوں کے اچھے اچھے نام رکھے گئے ہوں اسلام ان کے لیے احترام کا قائل ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا ہے:

”جب تم ایک بچے کا نام ”محمد“ رکھو تو اس کا احترام کرو۔ مجالس میں اس کے لیے جگہ خالی کر دو اور اس سے ترشروی نہ کرو۔“ ۵۹

دینی تربیت کے لیے اسلام غیر معمولی اہمیت کا قائل ہے۔

امام علی ؑ فرماتے ہیں:
 ”فرزند کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ باپ اسے قرآن مجید
 کی تعلیم دے۔“ ۶۰

وہ یہ حکم بھی دیتا ہے کہ:
 ”جب ان کی عمر پانچ سال کی ہو جائے اور وہ اپنے باپیں ہاتھ کو
 دائیں ہاتھ سے پہچاننے لگیں تو انہیں قبلہ رو بٹھا کر سجدہ کرنے کا
 حکم دو۔ جب وہ چھ سال کے ہو جائیں تو انہیں پوری نماز سکھاؤ
 اور ان کے سات سال کا ہو جانے کے بعد انہیں وضو کے مقدمات
 سکھاؤ اور نو سال کی عمر میں انہیں وضو مکمل طور پر سکھاؤ اور
 (اس سلسلے میں) ان پر سختی کرو۔“ ۶۱

اسلام تیر اندازی اور پیرا کی کو بھی اہمیت دیتا ہے۔

امام علی ؑ فرماتے ہیں:
 ”اپنے فرزندوں کو تیر اندازی اور پیرا کی سکھاؤ۔“ ۶۲
 اگرچہ ایک نقطہ نگاہ سے اسلام پہلے سات سالوں کو بچوں کے لیے
 کھیل کود کا زمانہ سمجھتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ انہیں عمر کے اس حصے میں
 آزادی دی جائے۔

امام صادق ؑ نے فرمایا ہے:
 ”بچے کو سات سال کھیلنا چاہیے اور سات سال اسے لکھنا پڑھنا
 سکھانا چاہیے اور سات سال وہ حلال اور حرام کو بھی سمجھے۔“ ۶۳
 ”لیکن درحقیقت وہ ان سات سالوں کو بھی تربیت کے دور
 کا جزو شمار کرتا ہے اور یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ انہی ابتدائی دنوں

میں بچے کے کانوں میں اذان اور اقامت پڑھی جاتے جو کہ توحید اور اسلام کی جانب دعوت اور نیک کاموں کی جانب دعوت ہے۔“ ۶۴

تو یہ اس معنی کی جانب اشارے سے خالی نہیں ہے۔ اسلام نے اس غرض سے کہ فرزند جوانی کے وقت اپنی زندگی میں مکمل آزادی کے مالک ہوں ان کے لیے تربیت کے دو ادوار قرار دیے ہیں۔ اسلام نے پہلے سات سال کے بعد جو کہ بچے کے کھیلنے کو دینے کا زمانہ ہے، دوسرے ہفت سالہ دور کو امور زندگی کے متعلق سیکھنے سے مکمل طور پر وابستہ دور اور تیسرے سات سالوں کو انھیں مستقل نصت کی شکل میں زندگی میں شریک کرنے کا دور شمار کیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”فرزند سات سال آقا اور سات سال غلام اور سات سال وزیر ہے۔“ ۶۵

اسلام فرزندوں سے محبت کرنے کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنے بچے کو بوسہ دے اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔“ ۶۶

”ایک شخص پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوا اور کہنے لگا: میں نے ہرگز کسی بچے کو بوسہ نہیں دیا۔ جب

اُس نے پیٹھ موڑی اور چلا گیا تو آپ نے حاضرین سے فرمایا:

یہ (سنگدل) شخص اہل آتش میں سے ہے۔“ ۶۷

دینِ اسلام ان چھوٹے بچوں کو مارنے سے منع فرماتا ہے جو
رو رہے ہوں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
”بچے کو رونے کی بنا پر نہ مارو کیونکہ ان کا رونا چار ماہ کے لیے
خدا کی وحدانیت کی شہادت اور پھر چار ماہ کے لیے پیغمبر
اسلام ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر درود اور اس
کے بعد چار ماہ کے لیے باپ اور ماں کے حق میں دعا ہے“ ۶۸
اسلام حکم دیتا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے لڑکوں کا ختنہ کر
دیا جائے۔

پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں:
”اپنے لڑکوں کو ساتویں دن پاک کرو (ان کا ختنہ کرو) کیونکہ
اس طرح ان کا گوشت جلدی اگتا ہے اور اچھا ہو جاتا ہے“ ۶۹
علم اور تجربے نے ثابت کیا ہے کہ دودھ بچے کے اخلاق اور ذہنیت پر
گہرا اثر ڈالتا ہے۔ لہذا اسلام نے بچے کی دایہ کے لیے خاص شرائط مقرر کی ہیں۔
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”اپنے فرزندوں کو پاگل اور زنا کار عورت کے دودھ سے باز
رکھو کیونکہ اس کی بُری صفات دودھ میں سرایت کر جاتی ہیں“ ۷۰
اس غرض سے کہ بچے کے کان پیدائش کی ابتدائی گھڑیوں سے ہی
خدا کی یاد اور اسلام کے حقائق سے آشنا ہو جائیں امام الصادق
فرماتے ہیں:

”جب فرزند دنیا میں آئے تو اس کے دائیں کان میں اذان

اور بائیں کان میں اقامت کہو! ۷۱
اسلام حکم دیتا ہے کہ بچے کا عقیقہ کرو یعنی اس کے صدقے کے طور پر
ایک حیوان ذبح کرو۔

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:
”عقیقہ ایک ثروت مند شخص کے لیے لازم ہے اور فقیر شخص
بھی جب اسے استطاعت ہو اسے انجام دے اور اگر اس کے
مالی حالات اجازت نہ دیں تو اس کے لیے کچھ لازم نہیں..... ہر
مولود اپنے عقیقے کا ذمے دار ہے“ ۷۲

اور اس طریقے سے اس نے (یعنی اسلام نے) ایک نوزائیدہ بچے کے
وجود کو حاجت مندوں کی مدد کا وسیلہ قرار دیا ہے۔

بچوں کی روح کو ہمیشہ زندہ اور شاداب رکھنے کے لیے اور ان نفسیاتی
الجھنوں سے بچانے کے لیے جو ان کے مابین مساوات نہ برتنے سے پیدا ہوتی
ہیں اسلام نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فوقیت دینے سے منع کیا ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تم اپنے فرزندوں کے مابین اسی طرح عدل اختیار کرو جس طرح
تم چاہتے ہو کہ نیکی اور مہربانی کے معاملے میں وہ تم سے عدل برتیں“ ۷۳
لیکن جاہلیت کے زمانے کے مذموم خیالات کے مقابلے میں جب
بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا اسلام بیٹیوں کو بیٹیوں پر فوقیت
دینے کی اجازت دیتا ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اگر کوئی شخص بازار جائے اور اپنے خاندان کے لیے تحفے خرید

کر ان کے پاس لائے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اس نے حاجتمندوں
پر مال خرچ کیا ہو لیکن اسے چاہیے کہ (تخفے تقسیم کرتے
وقت) بیٹیوں کو مقدم رکھے کیونکہ اگر کوئی شخص بیٹیوں کو
خوش رکھے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے اسمعیل عليه السلام
کے فرزندوں میں سے ایک غلام کو آزاد کیا ہو۔“ ۷۴

فرزندوں کے وظائف

۵

باپ اور ماں دو ایسے گرانہما وجود ہیں کہ ہر کوئی ان کی قدر و قیمت سمجھتا ہے اور انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسلام بھی انسان کی اس اندرونی حس کو جو ایک جذباتی اور عقلی منبع سے پھوٹی ہے حرکت میں لاتا ہے، اور مکرر اور مفصل بیانات کے ذریعے اس کی شایان شان قیمت کی نشاندہی کرتے ہوئے فرزندوں کو حکم دیتا ہے کہ ایک لمحہ کے لیے بھی والدین کے احترام سے غافل نہ ہوں۔

قرآن مجید میں متعدد مواقع پر والدین کی اطاعت کا ذکر خدا کی اطاعت کے ساتھ کیا گیا ہے اور بعض صورتوں میں اولادِ آدم کے لیے پہلی سفارش کے طور پر بیان ہوا ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

”تمہارے پروردگار نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے سامنے

۴۴

اُن تک نہ کرو اور نہ انھیں جھڑکی دو اور اُن سے ملائمت سے
 بات کرو اور ان کے سامنے نہربانی کے ساتھ خاکساری اختیار کرو
 اور کہو: اے پروردگار! ان پر اسی طرح رحمت فرما جس طرح
 انھوں نے طفلی میں میری پرورش کی ہے“ ۷۵

ایک اور جگہ خداوندِ عالم فرماتا ہے:
 ”اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں نے دُکھ پر دُکھ سہہ کر پیٹ
 میں رکھا اور اسے دو سال دُودھ پلایا اپنے اور اس کے ماں باپ
 کے بارے میں تاکید کی کہ میری اور اپنے باپ اور ماں کی شکرگزاری
 کر اور آخر تجھے ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے“ ۷۶
 رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”باپ اور ماں کے ساتھ نیکی اور احسان، نماز اور روزے اور
 حج اور عمرہ اور جہاد سے افضل ہے اور اس کا ثواب زیادہ ہے“ ۷۷
 دو جو کوئی اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے ماں باپ اس سے
 راضی ہوں تو اس کے لیے بہشت کے دو دروازے کھول دیے
 جاتے ہیں“ ۷۸

اس مطلب پر کہ باپ اور ماں سے احسان کرنے کا ثواب جہاد سے زیادہ
 ہے یہ روایت گواہ ہے۔

امام صادق ﷺ فرماتے ہیں:
 ”ایک شخص رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں مشرف ہوا
 اور عرض کیا کہ میں ایک ایسا جوان ہوں جو خدا کی راہ میں جہاد
 کرنے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن میری ماں اس کام کی طرف ہرگز

مائل نہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور اپنی ماں کے پاس رہ۔ اُس خدا کی قسم جس نے ہمیں حق پر مبعوث کیا ہے ایک رات ماں کے ساتھ رہنا اور اس کے ساتھ احسان کرنا اور اس کی خدمت کرنا، خدا کی راہ میں ایک سال تک جہاد کرنے سے بہتر ہے“ ۷۹
 آپ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے:
 ”واپس جا اور اپنی ماں کے پاس رہ کیونکہ سبشت ماؤں کے اختیار میں ہے“ ۸۰

اسلام ماں باپ سے نیکی کو فضیلت اور برتری کا معیار قرار دیتا ہے۔
 امام صادق علیہ السلام نقل فرماتے ہیں:
 ”ایک دن رسولِ اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی رضاعی بہن وارد ہوئیں۔ آنحضرت نے ان کی شایانِ شان عزت کی اور انھیں دیکھ کر خوش ہوئے اور ان کے لیے کپڑا بچھا دیا تاکہ اس پر بیٹھیں اور بعد میں ان سے گفتگو میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ چلی گئیں اور تھوڑی ہی دیر بعد ان کا بھائی جو آنحضرت علیہ السلام کا رضاعی بھائی تھا حاضر خدمت ہوا لیکن اب کے آنحضرت علیہ السلام نے اس کے لیے ویسی تعظیم انجام نہ دی۔ حاضرین میں سے ایک نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس فرق کی کیا وجہ تھی حالانکہ یہ شخص مرد ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لڑکی اپنے باپ اور ماں کا زیادہ احترام کرتی ہے“ ۸۱

اسلام باپ اور ماں کے حق کو سب حقوق سے بڑا گردانتا ہے اور اسے ہر چیز پر مقدم سمجھتا ہے۔

”ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے ماں باپ سُنتی ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان سے اسی طرح نیکی کرو جس طرح تم ہمارے دوستوں کے ساتھ نیکی کرنے کے لیے موظف ہو۔“ ۸۲

اور بدبخت ہے وہ شخص جو ان وظائف کے انجام دینے میں کوتاہی کرے یا باپ اور ماں کا مغضوب ٹھہرے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس شخص پر اس کا باپ اور ماں غضبناک ہوں اس کی جانب جہنم کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔“ ۸۳

”اس بات سے ڈرو کہ تم باپ اور ماں کے نافرمان اور ان کے مغضوب ٹھہرو کیونکہ بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کے راستے سے انسان کے نتھنوں تک پہنچتی ہے لیکن ان اشخاص تک ہرگز نہیں پہنچتی جن سے ان کے ماں باپ خفا ہوں۔“ ۸۴

اور جیسے کہ آیۃ شُرآن سے (جس کا پہلے ذکر کیا گیا) استفادہ ہوتا ہے اس (نافرمانی) کا کمترین درجہ یہی ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ اور ماں کے سامنے ”اُف“ کرے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر خدا تعالیٰ کسی چیز کو ”اُف“ سے کمتر سمجھتا تو اس سے بھی منع فرمادیتا۔ نافرمانی کے درجوں میں سے ایک

یہ بھی ہے کہ انسان باپ اور ماں کی جانب متذنگاہ سے
دیکھے۔ ۱۵

رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد کو بھی ذہن میں رکھنا
چاہیے کہ آپ نے فرمایا ہے :
”بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا باپ
اور ماں کا اپنے سرزند پر ہے۔“ ۱۶

خدمتِ خلق

۶

بہت سی مشکلات ایسی ہوتی ہیں جن کے سامنے ایک اکیلا شخص گھٹنے ٹیک دیتا ہے لیکن اگر اُس کی کوشش کے ساتھ ایک یا چند دوسرے اشخاص کی کوششیں بھی شامل ہوں تو وہ ان مشکلات پر قابو پاسکتا ہے۔ اصولاً انسانی زندگی ”تعاون“ کی بنیاد کے بغیر کوئی مفہوم نہیں رکھتی اور حیوانی زندگی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

لہذا اسلام بال تاکید حکم دیتا ہے کہ مسلمان اپنے دینی بھائیوں کی ضروریات کے سلسلے میں ان کی مدد کریں اور انھیں مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے تنہا نہ چھوڑ دیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:
 ”جس شخص کو مسلمانوں کے کاموں کا خیال نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے اور وہ شخص بھی مسلمان نہیں جو ایک مسلمان کو مدد کے لیے پکارتے سُننے اور اس کی مدد نہ کرے“ ۱۷
 امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

و اگر کسی کا ایک مومن بھائی اس کے پاس آئے اور اپنی کوئی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس سے مدد طلب کرے اور وہ قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کی مدد نہ کرے تو خدا اُسے اس بات میں مبتلا کر دیتا ہے کہ وہ ہمارے کسی دشمن کی مدد کرے اور اس بنا پر وہ اُس پر عذاب نازل کرے“ ۸۸

و اگر کسی شخص کے پاس ایک مکان ہو اور اس کے کسی مومن بھائی کو رہائش کے لیے اس کی ضرورت پڑ جائے اور وہ اُسے نہ دے تو خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ میرا بندہ ہے جو اپنے مکان کی اقامت میرے ایک اور بندے کے سپرد کرنے میں سُجھل برتتا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں اسے بہشت میں جائے رہائش نہ دوں گا“ ۸۹

و جس شخص سے اس کا کوئی مومن بھائی کوئی حاجت طلب کرے اور وہ قدرت رکھتے ہوئے بھی اسے پورا نہ کرے تو قیامت کے دن خدا اُسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور جب تک تمام لوگوں کا حساب ختم نہیں ہو جائے گا اُسے اسی حالت میں رکھے گا“ ۹۰

دوسری طرف خدا تعالیٰ نے اس عمل کے لیے جو ثواب قرار دیا ہے وہ اتنا اہم اور گرانہا ہے کہ دوسرے اعمال سے حاصل کردہ ثواب میں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”خدا تعالیٰ کے نزدیک بہشت میں ایسے بندے بھی ہیں جو وہاں حکومت کرتے ہیں (اور اونچا مقام رکھتے ہیں) اور وہ لوگ وہ ہیں جو اپنے بھائیوں کی ضروریات پوری کرتے رہے ہیں“ ۹۱

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجات پوری کرتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے تمام عمر خدا کی عبادت کی ہو“ ۹۲

”جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے اور پانی یا تباہ کن آگ کا رخ اُس کی جانب سے پھیر دے (جو شخص سیلاب یا آگ میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کو جائے اور انھیں نجات دلائے) خدا تعالیٰ اس پر بہشت واجب کر دیتا ہے“ ۹۳

امام باقر علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص مجھ سے حاجت طلب کرے تو میں اسے انجام دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس سے بے نیاز ہو جائے (اور یہ سعادت میرے نصیب میں نہ ہو)“ ۹۴

اسی طرح امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو مسلمان دوسرے مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کی خاطر اس کا ہاتھ بٹائے وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہو“ ۹۵

”و کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی حاجت بر لایا ہو مگر یہ کہ خدا تعالیٰ نے اسے آواز نہ دی ہو کہ اس کا فم کا ثواب میرے پاس ہے اور میں تیرے لیے بہشت سے کم پر راضی نہیں ہوں“ ۹۶

” اور جو شخص اپنے دینی بھائی کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری کرے تو قیامت کے دن خداوندِ عالم اسکی ایک لاکھ خواہشات کو عملی شکل دے گا جن میں سے پہلی خود اس کے لیے بہشت ہے اور باقی میں سے اس کی قوم اور آشناؤں اور دینی بھائیوں کے لیے بہشت ہے بشرطیکہ وہ بہت پرست نہ ہوں۔“ ۹۷

” جو مومن اپنے بھائی کی مشکل آسان کر دے خدا تعالیٰ اس کی حاجات اس پر آسان کر دے گا اور جب وہ اس کی ایک لغزش اور بھید مخفی رکھے تو خداوندِ عالم اس کے ستر بھیدوں پر پردہ ڈالے گا۔ خدا کی قسم جب تک انسان اپنے مسلمان بھائی کا یا اور ہوگا خدا تعالیٰ اس کا یا اور ہوگا۔“ ۹۸

صفوان جمال جو امام صادق عليه السلام اور امام کاظم عليه السلام کے رفقا میں سے تھایوں کہتا ہے :

” میں امام صادق عليه السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ اہل مکہ میں سے میمون نامی ایک شخص وارد ہوا اور تنگدستی اور وطن واپسی کے لیے سفر خرچ نہ ہونے کی شکایت کی تو امام نے مجھے حکم دیا کہ اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مدد کروں۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی مدد سے اس کی ضرورت پوری کی اور پھر دوبارہ مجلس میں لوٹ آیا۔ امام عليه السلام نے مجھ سے صورتحال کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی ضرورت پوری کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یاد رکھ۔ میرے نزدیک مسلمان بھائی کی مدد کرنا خانہ کعبہ کے اطراف میں

سات مرتبہ طواف کرنے سے بہتر ہے۔“ ۹۹
 اور آخر میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”خداوند عزوجل نے یوں فرمایا ہے: لوگ میرے روزی خوار (اور
 بندے) ہیں لہذا میرے نزدیک وہی زیادہ محبوب ہے جو ان سے
 زیادہ محبت رکھے اور ان کی ضروریات پوری کرنے میں زیادہ
 کوشش کرے۔“ ۱۰۰

بلاشبہ مسلمانوں کو خوش اور مسرور کرنا اس بات کا موجب بنتا ہے کہ
 قیامت کے دن انسان خود مسرور ہو۔

امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”خدا کے بندوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو لوگوں کی حاجات پوری
 کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قیامت کے دن ان لوگوں کے دل
 مطمئن ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے خداوند عالم
 قیامت کے دن اس کے دل کو مسرور کرے گا۔“ ۱۰۱

مختصر یہ کہ یہ عمل یعنی اپنے ہم جنسوں اور مسلمانوں کی مدد کرنا اتنی
 اہمیت رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی نیت اور ارادہ کرنے کا بھی ثواب دیتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے حاجت طلب
 کرتا ہے اور گو وہ اسے پورا کرنے پر مائل ہوتا ہے لیکن اس پر
 قدرت نہیں رکھتا۔ خداوند عالم اس کے اسی ارادے (اور باطنی
 میلان) کی بنا پر اسے بہشت عطا فرماتا ہے۔“ ۱۰۲

نتیجہ اس بحث کا وہی ہے جیسا کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے:

”لوگوں کا تم سے حاجات طلب کرنا پروردگار کی نعمتوں میں سے
 ہے لہذا تم ان کی وجہ سے ملول اور پریشان مت ہو“ ۱۰۳
 امام علی ؑ فرماتے ہیں :

”اس شخص پر حیرت ہوتی ہے جس سے اس کا مسلمان بھائی کوئی
 حاجت طلب کرتا ہے اور وہ اسے پوری کرنے سے پہلو تہی کرتا
 ہے اور اپنے آپ کو اچھا کام کرنے کے قابل نہیں سمجھتا۔ کیا یہ
 کام ثواب نہیں رکھتا کہ وہ اس کا امیدوار ہو؟ اور کیا اس وسیلے
 سے پروردگارِ عالم کے عذاب کو اپنے اوپر سے کم نہیں کیا جاسکتا؟
 سچ سچ کہیے کیا پسندیدہ اخلاق اور صفات میں بھی زبرد (پرہیزگاری)
 برتنا چاہیے؟“ ۱۰۴

ان واضح اور روشن بیانات سے جو دین کے بزرگ رہنماؤں سے
 نقل کیے گئے ہیں اور دوسری روایات سے جن کی تشریح کی یہاں گنجائش
 نہیں یہ بات بخوبی عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام نے مسلمانوں اور ہم جنسوں
 کی مدد اور ان کی ضروریات کی بجا آوری کی کوشش اور اجتماعی خدمات کے
 سلسلے میں قدم اٹھانے کو محبوب ترین اور اہم ترین عبادات کی صف میں
 قرار دیا ہے۔ اس نے اس عظیم کام کی انجام دہی کے لیے ہر مسلمان کو ذمے دار
 ٹھہرایا ہے اور اس سلسلے میں کسی غفلت اور کوتاہی کو جائز قرار نہیں دیا۔

نیک کام



بعض کوتاہ نظروں کے اس گمان کے برعکس کہ مذاہب عبادات واجباً اور محرمات کے علاوہ کسی چیز کو اہمیت نہیں دیتے اسلام نے رفاہِ عامہ کے کاموں مثلاً پلوں کی تعمیر، راستوں کی آبادی، پانی کے ذخیروں کی تیاری اور مساجد کی تعمیر وغرضیکہ ہر اُس چیز کو زیادہ اہمیت دی ہے جس سے عام لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنا دن اور رات گزار دے اور اسے مسلمانوں کے معاملات

کا خیال نہ ہو (اور اجتماعی کام کی گرہ نہ کھولے) وہ مسلمان نہیں ہے“ ۱۰۵

جب آنحضرت ﷺ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا

گیا جو خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ہیں تو آپ نے فرمایا:

”وہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کے معاشرے کے لیے سب سے

زیادہ مفید ہو“ ۱۰۶

اور دوسرے لفظوں میں:

و لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگ زیادہ سے زیادہ
استفادہ کریں۔“ ۱۰۷

اسلام اس قسم کے نیک کاموں کو صدقہ جاریہ و باقیہ کا نام دیتا ہے۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و ہر شخص کا نامہ اعمال اُس کی موت کے بعد بند ہو جاتا ہے اور تین
صورتوں کے علاوہ اسے کوئی ثواب اور عقاب نہیں پہنچتا۔ ایک
تو صدقہ جاریہ (مفید کام) ہے جو اس نے قائم کیا ہو اور دوسری
وہ نیک عادت ہے جو اس نے بطور یادگار چھوڑی ہو اور تیسری
چیز یہ ہے کہ اس کا باایمان اور صالح فرزند اس کے لیے استغفار
کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو تو اس کا فرزند اس
کی تلافی کرے۔“ ۱۰۸

و دولت اور اولاد زندگی کی نعمتوں میں سے ہیں لیکن باقیاتِ
صالحات بہتر ثواب کے حامل ہیں۔“ ۱۰۹

اسلام عموماً صدقاتِ جاریہ کو (جو اوقات ہوتے ہیں) اس قدر
اہمیت دینے کے علاوہ مساجد کی تعمیر پر جو اسلامی تبلیغات کی بنیاد ہوتی
ہیں خاص نظر رکھتا ہے اور ان کے بارے میں اس نے بہت تاکید کی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو شخص ایک مسجد تعمیر کرے خدائے قدیر بہشت کے ایک گھر

کا نام اس کے نام پر رکھتا ہے۔“ ۱۱۰

اور قرآن مجید فرماتا ہے:

”و وہ لوگ مساجد تعمیر کرتے ہیں اور انہیں آباد کرتے ہیں جو خدا

اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور
 زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے“ ۱۱۱

اجتماعی امور کے بارے میں اسلام کا نظریہ اس بات سے واضح ہو جاتا
 ہے کہ وہ مسلمانوں کے گُچوں کو ہموار کرنے جیسے نسبتاً مختصر موضوع کو
 بے حد اہمیت دیتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
 ”جو شخص مسلمانوں کے راستے سے اس چیز کو ہٹا دیتا ہے جو
 انھیں تکلیف دیتی ہے تو خدا تعالیٰ اُسے قرآن کی چار سو آیتیں
 پڑھنے کا ثواب دیتا ہے۔.....“ ۱۱۲

”جب امام سجادؑ راستہ عبور کر رہے ہوتے تھے اور
 راستے میں کوئی روڑا دیکھتے تھے تو اگر کسی مرکب پر سوار ہوتے تو
 اتر پڑتے تھے تاکہ وہ روڑا اپنے ہاتھ سے ہٹا دیں“ ۱۱۳

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر روز صدقہ دے (اور احسان
 کرے)“ کسی نے عرض کیا: ”انسان اتنی قدرت کا مالک
 کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر روز یہ کام انجام دے؟“ آپ نے فرمایا:
 ”اگر تم مسلمانوں کے راستے سے رکاوٹیں دُور کر دو تو وہ صدقہ
 محسوب ہوتا ہے“ ۱۱۴

مستحکم سید لوگوں کی مدد

اسلام ایک ایسی قوم میں ظاہر ہوا جس میں دوسری اخلاقی خرابیوں کے ساتھ ساتھ ظلم و ستم کا بھی کامل رواج تھا۔ اہل قوت اور امیر لوگ عایا اور کمزور لوگوں پر جبنا ظلم کر سکتے تھے کرتے تھے اور انہیں اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ کچھ لوگ خوف یا دیگر وجوہات کی بنا پر خاموش بیٹھے رہتے تھے اور درحقیقت یہ خاموشی ان ظالموں کے عمل کی تائید کرتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے بے رحمانہ اعمال پوری شد و مد سے انجام دیتے رہتے تھے۔ اسلام نے ظالموں کو ڈرانے دھمکانے، ان پر لعنت کرنے اور انہیں خدا کی رحمت سے دُور قرار دینے کے علاوہ دوسرے گروہ کا (یعنی ان لوگوں کا جو خاموش بیٹھے رہتے ہیں اور مظلوموں کی مدد نہیں کرتے) شدید مواخذہ کیا ہے اور انہیں عذابِ الہی سے ڈرایا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”جب کوئی مسلمان قدرت رکھتے ہوئے اپنے بھائی کی مدد سے باز رہے تو خداوندِ عالم بھی دنیا اور آخرت میں اس کی

مدد کرنے سے باز رہتا ہے“ ۱۱۵

اسلام کہتا ہے کہ ظالموں کے خلاف جنگ کرو اور مظلوموں کی مدد کرو۔
امیر المومنین امام علی ؑ اپنے فرزند کو فرماتے ہیں:

”ہمیشہ ظالم کے خلاف لڑو اور ستم رسیدہ کی مدد کرو“ ۱۱۶

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”جو شخص کسی مومن کو کسی ظالم شخص کے گزند سے محفوظ رکھتا ہے
خدا تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ قیامت
کے دن اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے“ ۱۱۷

اور امام صادق ؑ فرماتے ہیں:

”جب کوئی مسلمان اپنے ستم رسیدہ بھائی کی مدد کرے تو
اس کے لیے (ایسا کرنا) ایک مہینے کے روزے رکھنے اور مسجد
الحرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے“ ۱۱۸

امام باقر ؑ فرماتے ہیں:

”ایک باایمان شخص ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں رہتا
تھا۔ وہ باایمان لوگوں کو بے حد دکھ دیتا تھا۔ ناچار اس
نے اس بادشاہ کے ملک سے فرار ہو کر کفار کے ایک
ملک میں پناہ لی اور وہاں ایک کافر کے گھر میں رہنے لگا۔
مشرک شخص نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے پناہ دی
اور چھپا دیا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو خدا تعالیٰ
نے اُسے وحی کی:

”مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! اگر بہشت میں کفار کے

یہ جگہ ہوتی تو میں تجھے بہشت میں جزا دیتا لیکن بہشت کفار
پر حرام ہے۔ تاہم اے آگ سے پکڑ لے اور اسے آزار مت
دے“ ۱۱۹

امام صادق علیہ السلام اپنے ایک قول میں مظلوموں کی امداد کے
بارے میں صریحاً فرماتے ہیں :
” (ظالموں کے مقابلے میں) مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان کا
فریضہ ہے اور اس پر واجب ہے“ ۱۲۰

۹ مسلمانوں کے باہمی روابط

مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں

جب اسلام کا ظہور ہوا تو عربستان سراسر جنگ اور خونریزی میں مبتلا تھا اور فتنہ و آشوب کی آگ میں جل رہا تھا۔ اس سرزمین کے لوگ آپس میں ہمیشہ عداوت اور دشمنی رکھتے تھے اور ان کے دل ایک دوسرے کے خلاف کینہ سے پُر تھے لیکن اسلام نے ان کے مابین اُلفت کو اپنی دعوت کا بنیادی جزو قرار دیا اور رسولِ اکرم ﷺ نے ان کے سامنے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”وَسَبِّ مُؤْمِنِينَ اِحِدٍ دُوَسْرَةٍ كَيْفَ بھائی ہیں لہذا اپنے بھائیوں کے مابین صلح اور اتحاد پیدا کرو۔ پر مہیزگاری کو اپنا شعار بناؤ۔ ممکن ہے تم بخشتے جاؤ“ ۱۲۱

بعد میں کمرِ تہمت باندھ لی اور مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان عملاً برادری اور اخوت کا رشتہ قائم کر دیا۔ اس دن کے بعد سے ہر جگہ ”برادرانِ نسبی“ کے ساتھ ساتھ ”برادرانِ دینی“ کا کلمہ بھی دیکھنے میں آنے لگا بلکہ اس سے دو قدم آگے بڑھ گیا۔

دو بھائیوں کی صلح صفائی

اسلام نے کینہ وری اور عداوت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی خاطر مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے:

”اپنے دینی بھائیوں کے درمیان صلح صفائی پیدا کرو“
امیر المومنین امام علی ؑ نے اپنی وفات کے وقت اپنے فرزندوں کو یوں وصیت فرمائی:

”اے میرے فرزندو! میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ پرہیزگاری کو اپنا شعار بناؤ۔ اپنے معاملات کو منظم رکھو اور اپنے مابین ہمیشہ صلح صفائی رکھو کیونکہ میں نے تمہارے جد بزرگوار رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: دو افراد کے مابین صلح کرنا خدا کے

نزدیک ایک سال کی نماز اور روزوں سے افضل ہے۔“ ۱۲۲
انہیں وجوہ کی بنا پر دین کے بزرگ پیشواؤں نے اس موضوع کو بے حد اہمیت دی ہے۔ انہوں نے کچھ رقم اپنے کچھ اصحاب کے پاس رکھوا چھوڑی تھی تاکہ اگر دو اشخاص کا کسی مال کے بارے میں باہم جھگڑا ہو جائے تو اس رقم میں سے انہیں کچھ دے دلا کر جھگڑے کا خاتمہ کر دیا جائے۔

ابی حنیفہ امیر الحاج نقل کرتا ہے:
”ایک دفعہ میرا ایک شخص سے کسی میراث کے بارے میں تنازعہ تھا۔ مفضل ابن عمر ہمارے پاس سے گزرا اور کچھ دیر ہمیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہمیں اپنے گھر بلایا اور چار سو درہم پر ہمارا تصفیہ کر دیا اور وہ چار سو درہم بھی ہمیں اپنے پاس سے دیے۔ پھر کہنے لگا:

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رقم میری اپنی نہ تھی بلکہ امام صادقؑ نے مجھے دی تھی اور حکم دیا تھا کہ جب کبھی دو شیعہ افراد کے مابین مال کے سلسلے میں جھگڑا ہو تو اس مال کے ذریعے ان کی صلح کر دینا۔ ۱۲۳

مومنین کے ایک دوسرے پر حقوق

اسلام نے مسلمانوں پر ایک دوسرے کے بارے میں ذمے داریاں عائد کی ہیں اور انہیں دینی بھائیوں کے حقوق کا نام دیا ہے۔

امام علیؑ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے مسلمان کی نسبت تیس حق رکھتا ہے جو اسے انجام دینے چاہئیں اور یا یہ کہ وہ اسے بخش دے: مسلمان کو چاہیے کہ اپنے دینی بھائی کی لغزشوں سے چشم پوشی کرے اور پریشانی کے وقت اس پر رحم کرے۔ اس کے بھید چھپائے رکھے۔ اس کی غلطیاں نہ پکڑے۔ اس کا عذر قبول کرے۔ بدگولی کرنے والوں کے سامنے اس کا دفاع کرے۔ اسے نصیحت کرے۔ اس سے دوستی کو مستحکم کرے اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔ بیماری کی حالت میں اس کی عیادت کرے اور اس کے مرجانے کی صورت میں اس کے جنازے کی تشییع کے لیے حاضر ہو۔ اس کی دعوت منظور کرے اور اس کا ہدیہ قبول کرے۔ جو کچھ وہ عطا کرے اس کا بدلہ دے اور اس کی دی ہوئی نعمت کا شکریہ ادا کرے۔ اس کی بخوبی مدد کرے۔ اس کے ناموس کی حفاظت کرے اور اس کی ضرورتیں پوری کرے۔ اسے اس کے مقصد تک پہنچائے۔ اگر

اسے چھینک آئے تو اس پر رحمت بھیجے۔ اس کی گم شدہ چیزوں کی طرف اس کی رہنمائی کرے۔ اس کے سلام کا جواب دے۔ اس کی کہی ہوئی باتوں کو اچھا سمجھے۔ اس کے انعام کو اچھا سمجھے اور اس کی قسموں کی تصدیق کرے۔ اس کے دوستوں کا دوست ہو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اس کی مدد کرے لیکن اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھے اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کے اپنا حق حاصل کرنے میں اس کی مدد کرے۔ حوادث کا مقابلہ کرنے کے لیے اسے تنہا نہ چھوڑے اور جس چیز کو اپنے لیے اچھا سمجھے اسے اس کے لیے بھی اچھا سمجھے اور جو اپنے لیے نہ چاہے وہ اس کے لیے بھی نہ چاہے۔“ ۱۲۴

اور امام صادق عليه السلام بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”ایک مومن کے دوسرے مومن پر سات حق واجب ہیں جو اسے چاہیے کہ انجام دے: ظاہر طور پر اس کا احترام کرے اور دل میں اس کو دوست رکھے۔ اپنے مال سے اس کی مدد کرے۔ اس کی غیر حاضری میں اس کی بدگونی نہ کرے اور بیماری کی حالت میں اس کی عیادت کرے اور موت کے وقت اس کے جنازے کی تشییع کرے اور آخر میں اس کی موت کے بعد اس کے بارے میں کلمہ خیر کے علاوہ کچھ نہ کہے“ ۱۲۵

امام باقر عليه السلام نے فرمایا:

”ایک مومن شخص کے اپنے بھائی پر کچھ حقوق یہ ہیں کہ: مٹھوک

کی حالت میں اسے سیر کرے۔ اس کے بھیدوں کی حفاظت کرے۔
اس کی سختیوں کو اس پر آسان کرے (مشکلات میں اس کا ساتھ
دے) اس کے قرضے ادا کرے اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو
جاتے تو اس کی اولاد کے ساتھ پدرانہ سلوک کرے“ ۱۲۶

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں
”مومن مومن کا بھائی ہے اور اس کے لیے آنکھ اور رہنما کی مانند
ہے۔ وہ اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس پر ظلم نہیں کرتا۔
اسے دھوکا نہیں دیتا اور اس سے وعدہ کرے تو وفا کرتا ہے“ ۱۲۷

خدمتگاران سے طرز سلوک

۱۵

اب تک بعض لوگوں کا اپنے خدمتگاروں سے ویسا ہی طرز سلوک ہے جیسا کہ دورِ جاہلیت میں مالکوں کا اپنے زر خرید غلاموں سے ہوا کرتا تھا۔ اسلام نے اس طرز فکر اور طرز عمل سے بڑی سنجیدگی سے جنگ کی ہے اور خدمتگار اور مخدوم کے رابطے کو کامل انسانی حقوق اور بشری آزادی کے احترام اور حفاظت کی بنیاد پر ایک تعاون کا رابطہ قرار دیا ہے۔

پیشوا یا ن دین کے اقوال کے علاوہ ان کی زندگی کی تاریخ اس امر کی بخوبی نشاندہی کرتی ہے کہ وہ اپنے خدمتگاروں کے ساتھ پوری پوری مساوات اور احترام سے پیش آتے تھے اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرتے تھے جیسا ایک بار برداری کے حیوان سے کیا جاتا ہے بلکہ ایک معاون اور مددگار کی طرح پیش آتے تھے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

وہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے تمہارا زیر دست قرار دیا ہے لہذا جس شخص کا کوئی زیر دست بھائی ہو اسے چاہیے کہ جو خود کھائے اسے بھی کھلائے اور جو خود پہنے اسے بھی پہنائے

اور مشکل کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائے۔“ ۱۲۸
 ”و جب تم اپنے غلاموں اور خدمتگاروں کو مشکل کام پر لگاؤ تو
 خود بھی ان کی مدد کرو۔“ ۱۲۹

”و لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جو تنہا سفر کرے یا اپنے مہمان کو
 مہنگا دے یا اپنے غلام کو مارے۔“ ۱۳۰

”و امام رضا علیہ السلام اپنے دو خادموں یا سر اور نادر کو حکم دیتے
 ہیں کہ اگر تم مجھے اپنے پاس اُس وقت دیکھو جب کھانا کھانے
 میں مشغول ہو تو جب تک تم کھانا نہ کھا چکو اپنی جگہ سے مت

ہلو اور میرا احترام نہ بجالاؤ۔“ (۱۳۱)

امام علی علیہ السلام دو پیراہن خریدتے ہیں جن میں سے ایک کی قیمت
 تین درہم اور دوسرے کی بارہ درہم ہے۔ آپ سستا پیراہن خود زیب تن
 کر لیتے ہیں اور مہنگا (اپنے خادم) قنبر کو دے دیتے ہیں۔ قنبر عرض کرتا ہے :
 آپ کے لیے یہ پیراہن زیادہ مناسب ہے کیونکہ آپ منبر پر تشریف لے
 جاتے ہیں اور لوگوں سے خطاب فرماتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں :

”اے قنبر! تم جوان ہو اور تم میں ابھی جوانی کا سُور باقی ہے۔ مجھے

تم پر لباس کے بارے میں فوقیت چاہتے ہوئے خدا تعالیٰ سے حیا

آتی ہے کیونکہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ

آپ نے فرمایا : جو خود پہنو وہی اپنے غلاموں اور خدمتگاروں

کو بھی پہناؤ اور جو خود کھاؤ وہی انہیں بھی دو۔“ ۱۳۲

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدمتگاروں سے جب تک سختی سے

نہ پیش آیا جائے وہ اطاعت نہیں کرتے جب کہ ایسا سوچنا غلط ہے کیونکہ ان سے نیک سلوک کر کے انہیں زیادہ فرمانبردار بنایا جاسکتا ہے۔
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

”اپنے خدمتگاروں سے مہربانی اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ کیونکہ اس طرح تمہاری خواہشات بہتر طور پر پوری ہوں گی۔“ ۱۳۳
بلاشبہ خانہ داری کے طور طریقے بھی اسلام سے سیکھنے چاہئیں۔ اسلام کہتا ہے کہ : نظم و ضبط کو خدمتگاروں تک میں ملحوظ رکھو اور ہر ایک کو ایک مخصوص کام پر لگاؤ۔

امام علیؑ اپنے فرزند سے فرماتے ہیں :
”اپنے ہر ایک کارکن کے ذمے ایک مخصوص کام لگاؤ جسے فقط وہی انجام دے کیونکہ اس صورت میں وہ کام ایک دوسرے پر نہیں ٹالیں گے۔“ ۱۳۴

اس کے مقابلے میں خدمتگاروں کو بھی چاہیے کہ اپنی چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائیں اور اپنے آقاؤں کے حقوق کی رعایت کریں۔
”ایک دفعہ امام صادقؑ نے اپنے ایک غلام کو کسی کام کے لیے بھیجا۔ وہ چلا گیا اور لوٹ کر آنے میں دیر کی۔ حضرت خود اس کے پیچھے گئے اور اسے سوتا پایا۔ آپ اس کے پاس بیٹھے رہے حتیٰ کہ وہ جاگ اٹھا۔ پھر آپ نے فرمایا : اے مرد! تو رات کو بھی اور دن میں بھی کیوں سوتا ہے؟ رات تو تیری اپنی ہے، بے شک سو لیکن دن ہمارے لیے چھوڑ دے۔“ ۱۳۵

۱۱ حاجتمندوں کا حصہ

موجودہ دنیا میں بہت زیادہ لوگوں کی غربت اور تنگدستی اور شدید طبقاتی اختلافات نے بنی نوع انسان کے دانشمندوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے اور وہ اس درد کا علاج کرنے اور اس خطرناک طبقاتی فاصلے کو کم کرنے کی فکر میں ہیں۔

اسلام نے دولت کی ذخیرہ اندوزی کی پیش بندی اور تنگدستی کی مصیبت کی بیخ کنی کے لیے صدقات اور زکوٰۃ کا قانون نافذ فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دولت مند لوگ اس بات پر مجبور ہیں کہ اپنے مال کی ایک معینہ مقدار ہر سال نادار لوگوں کو دے دیں۔

قرآن مجید نے بہت سے مواقع پر اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اسے اس قدر اہمیت دی ہے کہ عموماً اسے سب سے بڑے دینی فریضے یعنی نماز کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

”نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو کیونکہ تم جو نیک کام انجام دو گے

اس کی جزا پا لو گے“ ۱۳۶

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی رمز

پیشوایانِ اسلام نے اپنے اقوال کے سلسلے میں زکوٰۃ کی رمز بیان فرمائی ہے اور اس ذریعے سے انہیں اس کی ادائیگی کی ترغیب دلائی ہے۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و زکوٰۃ اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ دولت مندوں کو آزما یا جائے اور ناداروں کی مدد ہو۔ اگر لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دیتے رہتے تو کبھی کوئی مسلمان فقیر اور محتاج نہ ہوتا بلکہ ان حقوق کے ذریعے جو خدا نے اس کے لیے مقرر کیا ہے مستغنی ہو جاتا۔ لہذا اگر فقیر اور بھوکے اور محتاج پائے جاتے ہیں تو یہ دولت مندوں کے گناہ کی وجہ سے ہے اور سزاوار ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت سے دُور رکھے جنہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا“ ۱۳۷

نیز آپ فرماتے ہیں:

”و خدا تعالیٰ نے فقراء کے لیے دولت مندوں کے مال میں ایک حق قرار دیا ہے اور فقراء کو ان کے مال میں شریک بنایا ہے۔ کوئی دولت مند جب تک وہ حق ادا نہ کرے تعریف کے قابل نہیں اور وہ حق زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے وسیلے سے ان کو زندگی کی ضمانت مل جاتی ہے اور اس نشانی سے مسلمان مسلمان کہلاتا ہے“ ۱۳۸

امام صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی قابلِ توجہ ہے:

«خدا تعالیٰ نے ہزار درہم میں سے پچیس درہم زکوٰۃ مقرر کی ہے
 کیونکہ اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور ان کی ضرورت کی
 مقدار سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہزار افراد میں سے
 پچیس فقیر ہیں (یعنی ضعیف اور ایسے اشخاص جو کام کاج کے قابل
 نہ ہوں اور فوری مدد کی ضرورت رکھتے ہوں ان حدود میں ہیں،
 اسی نسبت سے ان کا حصہ مقرر کیا گیا ہے اور اگر ان کی تعداد
 اس سے زیادہ ہوتی تو ان کا حصہ بھی زیادہ ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ
 ان کا خالق ہے اور ان کے حال سے آگاہ ہے۔“ ۱۳۹
 اسلام نے رسمی طور پر خود غرض دولت مندوں کے لیے خطرے کی
 گھنٹی بجا دی ہے اور انہیں ان خطرات سے آگاہ کر دیا ہے جو طبعاتی
 فاصلوں کو جنم دیتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
 «زکوٰۃ دے کر اپنی دولت محفوظ کر لو» ۱۴۰
 کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ زیادہ تر بُرائیاں اور چوریاں اور سب سے بڑھ
 کر کمیونزم کا منحوس راگ شدید احتیاج کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔
 جو کچھ اوپر کہا گیا ہے وہ زکوٰۃ کے اقتصادی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے تھا
 لیکن یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ اس کا روحانی پہلو اگر اس سے زیادہ اہم نہیں
 تو کم اہم بھی نہیں ہے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:
 «نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو خدا کے قُرب کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ جو
 کوئی اسے بے رضا و رغبت ادا کرے اس کے لیے یہ گناہوں کا

کفارہ بن جاتی ہے اور دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت کرتی ہے لہذا کسی کو نہیں چاہیے کہ اسے میلانِ طبع کے بغیر ادا کرے اور اسے ادا کر کے غمگین ہو۔“ ۱۴۱

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

”زکوٰۃ دنیا مت بھولو کیونکہ زکوٰۃ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔“ ۱۴۲

جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے

انہی وجوہ کی بنا پر اسلام زکوٰۃ نہ دینے سے بڑی سختی سے منع کرتا ہے اور جو دولت مند لوگ اس کی ادائیگی سے پہلو تہی کرتے ہیں انہیں سزائش کرتا ہے۔

امام باقر علیہ السلام امام علی علیہ السلام سے اور آپ رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں:

”اگر لوگ زکوٰۃ دینے سے پہلو تہی کریں گے تو خدا تعالیٰ کی نعمتیں بھی دنیا سے منقطع ہو جائیں گی۔“ ۱۴۳

امام صادق علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

”جو شخص زکوٰۃ کی کمترین مقدار (ایک قیراط) دینے سے بھی باز رہے وہ نہ تو مومن ہے اور نہ ہی مسلمان۔“ ۱۴۴

اسلام اس اجتماعی موضوع کو اس قدر اہمیت دیتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایسے مسلمانوں کو جو اس اہم کام کو معمولی شمار کرتے تھے اور فقرا کے حقوق ادا نہیں کرتے تھے، رسمی طور پر مسجد سے نکال دیا

اور فرمایا:
 ”تم لوگ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ہماری مسجد سے باہر چلے جاؤ اور
 اس میں نماز نہ پڑھو“ ۱۴۵
 اگرچہ اسلام اقتصادی آزادی اور شخصی ملکیت کو محترم شمار کرتا
 ہے اور کہتا ہے کہ:

”خدا تعالیٰ نے سونے اور چاندی کے سکوں (روپیہ پیسہ اور مال
 دولت) کو اپنے بندوں کی بھلائی کا وسیلہ قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنی
 زندگی کے کاروبار چلائیں اور ان سے اپنے مقاصد حاصل کریں۔
 لہذا جو شخص کافی دولت جمع کر لے لیکن خدا کے فرمان کی تعمیل
 کرے اور زکوٰۃ یعنی حاجتمندوں کے حقوق ادا کرے اس کی تمام
 دولت اس کے لیے پاک اور جائز ہوگی۔
 لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ فقرا کے حقوق ادا نہ کرنے کو بھی ایک
 ناقابل معافی گناہ قرار دیتا ہے اور کہتا ہے:

جو شخص بہت سا مال اور سونا چاندی جمع کر لے اور سخیل برتنے
 اور خدا کا حق ادا نہ کرے اور (اس کی جگہ) انھیں سونے اور چاندی
 کے برتنوں کی شکل میں ڈھال لے (اور اپنے لیے پرتھمل زندگی کے
 اسباب فراہم کر لے) وہ عذاب الہی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ
 خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ایک دن (آئے گا جب) یہ سکے دوزخ
 کی آگ میں سرخ کیے جائیں گے اور ان کی پیشانی، پشت اور
 پہلو پر لگائے جائیں گے“ ۱۴۶

دوسرے حقوق

اسلام نے خطرناک طبقاتی فاصلہ کم کرنے کے لیے دولت مندوں اور سرمایہ داروں کے اموال میں قانونِ زکوٰۃ کے علاوہ حاجتمندوں کے دوسرے حقوق بھی مقرر کیے ہیں اور ان دولت مندوں کو سراہتا ہے جنہوں نے اپنی دولت میں خود حساب کھولا ہو اور معاشرے کے محروم لوگوں کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ جو ان کا مقررہ حق ہے ایک اور حق بھی متعین کر دیا ہو۔ ۱۴۷

یہ حقوق بیان فرماتے ہوئے امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
”و خداوند عالم نے زکوٰۃ کے علاوہ دولت مندوں کے اموال میں اور حقوق بھی مقرر کیے ہیں اور فرماتا ہے: ”نامساعد حالات کے مقابلے میں وہی لوگ ثابت قدم رہ سکتے ہیں جو اپنے اموال میں سے بیکسوں کے لیے حق مقرر کرتے ہیں۔“ یہ حق زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور یہ وہ حق ہے جو ایک شخص خود اپنے آپ پر واجب کرتا ہے اور اسے چاہیے کہ اس کا تعین اپنی قدرت

کے مطابق کرے اور اسے ہر روز یا ہر مہینے یا ہر مہینے ادا کرے۔ اور پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ”خدا کو اچھا قرض دو“ یہ بھی زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور پھر فرماتا ہے: ”وہ لوگ جو خدا کی راہ میں ظاہر اور خفیہ طور پر خرچ کرتے ہیں“ اور پھر ماعنون (جس سے انکار کرنے والے کی خدا تعالیٰ مذمت کرتا ہے) بھی یہی ہے کہ رقم بطور قرض دی جائے یا کوئی جنس ادھار دیا کوئی نیک کام انجام دو اور پھر جو چیزیں زکوٰۃ کے علاوہ اموال میں مقرر کی گئی ہیں ان میں سے ایک صلہٴ ارحام ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ لوگ جو اس سے پیوستہ رہتے ہیں جس سے تعلق رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے“ لہذا جو شخص وہ حقوق ادا کرتا ہے جو خدا نے لازم قرار دیے ہیں تو وہ جو کچھ اس کے ذمے ہے اسے بجا لاتا ہے“ ۱۴۸

اور پھر امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمہارے اموال میں سے فقط زکوٰۃ مقرر کی گئی ہے؟ (تم غلطی پر ہو) جو کچھ خدا تعالیٰ نے زکوٰۃ کے علاوہ مقرر کیا ہے وہ زکوٰۃ سے زیادہ ہے جس میں سے تمہیں اپنے قرابت داروں کو اور ان لوگوں کو دینا چاہیے جو تم سے سوال کریں“ ۱۴۹

پھر حضرت سے سوال کیا گیا کہ کیا خدا تعالیٰ کے یہ فرمانے سے کہ ”وہ لوگ جنہوں نے اپنے اموال میں سے سوال کرنے والوں اور محروموں کے لیے حق قرار دیا ہے“ زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور حق مراد ہے؟

آپ نے فرمایا:

”ہاں) اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے دولت عطا کی ہے۔ وہ ہزار یا دو ہزار یا تین ہزار یا کم و بیش اس میں سے علیحدہ کرتے ہیں اور اپنے وابستگان کو دیتے ہیں یا اپنی قوم کے نادار لوگوں کے اخراجات پر داشت کرتے ہیں“ ۱۵۰

اسلام ان دولت مندوں کو سعادت مند سمجھتا ہے جو وہ تمام مالی حقوق ادا کرتے ہیں جو زکوٰۃ اور قرابت داروں، سائلوں اور محتاجوں کے حقوق سے عبارت ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے عمار سا باطنی سے فرمایا: کیا تیرے پاس زیادہ دولت ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم وہ ادا کرتے ہو جو خدا تعالیٰ نے تم پر بطور زکوٰۃ واجب کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے مال میں سے کوئی خاص رقم فقراء کے لیے الگ کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے قرابت داروں کو کچھ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے دینی بھائیوں کی مدد بھی کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت نے اس کی حوصلہ افزائی کی اور فرمایا:

”عمار! مال ختم ہو جاتا ہے، انسان کا بدن گل سڑ جاتا ہے لیکن عمل زندہ رہتا ہے اور اس کا حساب رکھنے والا زندہ ہے اور نہیں مڑتا۔ عمار! جو کچھ تو نے خود آگے بھیجا (وہ تیرا ہے اور تجھ سے جدا نہیں ہوگا اور جو کچھ تو چھوڑ دے گا وہ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچے گا“ ۱۵۱

خدا کی راہ میں بخشش

۱۳

”خدا کی راہ میں بخشش“ کا موضوع جسے روایات کی زبان میں بعض اوقات ”صدقہ“ کہا جاتا ہے (صدقہ ہر وہ بخشش ہے جو خدا کے لیے ہو) بجائے خود ایک عجیب داستان ہے اور مستحبات میں ایسی چیزیں شاید کم ہی ہوں جنہیں اس جیسی اہمیت دی گئی ہو۔

اسلام کے نقطہ نگاہ سے صدقہ ہر چیز مثلاً جان اور مال کے لیے اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی رحمت کے لیے بے حد موثر ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”قیامت کے دن جب تک لوگوں کے درمیان قضاوت نہ ہو جائے (اور وہ اپنے حساب کو نہ پہنچ جائیں) ہر شخص اپنے صدقے کے سائے کے نیچے آرام کرے گا“ ۱۵۲

و خدا کے راستے میں درپردہ بخشش کرنا خدا کے غصے کے شعلے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے“ ۱۵۳

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو مسلمان ایک بندہ مسلمان کو کپڑے پہنائے وہ اس وقت تک خدا تعالیٰ کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک اس کپڑے کے چھٹھڑے باقی رہیں“ ۱۵۴

”اپنے بیماریوں کا خدا کی راہ میں احسان کے ساتھ علاج کرو۔ صدقے کے وسیلے سے روزی طلب کرو۔ صدقہ بندے کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے“ ۱۵۵

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا کی راہ میں نیکی اور احسان فقر کو مٹا دیتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے اور ناگوار موت کی ستر قسموں کو احسان کرنے والے سے مٹا دیتا ہے“ ۱۵۶

لیکن کیا ہی اچھا ہو اگر انسان اس نیک عمل کو صحت اور اختیار کی حالت میں انجام دے بجائے اس کے کہ مرنے کے وقت وصیت کرے۔ اسی لیے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے تو آپ نے فرمایا:

”یہ کہ تو خود اس وقت دے جب تیری صحت اچھی ہو، تجھے زندہ رہنے کی امید ہو اور تو فقر سے ڈرے۔ نہ یہ کہ تو اسے اس وقت تک ٹالے جب تیری جان گلے میں پہنچ جائے اور اس وقت تو کہے کہ اتنا فلاں شخص کو اور اتنا دوسرے کو دے دو“ ۱۵۷

مشت سے

یعنی کسی پرا حسان (میرے سے)

پر میرے

۱۴

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام تاکید اور اصرار جو انفاق (لوگوں پر خرچ کرنا) اور صدقہ دینے کے بارے میں کیا گیا ہے وہ زیادہ تر اس لیے ہے تاکہ تنگ دست لوگ اپنی دلخراش و صبح سے نجات پائیں اور ان کی مالی ضرورتیں پوری ہونے کی بدولت ان کی ذہنی پریشانی دور ہو جائے اور خرچ کرنے والا شخص بھی اس مقدس عمل کے نتیجے میں ایک بلند تر اخلاقی اور روحانی درجہ حاصل کر لے اور تازہ فضیلت اور کمال پر فائز ہو۔

لیکن اگر انفاق اور بخشش کے بعد دوسرے پرا حسان بتایا جائے تو ایک طرف تو نہ صرف یہ کہ عملی طور پر انفاق اور بخشش کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ ان لوگوں کی رُوح کو بھی زیادہ سخت دھکا لگتا ہے اور دوسری طرف یہ بھی پتا چلتا ہے کہ یہ عمل خدا کی خاطر نہ تھا چنانچہ اس صورت میں خرچ کرنے والا کوئی روحانی اور اخلاقی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر انفاق اور خدا کی راہ میں بخشش کے موضوع پر گفتگو فرمائی گئی ہے، لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ عمل فقط خدا کی راہ میں ہونا چاہیے اور اس کے بعد احسان نہیں جتاننا چاہیے۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

”جو لوگ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر جو چیز انہوں نے خرچ کی ہو اسے منت اور اذیت سے وابستہ نہیں کرتے ان کا بدلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے“ ۱۵۸ اور اس کے بعد کی دو آیات میں اسے ثواب اور صدقے کے نتیجے کا ضائع ہونا قرار دیتا ہے اور خدا کی خاطر خالص عمل اور اس کی برعکس صورت کا فرق بتاتے ہوئے فرماتا ہے:

دو تم لوگ جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح منت اور اذیت سے باطل نہ کرو جو ریا کے طور پر خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز جزا پر ایمان نہیں رکھتا۔ ایسے شخص کی مثال اُس سنگِ خارا کی ہے جس پر مٹی پڑی ہو اور پھر اُس پر چھینٹا پڑ جائے اور وہ صاف ہو جاتے۔ ریاکار جو کچھ کرتے ہیں اس کا انہیں کوئی پھل نہیں ملتا اور خدا کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو لوگ اپنے اموال خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے دلوں کو استوار کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک ایسے باغ کی ہے جو ایک بلند ٹیلے پر واقع ہو اور اس چھینٹا پڑے اور وہ دگنا پھل دے“ ۱۵۹

پیشوایان دین کے بہت سے اقوال میں بھی احسان جتانے کی وجہ سے عمل کے ثواب کے ضائع ہونے (ہیبط) کے موضوع کی تصریح کی گئی ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”جو شخص کسی مسلمان پر احسان کرے اور اس کے بعد اسے اپنی باتوں سے اذیت دے اور اس پر احسان جتائے تو خدا تعالیٰ اس کا صدقہ باطل کر دیتا ہے۔“ ۱۶۰

”و اور جو شخص جو کچھ دیتا ہے اس کا احسان جتاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی جانب توجہ نہیں دیتا اور اس کے قلب کو پاکیزہ نہیں کرتا۔“ ۱۶۱ اور اسی مقصد کی تکمیل کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ جب کسی کو کچھ دو تو اسے حقیر نہ سمجھو اور اس کا احترام کرو۔

امام علیؑ فرماتے ہیں :

”جب کسی مانگنے والے کو کوئی چیز عطا کرو تو اپنا ہاتھ منہ کے پاس لے جا کر اسے چومو کیونکہ صدقات خدا تعالیٰ لیتا ہے۔“ ۱۶۲ اور پھر شاید اسی وجہ سے حکم دیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صدقہ خفیہ طور پر دو۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”سات گروہ ایسے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ قیامت کے دن اپنے (لطف) کے سائے میں رکھے گا۔ ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو صدقہ دیتے ہیں اور اسے چھپاتے رکھتے ہیں حتیٰ کہ ان کے دائیں ہاتھ کو ان کے بائیں ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہیں ہوتی۔“ ۱۶۳

۱۵ اعتدال اور میانہ روی

چونکہ صحیح اجتماعی زندگی کا پایہ میانہ روی اور توازن کی بنیاد پر رکھا گیا ہے اس لیے اسلام کے مقدس آئین نے توازن اور میانہ روی کو کسی حالت میں فراموش نہیں کیا حتیٰ کہ افراد کے روزانہ اخراجات کے سلسلے میں بھی وہ ان لوگوں کو سراہتا ہے جو:

”خرچ کرتے وقت اسراف اور زیادہ روی نہیں کرتے۔ اسی طرح وہ سخیل بھی نہیں برتتے بلکہ ان دو صفات کی درمیانی حد کو اختیار کرتے ہیں“ ۱۶۴

بلاشبہ اسراف اور فضول خرچی اسلام کے نقطہ نگاہ سے مذموم ہے اور انسان کے لیے بہت بڑا عیب شمار ہوتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کمال تین چیزوں میں ہے اور ان میں سے ایک

زندگی میں حساب ہے“ ۱۶۵

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص زندگی میں میانہ رونہ ہو اس میں خیر اور خوبی وجود
نہیں رکھتی کیونکہ یہ کام نہ اس کی دنیا کے لیے فائدہ مند ہے
اور نہ آخرت کے لیے“ ۱۶۶
قرآن مجید فرماتا ہے :
”فضول خرچی اور اسراف نہ کرو کیونکہ اسراف کرنے والے
شیطانوں کے بھائی ہیں“ ۱۶۷

قرض دینا

۱۶

اسلام کا آئین مختلف اقسام کی خرید و فروخت کو مباح قرار دیتے ہوئے ربا (سود) کو ہر شکل میں خواہ وہ خرید و فروخت کے سلسلے میں انجام پائے یا قرض لینے اور قرض دینے سے مرلوب ہو، حرام گردانتا ہے۔ ۱۶۸

لیکن چونکہ انسان کبھی نہ کبھی قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے اس لیے یہ دینِ متین سرمایہ داروں کو اس بات کی رغبت دلاتا ہے کہ وہ دوسروں کو قرض دیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو خدا کی خاطر (سود کی خاطر نہیں) قرض دے تو وہ قرض جب تک اسے واپس نہ مل جائے صدقے اور بخشش کی مانند شمار ہوتا ہے“ ۱۶۹

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ: صدقے کا بدلہ

دس گنا اور قرض کا بدلہ ستر گنا ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے کہ صدقہ دینے والے کا مال اُسے واپس نہیں ملتا جب کہ قرض دینے والا واپس لینے کے لیے دیتا ہے؟ جبرئیل نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہے چونکہ جو شخص صدقہ لیتا ہے ممکن ہے وہ محتاج نہ ہو لیکن جو شخص قرض لیتا ہے اسے قطعی طور پر اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بنا پر صدقہ کبھی مستحق کو پہنچتا ہے اور کبھی غیر مستحق کو لیکن قرض مستحق کے علاوہ کسی کو نہیں پہنچتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرض کی

جزا صدقے اور احسان سے زیادہ ہے۔“ ۱۴۰
لیکن دوسری طرف اسلام ہر ایک کو قرض لینے کی اجازت نہیں دیتا اور اسے ان لوگوں کے لیے درست سمجھتا ہے جو اس کے واقعی ضرورتمند ہوں کیونکہ مقروض ہونا شرمساری کا موجب ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
”مقروض ہونے سے بچو کیونکہ قرض دار ہونا دیندار انسان کے لیے عیب ہے کیونکہ راتوں کو وہ (قرض) اسے اپنے آپ میں مشغول رکھتا ہے اور دنوں کو وہ (مقروض) قرضخواہ کے سامنے شرمسار ہوتا ہے“ ۱۴۱

اور اس بات کے پیش نظر کہ اضطراب، تشویش اور دماغی پریشانی اعصاب کو فرسودہ کر دیتی ہے ممکن ہے کہ وہ انسان کی عمر کو گھٹا دے۔

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”اپنے قرضے جہاں تک ہو سکے کم کرو کیونکہ ان کا کم ہونا انسان
کی عمر میں اضافہ کرتا ہے“ ۱۷۲

انہی وجوہ کی بنا پر پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:
”میں (دو چیزوں سے) خدا کی پناہ مانگتا ہوں، کفر سے اور
قرض سے۔ لوگوں نے پوچھا: کیا آپ قرض کو کفر کے مساوی
سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں“ ۱۷۳

شاید یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات قرض، کفر کا پیش خیمہ بن جاتا ہے
لیکن ان میں سے کوئی چیز مانع نہیں ہے جو ایک محتاج شخص کو قرض
لینے سے باز رکھے۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنے اخراجات زندگی حاصل کرنے کی اس حد تک
کوشش کرے کہ اپنے اور اپنے خاندان کی ضروریات پوری
کر سکے وہ اُس شخص کی مانند ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا
ہے لیکن جب اس کا خرچ اس کی آمدنی سے بڑھ جائے تو
وہ دوسروں سے قرض لیتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ اور اس کے
(رسول) کے لیے ہے کہ اس کے خاندان کی ضروریات اس
تک پہنچائیں اور جب وہ مر جائے اور اس نے ابھی تک
قرض ادا نہ کیا ہو تو امام علیہ السلام پر لازم ہے کہ (مسلمانوں
کے بیت المال سے) اس کا قرض ادا کریں“ ۱۷۴

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”خدا قرض دار کے ساتھ ہے بشرطیکہ اس نے قرض کے

ذریعے خدا کا گناہ نہ کیا ہو“ ۱۷۵
 نیز جب امام صادق عليه السلام سے اس واقعہ کی صحت کے بارے
 میں سوال کیا گیا کہ :

”انصار میں سے ایک شخص فوت ہو گیا جب کہ وہ دو دینار
 کا مقروض تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز نہ
 پڑھی اور دوسروں کو فرمایا کہ اس پر نماز پڑھیں حتیٰ کہ ایک
 شخص نے اس کے قرضے کی ذمے داری لے لی اور وہ لوگ یہ
 گمان کر رہے تھے کہ قرض لینا ایک ناجائز فعل ہے اور اس
 وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنے سے
 انکار کیا ہے، امام صادق عليه السلام نے فرمایا: ہاں یہ
 واقعہ درست ہے لیکن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس
 لیے کیا کہ جتنی جلدی ہو سکے دوسرے اس کے قرض کی ذمے داری
 لے لیں (اور اس وسیلے سے اُسے راحت پہنچائیں) اور اس کے
 علاوہ دوسرے بھی اس سے نصیحت حاصل کریں اور قرض کے
 موضوع کو معمولی نہ سمجھیں (لیکن اس کے باوجود قرض لینا
 گناہ نہیں ہے)“ ۱۷۶

قرض کی ادائیگی

اسلام جس طرح قرض لینا مباح سمجھتا ہے اور سرمایہ داروں کو
 قرض دینے کی ترغیب دلاتا ہے اسی طرح قرض لینے والوں کو بھی اس بات
 کا ذمے دار ٹھہراتا ہے کہ پہلی فرصت میں اپنا قرض ادا کر دیں۔

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”خدا کی راہ میں جہاد اور شہادت سے قرض کے علاوہ ہر گناہ کی تلافی ہو سکتی ہے کیونکہ اس کا کفارہ اور تلافی بجز اس کی ادائیگی یا قرضخواہ کے معاف کر دینے کے اور کچھ نہیں“ ۱۷۷

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”کبیرہ گناہوں کے بعد اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں کہ ایک شخص مر جائے اور مقروض ہو اور اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز نہ چھوڑ

جاتے جس سے اس کا قرض ادا کیا جاسکے“ ۱۷۸

ایک ایسی صورت جس میں اسلام نے عمل کے بارے میں سوچنے کو بھی اہمیت دی ہے قرض کی ادائیگی کا معاملہ ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص وقتی طور پر قرض ادا کرنے پر قدرت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی اس پر لازم ہے کہ ہمیشہ اس کی ادائیگی کی فکر میں رہے۔

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص قرض لے اور اسے یہ خیال نہ ہو کہ اسے ادا بھی کرنا ہے وہ چور کی مانند ہے“ ۱۷۹

امام سجاد عليه السلام اپنے فرزند سے فرماتے ہیں:

”اے میرے فرزند! یہ جان لے کہ جو شخص قرض لے اور اسے

اس کی ادائیگی کا خیال ہو تو وہ اس وقت تک خدا کی پناہ میں

ہے جب تک وہ اپنے خیال کو عمل کی صورت نہ دے دے“ ۱۸۰

اسلام کہتا ہے کہ جب ایک شخص اپنا قرض ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کی ادائیگی میں سستی نہیں برتنی چاہیے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
 ”جو شخص قدرت رکھتے ہوئے کسی کے حق کی ادائیگی میں دیر اور سستی
 کرے اس کا بدلہ ہر روز اس شخص کی مانند ہے جو زبردستی دوسروں
 کا مال ظالمانہ طور پر ”ٹیکسوں“ کے نام سے حاصل کرے“ ۱۸۱

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”اگر کوئی شخص ادائیگی پر قدرت رکھتے ہوئے کسی مسلمان کا حق اس
 وجہ سے روک رکھے کہ وہ اسے ادا کرنے کی صورت میں فقیر ہو
 جائے گا تو خداوند عزوجل اس شخص کو فقیر بنانے پر زیادہ قادر
 ہے جو دوسروں کے حقوق کو روک کر اپنے آپ کو بے نیاز بنانا
 چاہتا ہو“ ۱۸۲

لیکن دوسری طرف اسلام قرض خواہوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ بے موقع
 قرض کی ادائیگی کا مطالبہ نہ کریں اور اگر مقروض قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو
 تو اس پر دباؤ نہ ڈالیں۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”جس طرح مقروض کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ قدرت رکھتے
 ہوئے قرض ادا نہ کرے اسی طرح قرض خواہ کے لیے بھی یہ جائز
 نہیں ہے کہ مقروض پر دباؤ ڈالے“ ۱۸۳

قرآن مجید صریحاً فرماتا ہے:
 ”اگر مقروض ادائیگی پر قادر نہ ہو تو انتظار کرو حتیٰ کہ اس کے
 حالات بہتر ہو جائیں اور اگر اسے بخش دو تو تمہارے لیے بہتر ہے
 اگر تم جانتے ہو“ ۱۸۴

اسلام قرضداروں کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ جب ادائیگی کا وقت آ پہنچے تو جس طرح بھی ممکن ہو قرض ادا کریں خواہ اس کے لیے وہ اموال فروخت کرنے پر ہی کیوں نہ مجبور ہو جائیں بجز زندگی کے ضروری لوازم مثلاً سکونتی مکان وغیرہ کے جو اس قانون سے مستثنیٰ ہیں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرض کی خاطر گھر فروخت نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہر ایک کے

لیے سایہ ضروری ہے تاکہ اس کے نیچے آرام کر سکے“ ۱۸۵

”نقل کیا گیا ہے کہ محمد بن عمیر (جو امام صادق علیہ السلام کے

بزرگ اصحاب میں سے تھا) ایک بزاز تھا۔ وہ دیوالیہ ہو

گیا اور اس کا تمام مال ضائع ہو گیا اور وہ بے حد تہی دست

ہو گیا۔ تاہم اسے ایک شخص سے دس ہزار درہم واپس لینے

تھے۔ جب مقروض کو اس کی ضرورت کا علم ہوا تو اس نے اپنا

رہائشی مکان دس ہزار درہم میں فروخت کر دیا اور رقم اس

کے پاس لے گیا۔ محمد بن ابی عمیر نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے

جواب دیا: یہ قرض کی وہ رقم ہے جو تمہاری طرف سے میرے

ذمے تھی۔ محمد بن ابی عمیر نے پوچھا: کیا یہ مال تمہیں ورثے

میں ملا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا

یہ کسی نے تمہیں بخشا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا تو

نے کوئی باغ بیچ ڈالا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو یہ

مال تمہیں کہاں سے ملا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا ایک مکان

تھا میں جس میں رہتا تھا۔ میں نے وہ بیچ دیا تاکہ تمہارا قرض

ادا کر سکوں۔ محمد بن ابی عمیر نے کہا: امام صادق علیہ السلام سے میرے لیے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی کو قرض کی خاطر اس کے گھر سے نہیں نکالا جاتا۔ اپنی رقم اٹھاؤ، مجھے اس کی ضرورت نہیں گو میں پائی پائی کا محتاج ہوں لیکن یہ مال قبول نہیں کروں گا۔“ ۱۸۶

اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ قرضخواہوں کے حقوق کسی صورت میں ضائع نہ ہوں اسلام کہتا ہے کہ مقروض کے مرجانے کے بعد سب سے پہلے اس کا قرض ادا کیا جائے اور بعد میں اس کا مال تقسیم کر لیا جائے۔ فقط کفن ایک ایسی چیز ہے جو قرض کی ادائیگی سے پہلے اس کے مال میں سے لیا جاسکتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”و پہلی چیز جو میت کے مال میں سے لی جاسکتی ہے اس کا کفن ہے اور اس کے بعد اس کا قرض ہے اور اس کے بعد اس کا مال ورثہ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔“ ۱۸۷

حتیٰ کہ اگر قرض کی ادائیگی کا وقت ابھی نہ بھی آیا ہو تب بھی مقروض کی وفات کے ساتھ اس کی فوری ادائیگی ضروری ہو جاتی ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و اگر کسی شخص کے ذمے کچھ قرض ہو جو ایک مقررہ وقت پر

ادا ہونا ہو اور وہ اس سے پہلے مرجائے تو وہ قرض فوری

طور پر قابل ادائیگی ہو جاتا ہے۔“ ۱۸۸

لیکن اگر کوئی قرض کی ضمانت دے دے تو مقروض کی ذمے داری

ختم ہو جاتی ہے۔

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام فرماتے ہیں:
وہ اگر کوئی شخص مستروض ہو اور مر جائے اور کوئی دوسرا
اس کی ضمانت دے دے تو مستروض پر سے قرض کی
ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور ضمانت کے لیے لازم ہے کہ اسے
ادا کرے۔“ ۱۸۹

عفو اور اغماض

۱۷

بعض لوگ اپنے مخالفین کی سرکوبی اور ان سے مقابلہ کرنے کے لیے
اُنہی جیسے ہتھیاروں کا سہارا لیتے ہیں اور بدی کا جواب بدی سے دیتے
ہیں لیکن

امام علی ؑ فرماتے ہیں :

”اپنے مخالفوں کو احسان کے ذریعے سزا دو اور ان کے آزار
کو انعام کے وسیلے سے اپنے آپ سے دُور کرو“ ۱۹۰
یعنی کسی کی لغزش معاف کر دینا اس کی تکرار کو روکنے کا بہترین طریقہ
ہے لہذا قرآن مجید متقی لوگوں کی صفات کے سلسلے میں فرماتا ہے :
”..... جو لوگ اپنے غصے پر قابو پا لیتے ہیں اور لوگوں کی
لغزشیں معاف کر دیتے ہیں“ ۱۹۱

اور پھر حکم دیتا ہے کہ مسلمان :

”و بخش دیں اور چشم پوشی کریں۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں
کرتے کہ خدا تمہیں بخش دے؟ خدا بخشنے والا اور رحم

کرنے والا ہے“ ۱۹۲

اور پھر فرماتا ہے:

”جو کوئی بخش دے اور صلح کر لے اس کا بدلہ خدا کے

پاس ہے“ ۱۹۳

عفو اور چشم پوشی ایسی صفات ہیں جو اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی کامیابی اور خوش بختی کی ضامن ہیں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”وکیا میں دنیا اور آخرت کی بھلائی کی طرف تمہاری رہنمائی

کروں؟ اُس سے ملو جس نے تم سے ملنا جلنا ترک کر دیا ہو۔

اُس پر احسان کرو جس نے تمہیں محروم کیا ہو اور اسے بخش دو

جس نے تم پر ستم کیا ہو“ ۱۹۴

”و تمہیں بخش دینا چاہیے کیونکہ عفو اور درگزر انسان کی عزت

بڑھاتی ہے۔ بخش دو تاکہ خدا تمہیں عزت دار کر دے“ ۱۹۵

تاہم یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ عفو کی وقعت اسی وقت ہوتی ہے

جب انتقام لینے کی قدرت اور توانائی حاصل ہو اور معاف کرنے کے

قابل وہی ہے جو قدرت رکھتا ہو۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”جب کبھی تو دشمن پر قدرت حاصل کر لے تو اسے بخش دے

اور اسے اپنی قدرت کا شکرانہ قرار دے“ ۱۹۶

”و معاف کرنے کے لیے سب لوگوں سے زیادہ سزاوار وہ شخص

ہے جو سزا دینے پر زیادہ قدرت رکھتا ہو“ ۱۹۷

ہم عفو کے موضوع کی اہمیت اس وقت سمجھتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں
کہ امام صادق علیہ السلام اہلبیت عصمت علیہم السلام کا تعارف کرانے کے
لیے فرماتے ہیں:

”ہم وہ گھرانہ ہیں کہ ان لوگوں کو معاف کر دینا ہماری خوبی ہے جنہوں

نے ہم پر ظلم کیا ہو“ ۱۹۸

پھر آپ فرماتے ہیں:

”قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دینا پیغمبروں اور اہل تقویٰ کا

طریقہ ہے“ ۱۹۹

نفاق اور دورخی

۱۸

اسلام نے ”نفاق“ یا دورخی سے بڑی شدید نفرت کی ہے اور اپنے پیروؤں کو اس سے بڑی سختی سے خبردار کیا ہے۔
قرآن مجید بعض منافقین کے حالات بیان کرتے ہوئے اور ان کے انجام کار کے بارے میں یوں فرماتا ہے:

”و بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے) ایمان نہیں لائے۔ وہ خدا کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں مرض تھا، ہی۔ اب خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ بولا کرتے تھے اس لیے ان پر تکلیف وہ عذاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ! بے شک یہی لوگ

فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح اور بے وقوف ایمان لائے خبردار ہو جاؤ! یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے اور جب یہ اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو (مسلمانوں کو) بناتے ہیں (وہ کیا بنائیں گے) خدا ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں و سیچاں رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی۔ پھر نہ ان کی تجارت نے ہی کچھ نفع دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (رات کے وقت جمع میں) بھڑکتی ہوئی آگ روشن کی۔ پھر جب آگ (کے شعلے) نے اس کے گرد و پیش خوب اُجالا کر دیا تو خدا نے اُن کی روشنی لے لی اور ان کو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب انہیں کچھ سنبھالی نہیں دیتا۔ یہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں کہ پھر اپنی گمراہی سے باز نہیں آسکتے۔ یا ان کی مثل ایسی ہے (جیسے وہ لوگ جو بیابان میں ہوں) اور تاریکی، گرج اور بجلی کے ساتھ آسمانی بارش ان پر برسے اور وہ بجلی اور موت کے خوف سے کرطک کے مارے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں حالانکہ خدا کا فرو کو گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو چندھیادے۔ جب ان کے آگے بجلی چمکی تو اس روشنی میں

چل کھڑے ہوئے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو (ٹھٹک کر)
 کھڑے ہو گئے اور اگر خدا چاہتا تو یوں بھی ان سے دیکھنے اور سننے
 کی قوتیں چھین لیتا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے“ ۲۰۰
 اور پھر فرماتا ہے:

”منافقوں کو بشارت دے دو کہ ان کے لیے ضرور دردناک عذاب
 ہے۔ جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست بناتے
 ہیں، کیا ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں؟ عزت تو ساری
 بس خدا کے لیے ہی ہے۔ (مسلمانو!) حالانکہ خدا تم پر اپنی کتاب
 قرآن میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سن لو کہ خدا کی آیتوں
 سے انکار کیا جا چکا ہے اور اس سے مسخر اپن کیا جاتا ہے تو
 تم ان (کفار) کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری
 بات میں غور کرنے لگیں۔ ورنہ تم بھی اس وقت ان کے
 برابر ہو جاؤ گے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خدا تمام
 منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنم میں جمع
 کرے گا“ ۲۰۱

اور یہ بھی فرماتا ہے کہ:

”خدا نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں
 سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں
 رہیں گے اور یہی ان کے لیے کافی ہے اور خدا نے ان پر لعنت
 کی ہے اور انہی کے لیے دائمی عذاب ہے“ ۲۰۲
 رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”منافق شخص کھجور کی ایک شاخ کی مانند ہے جو درخت سے کٹ گئی ہو اور اس کا مالک اسے ایک عمارت کے لیے استعمال کرنے کے بارے میں سوچے لیکن وہ اس کے لیے مناسب نہ ہو اور پھر وہ اس سے کسی اور جگہ استفادہ کرنا چاہے اور پھر اس سے بھی مایوس ہو اور آخر کار اس کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو کہ اسے جلا کر ختم کر دے“ ۲۰۳

(اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ منافق اور دور رخے لوگ خواہ کسی معاشرے میں بھی ہوں، بے مصرف افراد ہوتے ہیں)

نفاق کیا ہے اور منافق کون ہے؟

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جب ظاہری خشوع، باطن اور قلب سے زیادہ ہو تو وہ نفاق ہے“ ۲۰۴

اور آپ منافق کی علامات یوں بیان فرماتے ہیں:

”منافق وہ شخص ہے جو بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور اپنا وعدہ وفانہ کرے اور امانت میں خیانت کرے“ ۲۰۵

امام صادق عليه السلام، لقمان سے نقل فرماتے ہیں:

”منافق وہ شخص ہے جس کے اقوال اور اعمال اس کے اندرونی خیالات کے ساتھ یکساں نہ ہوں اور جس کا ظاہر اس کے باطن کے خلاف ہو“ ۲۰۶

دورو اور دوزبان شخص

جو اشخاص لوگوں سے نفاق برتیں وہ روایات کی زبان میں ”دو رو“ اور ”دوزبان“ کہے جاتے ہیں۔

امام باقر علیہ السلام ایسے لوگوں کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

”جو شخص دو چہروں اور دوزبانوں کا مالک ہو وہ بُرا آدمی ہے۔ وہ اپنے دینی بھائی کے سامنے اس کی تعریف کرتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی مذمت کرتا ہے۔ اگر اس کا بھائی خوشحال ہو جائے تو اس سے حسد کرتا ہے اور جب وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس کی مدد نہیں کرتا“ ۲۰۷

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو شخص دنیا میں دو رُخا ہو قیامت کے دن وہ دو آتشیں زبانوں کا مالک ہوگا“ ۲۰۸

نفاق اور دو رُخی کی مذمت میں آیات اور روایات غیر معمولی طور پر سراواں ہیں۔

۱۹ حُسنِ ظن اور دُوسروں پر اعتماد

ظاہر ہے کہ معاشرہ ہر چیز سے پہلے بنیادی طور پر لوگوں کے ایک دوسرے پر "اطمینان" اور "حُسنِ ظن" کی ضرورت رکھتا ہے کیونکہ جب تک لوگوں کو ایک دوسرے پر اطمینان نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کو اعتماد اور احترام کی نگاہ سے نہ دیکھیں وہ اجتماعی زندگی جاری نہیں رکھ سکتے۔ ایسی صورت میں وہ نہ تو زندگی کی مشکلات میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی آپس میں مناسب اور شائستہ روابط قائم کر سکتے ہیں۔ اطمینان کے فقدان اور ایک دوسرے پر بے اعتمادی کے نقصانات اس قدر واضح ہیں کہ ان کے بارے میں کسی بحث کی حاجت نہیں۔

اسلام اپنے پیروؤں کے مابین اطمینان کی بنیاد کو وسیع اور استوار بنانے کے لیے انھیں ایک دوسرے کے بارے میں گمانِ بد سے منع فرماتا ہے اور اسے گناہ شمار کرتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

دو اے لوگو جو ایمان لائے ہو! زیادہ گمانوں سے پرہیز کرو

کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں“ ۲۰۹

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”وایک نیکوکار شخص کے بارے میں بُرا گمان بدترین گناہوں میں سے اور نا انصافی کی بدترین اقسام میں سے ہے“ ۲۱۰
وویہ بات عدالت سے دُور ہے کہ انسان ایک موردِ اعتماد شخص کے بارے میں اپنے گمان کے مطابق فیصلہ کرے“ ۲۱۱
اسلام حکم دیتا ہے کہ اپنے دینی بھائی کے قول کے اچھے معنی لو۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”و جب تک ایک جملے کے صحیح اور نیک معنی کا حامل ہونے کا احتمال ہو اس کے بارے میں بُرا گمان مت کرو“ ۲۱۲
اسلام ایک دوسرے کے بارے میں حسنِ ظن کو مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق قرار دیتا ہے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں:

”و مومن کے اپنے بھائی پر حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے قول کی تصدیق کرے اور تکذیب نہ کرے“ ۲۱۳
علاوہ ازیں اسلام گمانِ بد کو ان لوگوں کے لیے مخصوص سمجھتا ہے جو خود بد ذات اور خبیث ہوں۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”و ایک بد طینت شخص اپنے بھائی کے متعلق نیک گمان نہیں رکھتا اور ہمیشہ اس کے بارے میں بد گمان رہتا ہے“ کیونکہ انسان ہر ایک کو اپنی فطرت کے مطابق سمجھتا ہے“ ۲۱۴

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ مسلمان متوقف ہیں کہ اپنے آپ کو موردِ تہمت قرار نہ دیں یعنی ایسے کام نہ کریں جن سے بدگمانی پیدا ہونے کا امکان ہو اور اگر کوئی ایسا موقع پیش آئے تو حقیقتِ حال لوگوں پر واضح کر دیں۔

”یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ جب رسول اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ کے پاس بیٹھے تھے (جن کا نام صفیہ تھیں) تو وہاں سے انصار کے ایک شخص کا گزر ہوا اور آپ نے اُسے بتایا کہ یہ عورت میری زوجہ ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ ممکن ہے کہ میں آپ کے بارے میں بُرا گمان کروں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے شخص! شیطان خون کی مانند انسان (کے رگ و پوست) میں نفوذ کر جاتا ہے۔ ہمیں خوت پیدا ہوا کہ وہ تجھے بھی بدگمان نہ کر دے“ ۲۱۵

اسلام نے ان سب امور سے بڑی سختی سے منع کیا ہے جن کی وجہ سے مسلمانوں کے ایک دوسرے کے بارے میں بدظن ہونے کا امکان ہو مثلاً غیبت کرنا، غیبت سُننا، دوسروں کے ذاتی معاملات کا کھوج لگانا وغیرہ۔

راستگوئی

۲۰

راستگوئی اجتماعی روابط کے سب سے زیادہ بنیادی ستونوں میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سچ اور راستگوئی کو اخلاقی موضوعات میں بڑی اہمیت دی ہے اور قرآن مجید میں متعدد مواقع پر اس کا ذکر آیا ہے۔ اسلام کے نقطہ نگاہ سے راستگوئی کو جو اہمیت حاصل ہے اس کی وضاحت کے لیے اتنا کہنا کافی ہے کہ قرآن مجید نے جہاں کہیں کسی پیغمبر کو سراہا ہے اُس کے تمام اوصاف میں سے اس کا انتخاب کیا ہے اور اس کا تعارف ایک راستگو شخص کی حیثیت سے کرایا ہے۔

”قرآن مجید نے بُت شکن اور خلیلِ خدا حضرت ابراہیم ؑ کا ذکر اسی صفت کے ساتھ کیا ہے“ ۲۱۶

”اور پاک دامن حضرت یوسف ؑ کے لیے بھی یہی

وصف مایہ فخرت سرار دیا ہے“ ۲۱۷

”حضرت اسمعیل ؑ کو بھی وہ ان کی راستگوئی کے لیے

سراہتا ہے“ ۲۱۸

۱۰۴

» اور حضرت ادریس ؑ کی توصیف بھی وہ اسی کے ذریعے

کرتا ہے « ۲۱۹

اور بالآخر بندگانِ خدا میں سے ممتاز اور سربرآوردہ ہستیوں
اور اولیاء اللہ کو بھی وہ اسی جملے سے مشخص کرتا ہے کہ :

» وہ سچ بولنے والی زبان رکھتے ہیں « ۲۲۰

امام صادق ؑ بھی فرماتے ہیں کہ :

» خدا نے کسی کو رسالت پر مبعوث نہیں فرمایا بجز اس کے کہ وہ

راستگو اور امین ہوا ہے « ۲۲۱

اسلام انسان کی فضیلت کی علامت راستگوئی کو سمجھتا ہے۔

امام صادق ؑ فرماتے ہیں :

» کسی شخص کی نمازوں اور روزوں کی کثرت سے دھوکا نہ کھاؤ

کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کو ان چیزوں کی عادت

پڑ جاتی ہے اور وہ انہیں ترک نہیں کر سکتا بلکہ انسان کو اس

کی راستگوئی اور امانت سے جانچنا چاہیے اور اسے ان ہی دو

صفات سے آزمانا چاہیے « ۲۲۲

اسلام عمل کی اچھائی کو سچائی سے وابستہ کرتا ہے۔

امام صادق ؑ فرماتے ہیں :

» جس شخص کی زبان راستگو ہو اس کا عمل بھی درست اور پاکیزہ

ہوتا ہے « ۲۲۳

» پیغمبر اسلام ؐ نے ان لوگوں کو اپنی شفاعت کی

امید دلائی ہے اور ان سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے جو راستگو

رہے ہوں“ ۲۲۴

” آپ نے امام علی ؑ کو سب سے پہلے جس چیز کی نصیحت کی وہ سچائی ہے یعنی کبھی بھی اپنی زبان سے کوئی جھوٹا کلمہ نہ

نکالیں“ ۲۲۵

اور بالآخر اسلام رستگاری اور نجات کو سچائی سے وابستہ گردانتا ہے۔
امام علی ؑ فرماتے ہیں :

” سچائی کو اپنا شعار بناؤ کیونکہ انسان کی نجات سچائی میں ہے“ ۲۲۶
یہ تمام وہ سفارشات ہیں جو اسلام نے راستگوئی کے بارے میں کی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ وہ مذمت اور تہدید ہے جو اس نے جھوٹ کے سلسلے میں کی ہے۔

” قرآن مجید جھوٹ بولنے والوں کو ایسے لوگ سمجھتا ہے جو اپنے
پروردگار پر ایمان نہیں رکھتے“ ۲۲۷

” اور انہیں خدا تعالیٰ کی ہدایت سے محروم شمار کیا ہے“ ۲۲۸
اور ان کے مقدر کے بارے میں کہتا ہے :

” تم قیامت کے دن جھوٹوں کو اور ان لوگوں کو جنہوں نے خدا پر
افترا باندھا ہو سیاہ شکل کے ساتھ دیکھو گے“ ۲۲۹

امام صادق ؑ فرماتے ہیں :

” زیادہ جھوٹ بولنا انسان کے قلب سے نورانیت اور چہرے
سے درخشندگی زائل کر دیتا ہے“ ۲۳۰

اور اس غرض سے کہ اس مذموم فعل کی بُرائی مکمل طور پر آشکار ہو
جاتے امام باقر ؑ فرماتے ہیں :

و خدا تعالیٰ نے تمام برائیوں کے لیے ایک قفل قرار دیا ہے جس کی چابی شراب نوشی ہے (کیونکہ جو شخص شراب سے مست ہو جائے وہ ہر قسم کے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں وہ عقل کو جو گناہوں سے روکتی ہے کھو بیٹھتا ہے) لیکن جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے اور اس کے مذموم اور منحوس اثرات اس سے بڑھ کر ہیں“ ۲۳۱

و ایک اور مقام پر امام حسن العسکری علیہ السلام نے اسے براہِ راست خباثتوں اور برائیوں کی کنجی قرار دیا ہے“ ۲۳۲

” یہی وجہ ہے کہ امام الباقر علیہ السلام نے اسے ایمان کی بنیاد کھودنے والا ٹھہرایا ہے“ ۲۳۳

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

” ایک بندہ ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ جھوٹ بولنا ترک نہ کر دے۔ خواہ اس کا ایسا کرنا مذاقاً ہو یا سنجیدگی سے ہو“ ۲۳۴

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

” ممکن ہے کہ مومن ڈرپوک یا بخیل ہو لیکن یہ ممکن نہیں کہ وہ دروغ گو ہو“ ۲۳۵

اور ان سب باتوں کے علاوہ جھوٹ کا پھل دُنیا میں بھی بُرا ہی ملتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

” جھوٹ انسان کی روزی گھٹاتا ہے“ ۲۳۶

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس کی عادت ڈالنا تنگدستی اور بدبختی کا موجب ہوتا ہے۔“ ۲۳۷

پیغمبر اسلام ﷺ نے حکم دیا ہے:

”جھوٹ سے پرہیز کرو خواہ اسے تم اپنے لیے مفید ہی سمجھتے ہو
کیونکہ اس میں ہلاکت اور بدبختی ہے جس کی جانب تم خود متوجہ

نہیں ہو۔“ ۲۳۸

اسلام حکم دیتا ہے کہ جھوٹوں کی رفاقت سے بھی پرہیز کرو۔

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و مناسب ہے کہ مسلمان شخص جھوٹے کے ساتھ رفاقت اور

برادری کی بنیاد نہ ڈالے۔“ ۲۳۹

امام سجاد علیہ السلام نے اپنے فرزند امام باقر علیہ السلام کو نصیحت

فرمائی کہ:

”پانچ گروہوں کی رفاقت سے پرہیز کرو اور ان سے گفتگو نہ

کرو اور ان کے ہم سفر نہ بنو۔ ان میں سے پہلا گروہ جھوٹوں کا ہے

کیونکہ وہ سراب کی مانند ہیں جو دور کی چیز کو انسان کے لیے

نزدیک اور نزدیک کی چیز کو دور کر دیتے ہیں۔“ ۲۴۰

امانت

۲۱

راستگوئی کے لیے اسلام نے جو اہتمام کیا ہے اس پر گزشتہ بحث میں مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی ہے اور شاید آپ نے اس بحث میں ملاحظہ کیا ہوگا کہ بہت سی روایات ہیں راستگوئی کے ساتھ ساتھ امانت کے موضوع کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کی نظر میں اس کی کتنی اہمیت ہے کیونکہ امانت اور راست بازی انسانی معاشرے کی خوش بختی کا ایک اور اہم ترین ستون ہے۔

ایک مقام پر قرآن مجید مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ امانت اس کے مالک کو لوٹا دی جائے۔ ۲۴۱

ایک اور مقام پر امانت داری کو اہل ایمان کی اولین صفات میں شمار کرتا ہے۔ ۲۴۲

اس نے بہت سے پیغمبروں (مثلاً نوح عليه السلام، ہود عليه السلام، صالح عليه السلام، لوط عليه السلام، شعیب عليه السلام) اور موسیٰ عليه السلام کا تعارف ”فرستادہ امین“ (رسول امین) کے

جملے سے کرایا ہے۔ ۲۴۳

پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص امین نہ ہو وہ کامل ایمان اور استقامت کا حامل نہیں ہو سکتا“ ۲۴۴

اسلام ایک ساتھی کا پہلا وظیفہ امانت داری کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ جب امام صادق ﷺ سے سفر میں رفاقت کے آداب کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

”ان کی امانتوں کی حفاظت کرو اور وہ انھیں ٹوٹا دو“ ۲۴۵

امام صادق ﷺ فرماتے ہیں:

”امانت خواہ کسی کا بھی مال ہو اس میں خیانت نہ کرو خواہ وہ (ایک بدترین شخص مثلاً) امام حسین ابن علی ﷺ کا قاتل ہی کیوں نہ ہو“ ۲۴۶

و اگر امام علی ﷺ کا قاتل اپنی تلوار میرے پاس بطور امانت رکھے اور میں اس امانت کو قبول کر لوں تو اس میں خیانت کیے بغیر جب بھی وہ واپس ملنگے گا اسے ٹوٹا دوں گا“ ۲۴۷

اسلام کہتا ہے کہ امانت داری انسان کی دنیاوی زندگی کی وضع میں بھی تاثیر رکھتی ہے۔

امام صادق ﷺ اپنے فرزند سے فرماتے ہیں:

”و اے بیٹے! امانت انسان کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتی

ہے۔ امین رہنا کہ تو ہمیشہ غنی رہے“ ۲۴۸

ایک اور جگہ اپنے ایک صحابی سے فرماتے ہیں:

دو میں تم سے دو چیزوں کی سفارش کرتا ہوں۔ ایک سچائی اور
دوسری امانت۔ کیونکہ یہ دونوں رزق اور روزی کی کنجیاں ہیں۔“ ۲۴۹
اور رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:
”امانت انسان کی روزی بڑھاتی ہے اور اس میں خیانت فقر
اور تنگدستی کا باعث بنتی ہے۔“ ۲۵۰

۲۲ بیماروں کی عیادت

بیمار عموماً دل شکستہ اور پڑ مردہ افراد ہوتے ہیں جو ہر چیز سے زیادہ دلجوئی، نوازش اور روحانی تقویت کے حاجت مند ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو محروم اور معذور پاتے ہیں اور بعض اوقات اپنے آپ سے بالکل ناامید ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دوستوں اور دینی بھائیوں کا دیدار ان کی کتنی تسلی خاطر کا موجب ہو سکتا ہے اور ان کی پریشانیوں کو کس قدر تسکین اور ان کی روح کو کس قدر طمانیت بخش سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام تاکیدِ حکم دیتا ہے کہ بیماروں سے جا کر ملو اور ان کی عیادت کو فراموش نہ کرو۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو مسلمان کسی بیمار کو جا کر دیکھے وہ خدا کی رحمت میں ڈوب جاتا ہے اور جب وہ اس کے پاس بیٹھا ہوتا ہے تو خدا کی رحمت کے درمیان بیٹھا ہوتا ہے اور اگر وہ اسے صبح دیکھے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر سلام کہتے ہیں اور اگر اسے شام کو ملے

تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس پر سلام کہتے ہیں۔“ ۲۵۱

بیماروں کی عیادت کا طریقہ

اسلام حکم دیتا ہے کہ جب تم بیماروں سے ملاقات کرو تو ان کا حال پوچھو اور ان کے حق میں دعا کرو کیونکہ ممکن ہے اس وسیلے سے ان کے قلب کو تکیں حاصل ہو۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”بیماروں کو جا کر دیکھو اور مردوں کی تشییع کرو تاکہ تم آخرت کو یاد کرو۔ بیمار کے لیے دعا کرو اور کہو: اے خدا! اسے اپنی شفا سے شفا دے اور اپنی دوا سے مدد دے اور اسے اپنی بلا سے امان میں رکھ۔ جب ایک بیمار سے ملنے جاؤ تو اس کے لیے تحفہ لے کر جاؤ خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔“

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص بیمار کو وہ چیز کھلائے جس کی اسے خواہش ہو تو اسے خدا تعالیٰ بہشت کے میووں میں سے دے گا“ ۲۵۲

اور جب امام صادق علیہ السلام کی اپنے چند ایسے دوستوں سے ملاقات ہوئی جو ایک بیمار کو دیکھنے جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا:

”رک جاؤ“ جب وہ رک گئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے ساتھ سیب یا بہی یا چکو ترے کا ایک دانہ یا تھوڑی سی خوشبو یا عود کا ایک ٹکڑا لے جا رہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ یہ چیزیں بیمار

کے دل کے سکون کا موجب ہوتی ہیں“ ۲۵۳

”بیمار کی عیادت کرنے والے کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنے استقبال کی توقع رکھے اور کھانے پینے کی چیزوں کا امیدوار ہو حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ نے بیمار کے پاس سے کوئی چیز کھانے سے منع فرمایا ہے ورنہ بیمار پر کسی کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے“ ۲۵۴

اسلام کہتا ہے کہ تین دن تک جب کہ طبعی طور پر بیمار کی حالت واضح نہیں ہو جاتی اسے زحمت نہیں دینی چاہیے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”بیمار کی عیادت تین دن کے بعد ہے.....“ ۲۵۵

اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ مریض کی عیادت اس کے لیے زحمت اور پریشانی کا موجب نہ بن جائے لہذا مستحب ہے کہ اس کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھا جائے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”عیادت کرنے والوں میں سے وہ شخص زیادہ اجر پاتا ہے جو

مریض کے پاس کم بیٹھتا ہے۔ بجز اس کے کہ وہ جانتا ہو کہ وہ

(یعنی مریض) اس کا ٹھہرنا اور موجود رہنا پسند کرتا ہے“ ۲۵۶

امام صادقؑ فرماتے ہیں:

”بہتر ہے کہ عیادت کے وقت اپنا ہاتھ مریض کے ہاتھ پر رکھو

اور اس کے پاس سے جلدی اٹھ جاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک نادان

شخص کی مریض سے ملاقات اس کے لیے اس کی بیماری سے

زیادہ پریشان کن ہے کیونکہ اس سے اُسے زیادہ زحمت
ہوتی ہے“ ۲۵۷
اسلام حکم دیتا ہے کہ بیماروں کے روزانہ احتیاجات انجام دینے
میں ان کی مدد کرو۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:
”جو شخص ایک بیمار کی ضروریات انجام دینے کی کوشش
کرے وہ اپنے گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے، خواہ وہ اس
کام میں کامیاب ہو یا نہ ہو“ ۲۵۸

۲۳ مصیبت زدہ لوگوں کے ہمدردی

جو چیز ایک مصیبت زدہ اور سوگوار شخص کی اندرونی پریشانی کو کسی حد تک تسکین بخش سکتی ہے وہ اس کے ساتھ ہمدردی ہے لہذا اسلام نے مسلمانوں کو اس موضوع کے بارے میں پورا پورا شوق دلایا ہے اور متعدد احادیث میں اس عمل کے لیے بہت زیادہ اجر مقرر کیا گیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :
 "جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو تسلی دے اس کی کوئی چیز کم ہوئے بغیر اس کی پاداش مصیبت زدہ شخص کی جزا کی مانند ہے (اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ سوگوار شخص بہت زیادہ اجر کا مالک ہوتا ہے) ۲۵۹

ظاہر ہے کہ مصیبت زدہ اشخاص جو کچھ دن بے حد پریشان اور افسردہ خاطر رہتے ہیں وہ اپنا اور اپنے کھانے پینے کا بہت کم خیال کرتے ہیں لہذا اسلام حکم دیتا ہے کہ (آج کل کی رسم کے برخلاف) تین دن تک ان کے لیے کھانا ان کے ہمسائے تیار کریں اور انھیں پہنچائیں۔

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:
 دو مناسب ہے کہ مصیبت زدہ شخص کے ہمسائے تین دن
 تک اسے کھانا کھلائیں۔ ۲۶۰
 آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

دو مصیبت زدہ لوگوں کے پاس سے کھانا کھانا اور انھیں زحمت
 دینا، زمانہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے اور اسلامی طریقہ
 یہ ہے کہ ان کے لیے بھی کھانا لے کر جائیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا
 کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب
 کے خاندان کے لیے حکم دیا تھا۔ ۲۶۱

دوسروں کے غم اور خوشی میں شرکت

اسلام فقط مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کو ہی لازم نہیں
 سمجھتا بلکہ اصولاً اسلام کے لائحہ عمل کی بنیاد غمخواری اور ہمدردی پر رکھی
 گئی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعریف کرتے ہوئے قرآن
 مجید فرماتا ہے:

”وہ لوگ جو کفار پر سخت گیر ہیں لیکن ایک دوسرے کے لیے

نہربانی، رحم اور کریمانہ جذبات رکھتے ہیں۔“ ۲۶۲

اور کچھ لوگوں کو سراہتے ہوئے کہتا ہے:

”وہ لوگ جو ایک دوسرے کو صبر اور مرحمت اور لطف کی

سفرش کرتے ہیں۔“ ۲۶۳

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:
 دو تین گروہ ایسے ہیں جن کی دعا یقیناً مستجاب ہوتی ہے ان میں
 وہ مسلمان شخص شامل ہے جو ایسے مسلمان کے لیے دعا کرے
 جس نے اس کی غمخواری کی ہو اور اسی طرح ایک مسلمان کی
 اس شخص پر لعنت قبول ہوتی ہے جو اس کی مدد کر سکتا ہو
 اور اس کی شدید حاجت پوری کر سکتا ہو لیکن ایسا نہ کرے۔“ ۲۶۴

۲۴ مجالست اور ہم نشینی

اسلام نے رفاقت اور ہم نشینی کے موضوع کو بے حد اہمیت دی ہے اور اپنے پیروؤں کو ہمیشہ نیک لوگوں کی رفاقت اور ہم نشینی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”جب تم بہشت کے باغوں میں سے کسی باغ کا دروازہ اپنے سامنے کھلا دیکھو تو اس سے استفادہ کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بہشت کا باغ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے ہماری مراد با ایمان اور ایسے اشخاص کی مجالس اور محافل ہیں جو اپنے خدا پر عقیدہ رکھتے ہیں“ ۲۶۵

خدا نے عزوجل اپنے پیغمبر ﷺ کو حکم دیتا ہے:

”و (اے رسول ﷺ!) جو لوگ اپنے پروردگار کو صبح سویرے اور چھٹی کے وقت یاد کرتے اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں ہیں ان کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو

اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا میں زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا۔“ ۲۶۶

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے لیکن بدوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔“ ۲۶۷

”و لوگوں میں سے سعادت مند ترین شخص وہ ہے جو شریف لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہو۔“ ۲۶۸

”و انسان ہمیشہ اپنے رفیق اور ہم نشین کے ساتھ ہم فکر اور ہم عقیدہ ہوتا ہے۔“ ۲۶۹

اور پھر پیغمبر اکرم ﷺ اچھے ہم نشین کو یوں متعارف کراتے ہیں:

”و وہ شخص جس کا دیکھنا تمہیں خدا کی یاد میں مصروف کر دے جس کی گفتار تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔“ ۲۷۰

اسلام کہتا ہے کہ دو ساتھیوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے واعظ ہوں اور ہر ایک دوسرے کے عیوب کی نشاندہی کریں۔ بہترین ساتھی وہ شخص ہے جو اس وظیفے کو بہتر طور پر انجام دے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میرا محبوب ترین دوست وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتلائے۔“ ۲۷۱

دو جو شخص اپنے ساتھی کو غلطی پر پائے اور اسے روک سکتا ہو اور
ایسا نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔“ ۲۷۲
اسلام مسلمانوں کو صالح اشخاص کی رفاقت کی اس قدر ترغیب دیتا
ہے کہ امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

دو جو شخص اپنے قلب سے وعظ اور اپنے نفس سے گناہ سے منع
کرنے والا نہ رکھتا ہو اور اس کا کوئی صالح رفیق اور دوست بھی
نہ ہو جو اس کی رہنمائی کرے اس پر دشمن ریاشیطان ہوسار
ہو جاتا ہے۔“ ۲۷۳

اسی طرح پست اور نادان افراد کی ہم نشینی سے بھی منع فرمایا
گیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
دو لوگوں میں سے دانا ترین وہ شخص ہے جو نادان لوگوں سے
دور بھاگے۔“ ۲۷۴

امیر المومنین عليه السلام فرماتے ہیں:
”بدوں کے ساتھ ہم نشینی نیکوں کی بد بینی کا باعث ہوتی ہے۔“ ۲۷۵
دو بڑا ساتھی وہ ہے جو خدا کی معصیت کو انسان کی نظر میں
اچھا کر کے دکھائے۔“ ۲۷۶

پیشوا یا ان اسلام نے ان لوگوں کے ساتھ مجالست اور رفاقت
سے منع فرمایا ہے جو عالی صفات اور اخلاقی فضائل سے عاری ہوں۔

امام محمد باقر عليه السلام فرماتے ہیں:
”داحق، بخیل، بزدل اور دروغگو شخص کی رفاقت اختیار نہ

کر و کیونکہ ”احمق“ ساتھی یہ خیال کرتے ہوئے کہ تمہیں فائدہ پہنچا رہا ہے تمہیں نقصان پہنچاتا ہے اور ”نجیل“ دوست تم سے لے تو لیتا ہے لیکن تمہیں دیتا نہیں۔ ”بزدل“ ہم نشین (خطرے کے وقت) تم سے اور اپنے ماں باپ سے فرار اختیار کرتا ہے اور ”دروغگو“ (جو بہت جھوٹ بولے) ایسی بہت سی باتیں کہتا ہے جنہیں قبول نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا اس کے نظریات اور خیالات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔“ ۲۷۷

رسول اکرم ﷺ نے بُرے ہم نشین کو ”مردے“ کا نام دیا ہے اور فرماتے ہیں:

”دو مردوں کے ساتھ ہم نشینی انسان کے دل کو مار دیتی ہے اور مردے وہ لوگ ہیں جو ایمان گم کر چکے ہیں اور احکام سے دُور جا پڑے ہیں۔“ ۲۷۸

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”اپنے دوستوں کو دو خصلتوں سے آزماؤ کہ اگر وہ ان دونوں کے مالک ہوں تو ان سے رفاقت کرو ورنہ ان سے دُوری اختیار کرو (اور وہ دو خصلتیں یہ ہیں): فرضیہ نماز اپنے وقت پر سجا لانا اور راحت اور پریشانی میں اپنے دینی بھائیوں سے نیکی کرنا۔“ ۲۷۹

خوش روئی اور حُسنِ خلق ۲۵

بہت سے لوگ سعادت اور شقاوت کو دولت، شخصیت، رتبے اور حکومت جیسے عوامل کا نتیجہ سمجھتے ہیں لیکن اسلام سعادت کا ماخذ ان چیزوں کو گردانتا ہے جو انسان کی روحانی اور اخلاقی قدر و قیمت بڑھا دیں اور پیشوایانِ اسلام کے اقوال کے ضمن میں اس کے عناصر کی تشریح کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک حُسنِ خلق اور خوش روئی ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حُسنِ خلق انسان کی سعادت کے عوامل میں سے ایک

(عامل) ہے۔“ ۲۸۰

اسی بنا پر یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں کہ خداوندِ عالم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نیک صفت کے ساتھ سراہتا ہے اور فرماتا ہے:

”تم نیک اور بزرگ اخلاق کے مالک ہو۔“ ۲۸۱

اور پھر اسلام کی تیز رفتار ترقی کی بنیاد بھی اسی عامل کو قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے:

و اگر تم تند مزاج اور سخت ہوتے تو یہ تمام لوگ تمہارے
ارد گرد سے پر اگندہ ہو گئے ہوتے۔“ ۲۸۲
اسلام حسنِ خلق اور نیک سلوک کو خاص مقام دیتا ہے۔
امام علی ؑ فرماتے ہیں:

و جس شخص کا اخلاق بہتر ہو اس کا ایمان زیادہ کامل ہوتا ہے۔“ ۲۸۳
امام صادق ؑ فرماتے ہیں:
و جس شخص کا سلوک زیادہ اچھا ہو وہ دوسروں سے زیادہ
عقلمند ہوتا ہے۔“ ۲۸۴

و خدا تعالیٰ نے تمہیں دینِ اسلام دیا ہے۔ تم بھی اس کی اچھی
طرح نگہداشت کرو اور وہ اس طرح کہ بخشنے والے اور خوش
اخلاق بنو۔“ ۲۸۵

اسلام بعض اوقات دینی آثار کے ذریعے لوگوں کو نیک سلوک
اور حسنِ خلق کی جانب متوجہ کرتا ہے۔

رسولِ اکرم ؐ فرماتے ہیں:

و جو شخص نیک اخلاق کا مالک ہو اس کا ثواب اس شخص کی
مانند ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور عبادت کرتا ہو۔“ ۲۸۶
و جو چیزیں ہماری بیشتر اہمیت کو بہشت میں لے جائیں گی
وہ خدا کا خوف اور نیک اخلاق ہیں۔“ ۲۸۷

امام صادق ؑ فرماتے ہیں:

و خدا تعالیٰ حسنِ خلق اور خوش اخلاقی کے بدلے خدا کی راہ
میں جنگ کرنے کا ثواب دیتا ہے۔“ ۲۸۸

دو خوش اخلاقی گناہوں کو اسی طرح پگھلا دیتی ہے اور ختم کر دیتی ہے
 جیسے سورج برف کو روئے زمین پر پگھلا دیتا ہے۔“ ۲۸۹
 ”اور (اس کے مقابلے میں) بد اخلاقی انسان کے نیک اعمال کو
 اسی طرح خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔“ ۲۹۰
 پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”بد اخلاق شخص کبھی بھی گناہوں سے توبہ نہیں کر سکتا کیونکہ
 جب کبھی وہ ایک گناہ ترک کرتا ہے اس سے زیادہ بڑے
 گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“ ۲۹۱

اور کبھی (اسلام) ان اجتماعی اور شخصی محرومیوں کا ذکر کرتا ہے
 جن سے انسان کو بد اخلاقی کی وجہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور کبھی وہ
 نعمتیں بیان فرماتا ہے جو حسنِ خلق کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔
 امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”لوگوں سے نیکی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا شہروں کو
 آباد کرتا ہے اور عمروں کو بڑھاتا ہے۔“ ۲۹۲

”بد اخلاق شخص عذاب اور رنج میں مبتلا رہتا ہے۔“ ۲۹۳
 رسول اکرم ﷺ اپنے قرابت داروں کو فرماتے ہیں:
 ”اے عبدالمطلب کے فرزندو! تم روپے پیسے سے سب
 لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے لیکن ان کے سامنے خندہ پیشانی
 اور نیک اخلاق کے ساتھ آؤ تاکہ وہ تمہیں محبوب سمجھیں
 کیونکہ مال خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو محدود ہوتا ہے
 لیکن حسنِ خلق اور خوش روئی کا سرمایہ ختم ہونے والا نہیں۔“ ۲۹۴

خوش اخلاقی کیا ہے؟

ایک دفعہ لوگوں نے امام صادق علیہ السلام سے نیک اخلاق کے بارے میں سوال کیا۔ جواب میں آپ نے فرمایا:
” نیک اخلاق یہ ہے کہ تو لوگوں کے ساتھ مہربانی اور لطف سے پیش آئے اور ان سے اچھی باتیں کہے اور ان کے سامنے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔“ ۲۹۵

۲۶ عہد و پیمان کا وفا کرنا

”وفا“ کا لفظ ایک مقدس لفظ ہے جو ہر جگہ احترام سے یاد کیا جاتا ہے اور اسے غیر معمولی اہمیت دی جاتی ہے۔

عہد و پیمان کا وفا کرنا اسلام کے نقطہ نظر سے انسانی فضائل کا عالی ترین جزو شمار کیا گیا ہے اور یہ :

”نیکو کار شخص اُسے سمجھتا ہے جو اپنا پیمان وفا کرتا ہے“ ۲۹۶
 قرآن مجید صریح حکم دیتا ہے :

”و اپنا وعدہ وفا کرو کیونکہ وعدے کا حساب کتاب لیا جاتا ہے“ ۲۹۷

اور خدا تعالیٰ اپنے بزرگ پیغمبر اسمعیل عليه السلام کو ان الفاظ میں

سراہتا ہے کہ :

”و وہ وعدے کا پکا اور رسول اور پیغمبر بننا“ ۲۹۸

اسلام کی نظر میں وعدہ وفائی کو دین کا ایک رکن سمجھا گیا ہے۔

امام علی عليه السلام فرماتے ہیں :

”و عہد و پیمان کا وفا کرنا دیندار لوگوں کی نشانیوں میں سے ہے“ ۲۹۹

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنا وعدہ پورا نہ کرے وہ دین نہیں رکھتا“ ۳۰۰

”جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ جب وعدہ کرتا ہے تو اسے وفا کرتا ہے“ ۳۰۱

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”وعدہ وفائی ایمان کی نشانیوں میں سے ہے“ ۳۰۲

اسلام پیمان شکنی کو نفاق کی نشانیوں میں شمار کرتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”چار چیزیں ایسی ہیں جو جس شخص میں ہوں وہ منافق ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے“ ۳۰۳

پیغمبروں کی روش

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے قرآن مجید حضرت اسمعیلؑ کو ”صداق الوعد“ ہونے کی بنا پر سراہتا ہے۔

امام الصادقؑ فرماتے ہیں:

”آپ نے (یعنی حضرت اسمعیلؑ نے) ایک شخص سے مکے سے باہر ”صفاح“ نامی ایک مقام پر ملنے کا وعدہ کیا اور وہاں کافی مدت تک قیام فرمایا لیکن وہ شخص نہ آیا۔ مکے کے لوگ آپ کو ڈھونڈ رہے تھے اور انھیں پتا نہیں چلتا تھا کہ آپ کہاں ہیں حتیٰ کہ ایک شخص کی آپ سے ملاقات

ہو گئی اور اس نے عرض کیا: اے پیغمبر خدا! ہم تو آپ کے بعد ضعیف ہو گئے اور ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے یہاں رکنے کا وعدہ کر رکھا ہے اور جب تک وہ نہ آئے میں یہاں سے حرکت نہیں کروں گا۔ لوگ اس شخص کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے دشمن خدا! تو خدا کے پیغمبر سے وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے؟ اس شخص کو خیال آگیا اور وہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے خدا کے پیغمبر! مجھے معاف کر دیجئے میں اپنا وعدہ بھول گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بارے میں مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔“ ۳۰۴

نیز امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے وعدہ فرمایا کہ جب تک وہ واپس نہیں آئے گا آپ ایک پتھر پر بیٹھے رہیں گے وہ شخص چلا گیا اور سورج نکل آیا اور گرمی ہو گئی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ دھوپ سے سائے میں تشریف لے آئیں تو کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اس شخص کے ساتھ اس جگہ کا وعدہ کر رکھا ہے اور اگر وہ نہیں آتا تو میں قیامت تک یہیں رہوں گا“ ۳۰۵

درحقیقت پیشوایان اسلام کا یہ عمل عہد و پیمانہ وفا کرنے کی اہمیت اُجاگر کرنے کے لیے ایک سبق ہے۔ یہ وہی اصول ہے جس پر اجتماعی زندگی میں صحیح صحیح عمل کرنے سے بہت سے دلزدہ دور ہو سکتے ہیں۔

ہر کام میں مشورہ کرو

۲۷

ہر شخص کو اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ اپنی زندگی کی مشکلات کس طرح حل کرے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی کیا تدبیر کرے۔ مشکلات پر قابو پانے کا ایک بہترین طریقہ مشورہ کرنا اور دوسروں کی سوچ بچار کی مدد حاصل کرنا ہے۔

امام علی ؑ فرماتے ہیں:

”و مشورے جیسا کوئی سہارا نہیں“ ۳۰۶

”و مشورہ کرنا عین ہدایت ہے“ ۳۰۷

امام صادق ؑ فرماتے ہیں:

”کوئی شخص مشورے کی وجہ سے گمراہی میں نہیں پڑتا“ ۳۰۸

اور رسول اکرم ؐ یوں فرماتے ہیں:

”و کاموں میں احتیاط کا راستہ یہ ہے کہ سمجھدار لوگوں سے

مشورہ کرو اور جو کچھ وہ کہیں اس کے مطابق کرو“ ۳۰۹

قرآن مجید پیغمبر اسلام ؐ کو حکم دیتا ہے:

۱۳۰

”اپنے اصحاب سے مشورہ کریں“ ۳۱۰

اور ان لوگوں کو سراہتا ہے :

”جو دعوتِ حق قبول کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے

امور میں باہم مشورہ کرتے ہیں“ ۳۱۱

اسلام خود سری اور خود رانی سے منع فرماتا ہے۔

امام علی ؑ کا ارشاد ہے :

”جو شخص اپنی من مانی کرے وہ مقصود کو نہیں پہنچتا لیکن اگر لوگوں کے ساتھ مشورہ کرے تو ان کی عقل میں شریک ہو جاتا“ ۳۱۲

امام صادق ؑ فرماتے ہیں :

”جو شخص اپنی ضد پر اڑا رہے وہ اونچی چٹان کے سرے

پر بیٹھا ہوتا ہے“ ۳۱۳

امام علی ؑ اپنے فرزند محمد کو فرماتے ہیں :

”جو شخص اپنی کہی ہوئی بات پر اصرار کرے وہ اپنے آپ کو مشکلات

میں مبتلا کر لیتا ہے اور جو شخص لوگوں کی آراء سے مدد حاصل

کرے وہ غلطی اور لغزش کے مقامات سے آگاہ ہو جاتا ہے“ ۳۱۴

کن لوگوں سے مشورہ کیا جائے؟

اسلام اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان اپنے کاموں کے سلسلے

میں ہر کہ و مر سے مشورہ کرے بلکہ وہ ان لوگوں کا تعارف کراتا ہے جو

مشورہ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

امام صادق ؑ فرماتے ہیں :

”اپنے کام میں اس شخص سے مشورہ کرو جو اپنے پروردگار
سے ڈرتا ہو“ ۳۱۵

”ہمیشہ عاقل اور پارسا لوگوں سے مشورہ کرو کیونکہ ایسے افراد
خیر کے علاوہ کچھ نہیں کہتے اور ان کی مخالفت نہ کرو کیونکہ ایسا
کرنے سے تمہارے دین اور دنیا کو نقصان پہنچے گا“ ۳۱۶
ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

”مشورے کی کچھ حدیں ہیں جن کی رعایت کرنی چاہیے ورنہ اس
کا نقصان فائدے سے بڑھ کر ہوگا۔ ضروری ہے کہ جس شخص سے
تم مشورہ کرو وہ عاقل، آزاد، ہمدرد اور سمجھدار ہو تاکہ تمہارا مقصد
سمجھ جائے کیونکہ اگر وہ عاقل ہو تو تمہیں نفع پہنچے گا اور اگر آزاد
اور متدین ہو تو تمہیں نصیحت کرنے اور تمہاری رہنمائی کرنے
کی کوشش کرے گا اور اگر واقعی ہمدرد ہو تو تمہارے بھید
چھپائے گا اور اگر وہ تمہارا مقصد بھی ٹھیک ٹھیک سمجھ جائے
تو مکمل مشورہ انجام پائے گا“ ۳۱۷

اسلام اس معاملے میں لوگوں کے رتبے اور مقام کو دخل نہیں
دیتا اور جیسا کہ ہم نے دیکھا خدا تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ کو حکم دیتا
ہے کہ اپنے اصحاب سے مشورہ کریں۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”..... یہ گمان نہ کرو کہ انسان مشورہ کرنے سے حقیر ہو
جاتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ اسے بڑا بناتا ہے اور اسے بہترین اور
کام کرنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے قریب

ہو جاتا ہے“ ۳۱۸

امام رضا علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار (امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام) کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”و حالانکہ آپ سب لوگوں سے زیادہ عقل رکھتے تھے اس

کے باوجود اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی غلام سے مشورہ

کرتے تھے اور فرماتے تھے: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ

مشکل کو اس کی زبان کے ذریعے حل کر دیتا ہے“ ۳۱۹

اسلام ایسے لوگوں سے مشورہ کرنے سے منع فرماتا ہے جن میں

اچھی صفات نہ ہوں اور جو ناپسندیدہ خصلتوں کے مالک ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام علی علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

”بزدل شخص سے مشورہ نہ کرو کیونکہ وہ معاملات کو تمہارے

لیے مشکل بنا دے گا اور حریص اور لالچی انسان سے مشورہ

نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں ایک کام کی ترغیب دے گا اور تمہاری

خواہش کو شدید تر کر دے گا اور اس کام میں مصلحت

کی رعایت نہیں کرے گا۔“ ۳۲۰

مشورے میں خیانت نہ کرو

اسلام لوگوں کو مشورے کی دعوت دیتے ہوئے مسلمانوں کو

تاکیدی حکم دیتا ہے کہ کبھی بھی کسی کو مشورہ دینے کے سلسلے میں

خیانت نہ کریں اور بھلائی سوچیں اور اپنی حقیقی رائے کا اظہار کریں۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ میں اس شخص سے بیزار ہوں جو کسی مسلمان کو مشورے
کے سلسلے میں دھوکا دے۔ ۳۲۱

وہ مشورہ دینے والا امین شمار ہوتا ہے (یعنی اسے خیانت
نہیں کرنی چاہیے)۔ ۳۲۲

سفر کی راہ میں

۲۸

چونکہ زمین کی سیر اور دنیا کے مختلف مقامات تک سفر کرنے سے زندگی کی بہت سی نعمتیں اور کامیابیاں اور گونا گوں تجربات میسر آتے ہیں اس لیے پیشوا یا انِ اسلام نے لوگوں کو سفر اور زندگی کے لائحہ عمل میں وقتی تغیر و تبدل کا شوق دلایا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :
دو سفر کرو تاکہ صبح و سالم رہو۔ سفر کرو تاکہ استفادہ اور غنیمت حاصل کرو ۳۲۳

لیکن مسافر شخص کے گھر سے نکلنے اور دوبارہ وطن واپس آنے تک کے لیے متعدد احکام دیے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک نفسیاتی اور اجتماعی نقطہ نگاہ سے اہمیت کا حامل ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر پر تیار ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اپنے لیے ایک اچھا ساتھی حاصل کرے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

”میں تمہیں بتاؤں کہ لوگوں میں سے بدترین کون ہے؟ وہ شخص جو تنہا سفر کرے اور مہمان کو اپنے پاس سے بھگا دے اور اپنے غلام کو مارے“ ۳۲۳

اسلام ہر موقع پر لوگوں کو خدا تعالیٰ کی جانب متوجہ کرتا ہے اور اسی لیے حکم دیتا ہے کہ مسافر شخص چلتے وقت دعا مانگنا نہ بھولے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”ایک مسافر کی اپنے خاندان کے لیے بہترین سرپرستی یہ ہے کہ روانگی کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اور کہے: ”اے پروردگار! میں اپنا آپ، اپنا خاندان، اپنا مال، اپنے فرزند، اپنی دنیا اور آخرت، اپنی امانتیں اور عاقبتِ کار سب تیرے سپرد کرتا ہوں اور تیرے پاس امانت رکھتا ہوں“ بلاشبہ جو شخص یہ عمل انجام دیتا ہے وہ جو کچھ مانگتا ہے خدا تعالیٰ اسے دیتا ہے اور اسے اور جو کچھ اس سے متعلق ہو اس کی حفاظت کرتا ہے“ ۳۲۵

جو کچھ عرب گمان کرتے تھے اور کسی گھڑی کو سفر کے لیے نیک اور کسی کو بد سمجھتے تھے اس کے برعکس اسلام کہتا ہے کہ جب تم سفر کرنا چاہو تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرو اور اس کی راہ میں خرچ کرو۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”صدقہ دے اور جیب جی چاہے گھر سے باہر جا“ ۳۲۶

اور پھر جیب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا بعض دنوں مثلاً بدھ کو سفر کرنا مکروہ ہے تو آپ نے فرمایا:

”جب بھی تو سفر کرنا چاہے اپنا سفر صدقے سے شروع کر

اور آیتہ الکرسی پڑھ " ۳۲۷

اور پھر امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
"میرے والد بزرگوار جب مہینے کے آخری بدھ کے دن یا کسی
ایسے دن سفر کرتے تھے جس دن سفر کرنا لوگ اچھا نہیں سمجھتے
تو صدقہ دیتے تھے اور گھر سے روانہ ہو جاتے تھے " ۳۲۸
ہم سفر لوگوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ کمالِ محبت رکھیں
اور اپنا سفر ہنسی خوشی اور لبثا شت سے ختم کریں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

و مسافر کی بڑائی اس میں ہے کہ اپنے زادِ سفر اور توشے میں
دوسروں کو بھی شریک کرے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ
خوش اخلاقی سے پیش آئے اور ان سے ہنسی مذاق کرے
بشرطیکہ اس سے خدا کا گنہگار نہ ہو " ۳۲۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

و سفر کے دوران بزرگواری اس میں ہے کہ تو زیادہ اور عمدہ
زادِ سفر اور توشے لے کر چلے اور اپنے ساتھیوں میں بانٹے جب
تو اپنے ہم سفروں سے جدا ہو تو ان کے بھیدوں کی حفاظت
کرے۔ سفر کے دوران ان سے کافی ہنسی مذاق کرے لیکن
یوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دے " ۳۳۰

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

و نیک کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ جب کچھ لوگ سفر
پر روانہ ہوں تو جو زادِ سفر اور توشہ ان کے پاس ہو وہ مل کر

کھائیں کیونکہ یہ کام ان کے لیے بھی زیادہ گوارا اور اخلاق کے
نقطہ نگاہ سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ ۳۳۱
دومرد کی بڑائی اس میں ہے کہ سفر کے وقت اپنے ساتھ کافی
زاد اور توشہ لے کر چلے۔ ۳۳۲

ہم سفر ساتھیوں کو چاہتے ہیں کہ سب اپنے آپ کو ایک دوسرے کے
برابر سمجھیں اور دوسروں پر برتری نہ جتائیں اور ہر شخص اس بات پر فخر
کرے کہ وہ دوسروں کی زیادہ خدمت کر سکتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
و ایک گروہ کا بزرگ وہ ہے جو سفر میں ان کا خدمت
گزار ہو۔ ۳۳۳

و ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ چند لوگوں کے ہمراہ سفر کر
رہے تھے۔ سفر کے دوران طے ہوا کہ ایک گوسفند ذبح کر کے
کھانا تیار کیا جائے۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک نے
کہا کہ میں گوسفند ذبح کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں اور
دوسرے نے اس کی کھال اتارنا قبول کیا۔ تیسرے نے گوشت
کی بوٹیاں بنانے کی ذمہ داری لی اور یہ فیصلہ ہوا کہ ایک
چوتھا شخص گوشت پکا کر کھانا تیار کرے گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہم جلانے کی لکڑیاں لائیں
گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس
کام کی ذمہ داری بھی لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہمیں معلوم
تھا کہ تم یہ کام کر سکتے ہو لیکن خدا تعالیٰ اپنے اس بندے

سے خوش نہیں ہوتا جو ساتھیوں کے ہمراہ ہو اور اپنے لیے
مخصوص مقام چاہے۔ پھر آنحضرت ﷺ اُٹھے اور
لکڑیاں جمع کرنے لگے۔“ ۳۳۴

”نیز امام سجادؑ ہمیشہ ایسے لوگوں کے ساتھ سفر
کرتے تھے جو آپ کو نہیں پہچانتے تھے اور آپ ان سے یہ طے
کر لیتے تھے کہ اپنے ہم سفروں کے خدمت گزاروں میں شامل
رہیں گے۔ ایک دفعہ آپ کچھ لوگوں کے ہم سفر تھے۔ راستے
میں ایک شخص کی نظر آپ پر پڑی اور اس نے آپ کو پہچان
لیا۔ وہ آپ کے ہمراہیوں کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا تم جانتے
ہو یہ شخص کون ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا
یہ علی ابن الحسینؑ ہیں۔ جب ان لوگوں کو پتا چلا تو آپ
کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے پھر عرض کیا: یا بن رسول اللہ ﷺ
کیا آپ ہمیں جہنم کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں؟ آپ ہی
بتائیں کہ اگر ہم اپنا ہاتھ یا زبان آپ کی جانب دراز کرتے تو کیا
ہلاک نہ ہو جاتے؟ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا:
میں ایک دفعہ کچھ لوگوں کے ہمراہ سفر کر رہا تھا جو مجھے جانتے تھے
اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر میرا احترام کرتے تھے جس
کا میں مستحق نہیں تھا۔ مجھے خوف پیدا ہوا کہ کہیں تم بھی ایسا
ہی نہ کرنے لگو اور اسی لیے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنا تعارف
نہ کراؤں۔“ ۳۳۵

اسلام یہ حکم بھی دیتا ہے کہ ہم سفروں کے حق کا احترام کیا جائے

اور اسے اچھے طریقے سے ادا کیا جائے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

و اگر ایک مسافر راستے میں بیمار ہو جائے تو اپنے ہم سفروں پر
حق رکھتا ہے کہ وہ اس کی خاطر تین دن تک رُکے رہیں۔ ۳۳۶
اسلام حکم دیتا ہے کہ جب تم اپنے ہم سفر سے جدا ہونا چاہو تو چند قدم
تک اس کی مشایعت کرو اور پھر اسے خدا حافظ کہو۔

امام صادق ﷺ فرماتے ہیں:

و ایک دفعہ امام علی ﷺ ایک ذمی (ایسا غیر مسلم جو اسلام
کی پناہ میں زندگی بسر کر رہا ہو) کے ہم سفر ہو گئے۔ ذمی شخص
نے آپ کی منزل مقصود پوچھی۔ آپ نے فرمایا: میں کوفہ جا رہا
ہوں۔ جب وہ ایک دورا ہے پر پہنچے تو حضرت کوفہ کا راستہ
چھوڑ کر اُس راستے پر چلنے لگے جس پر اُن کا ہم سفر جا رہا تھا۔
ذمی کو تعجب ہوا اور اس نے پوچھا: کیا آپ کوفہ نہیں جا رہے
تھے؟ آپ نے فرمایا: کیوں، کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا:
کوفہ کا راستہ تو وہ ہے اور آپ اسے پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ آپ نے
فرمایا: مجھے علم تھا۔ اس نے عرض کیا: اگر یہ بات ہے تو پھر آپ
میرے ساتھ کیوں چلے آئے؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اچھی رفاقت
یہ ہوتی ہے کہ انسان جدا ہوتے وقت اپنے رفیق کی مشایعت کرے
اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔
ذمی متعجب ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہے؟
آپ نے اس کے سوال کا جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ کہنے لگا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے ان کی متابعت بلا وجہ نہیں کی۔
 لوگ ان کے ان اچھے اخلاق پر فریفتہ ہو گئے ہیں اور اسی لیے انھوں
 نے ان کی متابعت کی ہے لہذا میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ میں
 آپ کے دین پر ہوں۔ پھر وہ ذمی امام علی ؑ کے ساتھ
 کوفہ چلا آیا اور جب اسے آپ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ
 امیر المومنین علی ؑ ہیں، تو آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔“ ۳۳۷
 اسلام اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ جب انسان سفر سے لوٹے تو سوغات
 لانا نہ بھولے خواہ وہ تھوڑی سی ہو کیونکہ یہ چیز مسافر اور اس کے گھر والوں کے
 مابین محبت پیدا کرتی ہے۔

امام صادق ؑ فرماتے ہیں:

”اگر تم میں سے کوئی شخص سفر اختیار کرے اور پھر واپس لوٹنا چاہے
 تو اسے چاہیے کہ حسبِ توفیق اپنے گھر والوں کے لیے سوغات
 لائے۔ خواہ وہ ایک پتھر ہی ہو۔“ ۳۳۸

اسلام حاجیوں اور دوسرے ایسے اشخاص کا جو مذہبی مسافرت پر جائیں
 خصوصی احترام ملحوظ رکھتا ہے۔

امام سجاد ؑ فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص خانہ خدا کی زیارت کرنے والے کسی شخص کی
 مسافرت کے دوران اس کے گھر کے کام انجام دے تو اسے اتنا
 ثواب ملتا ہے گویا کہ اس نے خود مکہ معظمہ جا کر حجرِ اسود کو بوسہ
 دیا ہو۔“ ۳۳۹

آپ یہ بھی فرماتے ہیں:

”اے وہ لوگو جو حج کو نہیں گئے ہو! حاجیوں کو خوش کرو اور ان سے مصافحہ کرو اور ان کا احترام کرو کیونکہ یہ عمل تمہیں ان کے ساتھ ثواب میں شریک کرتا ہے۔“ ۳۴۰

اور بالآخر اسلام حکم دیتا ہے کہ مسافر کو چاہیے کہ جس طرح اس نے اپنا سفر عبادت اور یادِ خدا سے شروع کیا تھا اسی طرح اسے خدا کی جانب توجہ سے کر ختم کرے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب مسافر سفر سے لوٹے اور اپنے گھر میں وارد ہو تو اسے چاہیے کہ جب تک اپنے بدن پر پانی گرا کر اسے پاک صاف نہ کر لے اور پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اور سجدہ کر کے سو مرتبہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہ کر لے اس وقت تک کوئی اور کام شروع نہ کرے۔“ ۳۴۱

یہ تصور نہیں کرنا چاہیے کہ ایک اجتماعی تحریک اور انقلاب خواہ اس کی بنیاد کتنی ہی حق طلبی اور حق جوئی پر رکھی گئی ہو مخالفتوں اور رکاوٹوں سے دوچار ہوئے بغیر کوئی پیشرفت کر سکتا ہے۔ یہ ایک طبعی امر ہے کہ خود غرض افراد جن کے مفادات خطرے میں پڑتے ہیں یا وہ لوگ جو حقیقت کا صحیح ادراک نہیں کر سکتے اور اس تحریک کو ممکنہ طور پر اپنے مصالح کے خلاف سمجھتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے اس نئے نظام کو درہم برہم کر دیں اور اس کے راستے میں روکاؤٹیں کھڑی کریں۔

اسلام کا مقدس آئین بھی جس نے فقط چند انفرادی واجبات اور محرمانہ پراکتفا نہیں کیا بلکہ ایک صحیح اور مفید اجتماعی پروگرام کے اجرا کو اپنا اولین مقصد قرار دیا ہے اس فطری قانون سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔

ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں جو مقابلے اور تصادم رونما ہوتے ہیں ان میں پیش قدمی کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے فداکاری اور جانبازی کی ضرورت ہوتی ہے جسے اسلام نے "جہاد" اور خدا کی راہ میں

جانبازی کے نام سے ان تمام مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے جو اس کی صلاحیت رکھتے ہوں اور دوسری خاص شرائط پوری کرتے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مقدس آئین جو انفرادی اور اجتماعی احکام کا مجموعہ ہے فقط اسی وسیلے سے رونق اور عظمت حاصل کر سکتا ہے۔

امام علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 و خدا تعالیٰ نے جہاد کو اسلام کی عزت اور عظمت کی حفاظت کی غرض سے واجب قرار دیا ہے " ۳۴۲

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 و جہاد کرو تاکہ اپنے فرزندوں کے لیے عزت اور بزرگواری یادگار کے طور پر چھوڑ جاؤ " ۳۴۳

و خوبیاں تلوار کے سائے کے نیچے ہیں اور فقط تلوار ہی لوگوں کو قائم رکھتی ہے (اور انھیں راہ راست پر چلاتی ہے) تلوار درخ اور بہشت کی کنجی ہے " ۳۴۴

امام علی رضی اللہ عنہ دنیا اور آخرت کی نیک نختی جہاد کے سائے کے نیچے سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں:

و خدا تعالیٰ نے جہاد کو واجب کیا اور اسے عظمت بخشی اور اپنے دین کا (یا اور قرار دیا۔ خدا کی قسم جہاد کے بغیر دین اور دنیا نہیں سنور سکتے " ۳۴۵

ظاہر ہے کہ اگر اس مقدس فریضے کی انجام دہی میں سستی برتی جائے اور مسلمان اپنے آپ پر بے حسی کی کیفیت طاری کر لیں تو یہ پلک آئین غیروں کے تجاوزات اور دست اندازیوں کی نذر ہو کر موزور ہو جائے گا

اور افراد بھی ذلیل اور ایک بیگانہ حکومت کے محکوم ہو جانے کے علاوہ
انفرادی عقائد اور احکام کے نقطہ نگاہ سے بتدریج مفتوح اور مغلوب
ہو جائیں گے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
وَجَوْشَخْصٍ جِهَادٍ كَوْتَرَك كَرْتَا هَيْ خَدَا تَعَالَى اُسے ذلیل کرتا ہے اور
زندگی میں محتاج کر دیتا ہے اور دین میں بھی وہ ہلاکت اور
ضلالت کا شکار ہو جاتا ہے " ۳۴۶

امام علیؑ فرماتے ہیں:
وَجِهَادٍ اَوْ خَدَا كِي رَا هِ مِي جَنْكٍ بَهِيْشْتِ كِي دَر وَا زُو مِي مِي
سے ایک دروازہ ہے جسے خدا نے اپنے خاص بندوں کے لیے
کھول رکھا ہے۔ جہاد پر سہیزگاری کا لباس اور خدا کی محکم زرہ اور
قوی سپر ہے۔ جو شخص اپنی مرضی سے جہاد سے پہلو تہی کرے خدا
اُسے ذلت دیتا ہے اور مختلف مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔
نتیجے کے طور پر وہ زبون اور بے بس ہو جاتا ہے اور بے عقلی
میں مبتلا ہو جاتا ہے اور چونکہ وہ اس اہم رکن کو معمولی سمجھتا
ہے اس لیے راہِ حق سے منحرف ہو جاتا ہے اور بدبختی میں مبتلا
ہو جاتا ہے اور اسے عدل اور انصاف سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ " ۳۴۷
خدا نے عز و جل نے اس عظیم فریضے کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ
قرآن مجید کی ۱۴۰ سے زیادہ آیات میں اس کے بارے میں بحث فرمائی
اور مجاہدین اور جنگجوؤں کو بلند مقام اور عظمت بخشی ہے اور فرماتا ہے:
وَجُو لُوْكَ خَدَا كِي رَا هِ مَارِي كِي هِي اَنْهِي مَرُوْه نَه سَمَجُو بَلِكِه وَه زَنْدِه

ہیں اور اپنے پروردگار سے رزق پاتے ہیں۔ جو کچھ خدا نے
 اپنی نہربانی سے انھیں دیا ہے اس سے خوش ہیں اور ان لوگوں
 کے مقدر سے بھی شادمان جو سچھے سچھے آرہے ہیں اور ابھی ان
 سے نہیں آملے۔ انھیں کوئی خوف و ہراس نہیں اور وہ غمگین نہیں
 ہوتے۔ وہ خدا کی نعمت اور کرم سے اور اس بات سے خوش
 ہیں کہ خدا ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“ ۳۴۸

نیز جب امام علی ؑ اپنے اصحاب اور رفقاء کو جہاد کی ترغیب
 دے رہے تھے ایک جوان اٹھا اور آپ سے ایک اسلامی جنگجو اور سرباز
 کے ثواب کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا:

دو میں رسول اکرم ﷺ کی صف میں اونٹ پر سوار تھا اور
 ہم جنگ ”ذات السلاسل“ سے لوٹ رہے تھے۔ یہی سوال
 (خدا کی راہ میں جنگ کرنے والے کا ثواب) میں نے آنحضرت
 سے کیا۔ آپ نے فرمایا: جب مسلمان جنگجو جہاد کا ارادہ کرتے
 ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے لیے دوزخ کی آگ سے آزادی مقرر فرما
 دیتا ہے اور جب وہ جہاد کے سفر پر آمادہ ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ
 فرشتوں کے سامنے ان کے وجود پر فخر کرتا ہے اور جب وہ اپنے
 گھر والوں کو الوداع کہتے ہیں تو درود یوار اور مکان ان پر روتے
 ہیں اور وہ اپنے گناہوں سے اسی طرح خارج ہو جاتے ہیں جس طرح
 سانپ اپنی کینچی سے باہر آجاتا ہے۔“ ۳۴۹

و اسلام جہاد کو ہر ایک کے لیے واجب نہیں گردانتا اور اس نے
 عورتوں اور بوڑھے مردوں اور نابیناؤں اور مفلوج اشخاص اور

ان لوگوں کو جو مالی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہوں جہاد کے
قانون سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔“ ۳۵۰

اسلام جنگجو سپاہیوں کو بڑی ممتاز حیثیت دیتا ہے۔
امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

”تین گروہ ایسے ہیں جن کی دعا مستجاب ہے اور ان میں سے ایک
گروہ جنگجوؤں کا ہے لہذا اس بات کا خیال رکھو کہ تم انہیں
ان کی غیر حاضری میں کس طرح یاد کرتے ہو؟“ ۳۵۱

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”جو شخص کسی سپاہی کا پیغام پہنچائے وہ اس شخص کی مانند
ہے جس نے ایک غلام آزاد کیا ہو اور وہ اس کے جہاد کے ثواب
میں شریک ہے۔“ ۳۵۲

”اور جو شخص ایک سپاہی کی حوصلہ افزائی کرے اور اسے آفرین
کہے قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کا استقبال کریں گے
اور اسے سلام کہیں گے۔“ ۳۵۳

میدان جنگ میں

۳۰

جو لڑائیاں ظہورِ اسلام سے قبل اور اسی طرح غیر مسلم اقوام کے مابین اسلام کے بعد واقع ہوتی تھیں ان میں سپاہیوں کے لیے قتل اور ہتکِ ناموس اور مال کی چوری کی کوئی رکاوٹ یا ممانعت نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے درمیان جنگ کسی عقیدے اور قانون اور انسانیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ طاقت اور دھونس کی بنا پر ہوتی تھی۔ تاہم اسلام کے ظہور کے ساتھ جہاد کے موضوع پر ایک نیا باب کھل گیا کیونکہ اسلام نے ہر قسم کی لشکر کشی اور معرکہ آرائی سے منع فرما دیا بجز اس کے کہ وہ ظلم و تعدی کی روک تھام یا فتنہ و آشوب کی آگ سرد کرنے کے لیے ہو۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

”اِنَّ لَوْكُوْنَ سَعَىٰ خَدَا كِي رَاہ مِيں جَنگ كِر و جَو تَم سَعَىٰ جَنگ كِر تے
ہيں اور ظلم و تعدی روانہ رِھو كِيونكہ خدَا ظالمون اور تجاوز كِر نے
والون كو دوست نهيں رِھتا“ ۳۵۴

لہذا یہ امر واضح ہے کہ اسلام کی جنگیں ظلم و ستم کی روک تھام کے

علاوہ کسی مقصد سے نہیں لڑی گئیں اور ان میں اس کے علاوہ کوئی سیاسی یا اقتصادی عوامل کارفرما نہیں تھے۔

قرآن مجید ایک اور آیت میں فرماتا ہے:

و ان سے لڑو تا کہ فتنہ باقی نہ رہے اور خدا کا دین اپنے انتشار اور عمومیت کے معاملے میں خود غرض لوگوں اور شورش پسندوں کی رکاوٹوں اور طالع آزمائیوں سے امان میں رہے اور اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز رہیں (تو ان کے ساتھ مت لڑو کیونکہ) تجاوز ستمگروں کے علاوہ کسی پر نہیں ہے۔“ ۳۵۵

یہ آیت اور اس سے ملتی جلتی آیات اسلامی جنگوں کا اصلی مقصد واضح کر دیتی ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی اس بارے میں جاہلانہ اور خود غرضانہ گفتگوؤں کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔

اور یہ اسی مقصد کی تائید کے لیے ہے کہ اسلامی افواج اس امر کی پابند ہیں کہ جب ان کا کسی گروہ اور قوم سے آنا سامنا ہو تو پہلے مرحلے پر انہیں اسلام کی دعوت دیں اور ان کے مسلمان ہو جانے پر یا جزیہ ادا کرنے پر ان سے صلح صفائی پر آمادگی کا اظہار کریں۔

رسول اکرم ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا:

”کسی شخص سے اُسے اسلام کی دعوت دیے بغیر مت لڑو۔ خدا کی قسم! اگر خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر ایک شخص کو ہدایت کر دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تمہاری حکومت اس پر ہو جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔“ ۳۵۶

اسلام کہتا ہے کہ مسلمان سپاہیوں کو چاہیے کہ اپنا اصلی مقصد ہمیشہ پیش نظر

رکھیں اور یہ یاد رکھیں کہ جہاد کا مقصد فتنے کی آگ کو ٹھنڈا کرنا، ظلم و ستم کی روک تھام کرنا اور خدا تعالیٰ کے آئین کی طرف دعوت دینا ہے۔ انہیں یہ بھی چاہیے کہ اپنے جنگی نعروں کو ہمیشہ خدا کے نام کے ساتھ وابستہ رکھیں۔
امام علیؑ فرماتے ہیں:

”رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جنگ سے پہلے اپنے لیے ایک نعرہ معین کر لو اور اس ضمن میں خدائے بزرگ کے نام کا ذکر کرو یا ۳۵۷
پھر اسلام یہ بھی فرماتا ہے کہ صرف ان لوگوں سے جنگ کرو جو اس مقدس ہدف کے لیے رکاوٹ ہوں اور اس کے راستے کا روڑا ہوں۔
رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”ان کے (مشرکین کے) بوڑھے مردوں اور بچوں کو آزار نہ دو“ ۳۵۸
مختصر یہ کہ ہر اس عمل سے منع فرمایا گیا ہے جو اس مقدس مقصد کے منافی ہو۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں:
”و جب کبھی رسول اکرم ﷺ جنگ کے لیے شکر بھیجنے کا ارادہ کرتے تھے تو ان لوگوں کو بلا بھیجتے تھے اور انہیں اپنے سامنے بٹھا کر فرماتے تھے: خدا کا نام لے کر اور خدا کی راہ میں اور پیغمبر (ﷺ) کے طریقے کے مطابق کوچ کرو۔ اپنے دشمنوں سے خیانت نہ کرو اور ان کا مثلہ نہ کرو اور ان کے ساتھ فریب کاری نہ کرو۔ بوڑھے ضعیف آدمی اور عورت اور بچے کو قتل نہ کرو۔ درخت مت کاٹو بجز اس کے کہ ایسا کرنے پر مجبور ہو جاؤ۔ ہر چھوٹا بڑا مسلمان ایک مشرک کی جانب متوجہ ہو اور اسے پناہ دے۔ وہ امان میں

ہوگا تاکہ اللہ کا کلام سُنے۔ اگر وہ تمہاری متابعت کر لے تو تمہارے
 دینی بھائیوں میں شمار ہوگا اور اگر انکار کر دے تو اسے اس کے
 گھر پہنچا دو اور خدا سے مدد طلب کرو۔“ ۳۵۹
 یہاں ایک مطلب باقی رہ گیا ہے جو اسلام کی خصوصیات میں شمار
 ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر مسلمان یہ حق رکھتا ہے کہ مشرکین میں سے ایک
 یا بیشتر دس اشخاص تک کہا گیا ہے) کو امان دے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”و سب مسلمانوں کی ذمے داری اور ضمانت یکساں ہے اور
 ان میں سے چھوٹے سے چھوٹا بھی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔“ ۳۶۰
 امام صادق علیہ السلام اس جملے کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں:
 ”اگر اسلامی لشکر مشرکین کی ایک جماعت کو محاصرے میں لے
 لے اور پھر مشرکین کا ایک آدمی آکر کہے کہ مجھے امان دو تاکہ
 میں تمہارے بورگ سے ملاقات کر سکوں اور اس سے بات
 چیت کروں اور ایک چھوٹے سے چھوٹا مسلمان اسے امان
 دے دے تو بڑے سے بڑے مسلمانوں کے لیے لازم ہے
 کہ اس کی دی ہوئی امان کا احترام کریں۔“ ۳۶۱

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”امام علی علیہ السلام نے ایک امان یافتہ مملوک کو مشرکین کے
 قلعوں میں سے ایک قلعے کے لیے کافی سمجھا اور فرمایا کہ وہ
 بھی مومنین کا ہی ایک فرد ہے۔“ ۳۶۲

اس مطلب سے اسلام کے عام سپاہیوں کی شخصیت کے احترام

اور مسلمانوں کی برابری کے موضوع کے علاوہ اس بات کا پتا بھی چلتا ہے کہ
اسلام جنگ کے خاتمے کے لیے ہر فرصت سے استفادہ کرتا ہے اور ایسا
عذر تلاش کرتا ہے جس کے ذریعے جھگڑے کا پُر امن طور پر خاتمہ ہو جائے۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

دو اگر مسلمانوں کا ایک دستہ ایک شہر کا محاصرہ کر لے حتیٰ کہ
اس کے باشندے تنگ آجائیں اور ان سے امان کی درخواست
کریں اور مسلمان کسی وجہ سے ان کی درخواست رد کر دیں اور
انہیں امان نہ دیں لیکن اس کے باوجود وہ (یعنی محصور لوگ) یہ
گمان کریں کہ انہیں امان دے دی گئی ہے اور اطاعت قبول کر لیں
تو وہ امان میں ہوں گے " ۳۶۳

۱۳۱ گزستی عدالت پر

اگرچہ اسلام نے پہلے مرحلے میں تنازعہ اور اختلاف سے منع فرمایا ہے اور امام علی ؑ فرماتے ہیں کہ :

«اختلاف اور نزاع سے بچو کیونکہ یہ دینی بھائیوں کے دلوں کو ایک دوسرے کے بارے میں مکدر کر دیتا ہے اور

ان کے درمیان نفاق کا کاٹنا اگاتا ہے» ۳۶۴

لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جب افراد کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں تو بعض اوقات وہ فیصلہ کرانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں اسلام حکم دیتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے رجوع کریں جو قضاوت یعنی فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

امام علی ؑ قضاوت کے لیے باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

«بہترین لوگ وہ ہیں جو عادلانہ فیصلے کرتے ہیں» ۳۶۵

نیز ایسے لوگوں کی تشخیص کے لیے آپ مالک اشتر کو یہ ہدایت

فرماتے ہیں:

دو لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کے لیے ملک کے سب سے زیادہ دانشمند شخص کا انتخاب کرو۔ ایک ایسا شخص جس کے لیے یہ کام کٹھن نہ ہو اور مقدمہ کے فریقین اس پر اپنی رائے نہ ٹھونسیں وہ غلطی پر جمانہ رہے اور حقیقت کو پہچان لینے پر اس کی جانب بازگشت کرنے میں درماندہ اور عاجز نہ ہو۔ اس کی طبیعت طبع پر مائل نہ ہو اور فیصلہ کرنے میں مختصر غور و فکر پر اکتفا نہ کرے اور شبہات کی صورت میں خوب غور کرے۔ ہر چیز سے زیادہ دلیل پر بھروسہ کرے اور فریقین مقدمہ کی لمبی چوڑی وضاحتوں سے اکتانہ جائے۔ حقیقت واضح کرنے کے لیے سب سے زیادہ باصبر ہو اور حقیقت واضح ہونے پر اس کا فیصلہ قطعی اور واضح ہو۔ ایک ایسا شخص جسے لوگوں کی مدح و ثنا مغرور نہ کرے اور وہ دھوکے باز لوگوں کی باتوں سے متاثر نہ ہو اور ایسے لوگ کم ہی ملتے ہیں۔“ ۳۶۶

اسلام نے عورتوں کو قاضی کے فرائض انخابام دینے سے منع فرمایا ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

دو عورت کو نہ ہی قضاوت کرنی چاہیے اور نہ ہی حکمران ہونا چاہیے۔“ ۳۶۷

اسلام غیر عادلانہ قضاوت کو بڑی شدت سے روکتا ہے اور بے انصاف قاضیوں کو سختی سے دھمکاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے:

” ایک جگہ انھیں فاسق“ ۳۶۸

”وایک جگہ ظالم“ ۳۶۹

”اور تیسرے موقع پر کافر کہا ہے“ ۳۷۰

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و اگر کوئی شخص دو درہم کے بارے میں بھی اس کے برعکس حکم دے

جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تو وہ کافر ہے“ ۳۷۱

اور ان سب باتوں کے علاوہ اسلام اس صورتِ حال کا نتیجہ یہ تیار
دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت منقطع ہو جاتی ہے۔

امام الصادق فرماتے ہیں:

”و جب حکام اپنے حکم میں نا انصافی کریں تو آسمان میں بھڑکے

سے اجتناب برتنا ہے“ ۳۷۲

اور پھر اس لیے کہ قاضی کی حیثیت بالکل واضح ہو جائے رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں:

”و قاضی کی زبان آگ کے دو شعلوں کے درمیان ہے حتیٰ کہ وہ

فیصلہ کرے اور اس کی تقدیر معین ہو جائے۔ اگر وہ عادلانہ

فیصلہ دے تو بہشت کی جانب اور اگر نا انصافی کرے تو دوزخ

کی جانب بھاگتا ہے“ ۳۷۳

اسلام نے ایک قاضی کے لیے کچھ احکام دیے ہیں جن سے اس سخت

اہتمام کی مکمل نشاندہی ہوتی ہے جو یہ مقدس آئین عدالت کے اصولوں

کی خاطر کرتا ہے۔

امام علی علیہ السلام محمد بن ابی بکر کو جو آپ کی جانب سے مصر کا حاکم تھا

یوں ارشاد فرماتے ہیں:

”اپنے پر وبال کو اہل مصر کے لیے بچھا دے اور اپنے پہلو کو ان کے لیے ہموار رکھ اور ان کے سامنے کشادہ رُورہ حتیٰ کہ ان کی جانب دیکھنے میں بھی مساوات کا لحاظ رکھ تاکہ بڑے اپنے مفاد کی حفاظت کی خاطر تیرے ظلم و ستم کی خواہش نہ کریں اور کمزور و ناتوان لوگ تیرے عدل اور درستکاری سے مایوس نہ ہو جائیں“ ۳۷۴

نیز رسول اکرم ﷺ حکم دیتے ہیں:

”جو شخص لوگوں کے مابین فیصلے کرنا چاہے اسے چاہیے کہ ان کے درمیان ہر لحاظ سے عدالت کی رعایت کرے۔ یہاں تک کہ دیکھنے، اشارہ کرنے اور جگہ کا تعین کرنے کے سلسلے میں بھی ان کے درمیان کوئی فرق نہ رکھے اور ایک کے لیے اپنی آواز بلند نہ کرے بجز اس کے کہ دوسرے سے بھی اسی انداز میں گفتگو کرے“ ۳۷۵

”لہذا جب امام علیؑ نے ایک مقدمے کی انجام دہی کے سلسلے میں ابوالاسود دہلی کو اپنا نمائندہ بنایا اور مقدمے کے اختتام پذیر ہونے سے پہلے ہی اسے معزول کر دیا اور اس نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے دیکھا کہ تیری آواز تیرے ساتھی سے زیادہ بلند تھی“ ۳۷۶

اسلام نے قاضی کو طرفین میں سے کسی کی مدد کرنے سے منع فرمایا ہے خواہ اس مدد کی نوعیت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

”لہذا رسول اکرم ﷺ نے حاکم کی جانب سے گواہ کی رہنمائی

کرنے کی ممانعت فرمائی ہے“ ۳۷۷

اس غرض سے کہ لوگوں کی قاضی تک ہر وقت رسائی ہو سکے اسلام نے

اُسے اپنے لیے حاجب اور دربان تعینات کرنے سے منع فرمایا ہے۔
رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص کسی طرح بھی لوگوں پر ولایت رکھتا ہو اور اپنے لیے
حاجب مقرر کرے قیامت کے دن خدا تعالیٰ بھی اس پر مہربانی
کی نگاہ نہیں ڈالے گا حالانکہ وہ اس دن محتاج اور ضرورتمند ہوگا۔“ ۳۷۸
”نیز امام علیؑ شرح کو حکم دیتے ہیں کہ وہ مسجد کو راور
اُس جگہ کو جو لوگوں کی دسترس میں اور کھلی کچھری کی شکل اختیار
کر لے، اپنی کچھری قرار دے اور گھر پر فیصلے کرنے سے
پرہیز کرے۔“ ۳۷۹

”ظاہر ہے کہ ایک ایسے شخص کے لیے جسے بھوک لگ رہی
ہو یا جو غصے میں ہو یا جس پر نیند کی غنودگی طاری ہو صحیح فیصلے
کرنا مشکل ہے لہذا رسول اکرم ﷺ نے قاضی کو ان حالتوں
میں قضاوت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ ۳۸۰

یہاں قابل توجہ بات یہ ہے کہ اسلام نے اس بات کا اطمینان
کرنے کے لیے کہ قاضی اور دوسرے حکام لوگوں کے درمیان کسی قسم کا
فرق روا نہ رکھیں ان لوگوں سے خرید و فروخت اور تجارت کرنے سے
منع کیا ہے جو انھیں جانتے ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اس وسیلے سے وہ آپس
میں تعلقات پیدا کر لیں یا ان میں دوستی کی بنیاد پڑ جائے اور اس بنا پر
وہ منصفانہ فیصلے نہ کر سکیں۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”و اگر والی تجارت کرے تو وہ عدالت کی رعایت نہیں کر سکتا۔“ ۳۸۱

” یہ بھی نقل کیا گیا ہے :

” ایک دفعہ امام علی ؑ ایک پیراہن خریدنے کے لیے بازار تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کا آنا سامنا دو ایسے دکانداروں سے ہوا جو آپ کو جانتے تھے۔ آپ نے ان سے پیراہن خریدنے سے اجتناب کیا اور ایک تیسرے شخص سے جو آپ سے واقف نہ تھا مطلوبہ پیراہن تین درہم میں خرید لیا۔“ ۳۸۲

اسلام نے قاضی کو فریقین دعویٰ میں سے کسی کو مہمان بنانے سے منع کیا ہے۔

” ایک شخص امام علی ؑ کا مہمان ہوا اور پھر اپنے مخالف کے ساتھ دادخواہی کے لیے آیا۔ جب امام علی ؑ اس کا مقصد سمجھ گئے اور یہ جان لیا کہ یہ اسی غرض سے اتنے دن ہمارا مہمان رہا ہے تو آپ کو بے حد کوفت ہوئی اور فرمایا: ہمارے پاس سے دُور ہو جاؤ کیونکہ رسولِ اکرم ﷺ نے طرفینِ دعویٰ میں سے کسی کی ضیافت کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ ۳۸۳

رشوت دینے والا اور رشوت خوار

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ اسلام نے رشوت دینے اور رشوت لینے کی بیخ کنی کے لیے بے حد کوشش کی ہے۔

” چنانچہ بہت سی روایات میں رشوت لینے والے شخص کو کافر کہا گیا ہے۔“ ۳۸۴

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

دو خدا تعالیٰ رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور ان
 کے درمیان جو دلال ہو ان سب پر لعنت کرے۔ "۳۸۵
 آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:
 دو رشوت لینے سے بچو کیونکہ یہ کام کفر ہے اور رشوت لینے والے
 شخص کے نتھنوں میں بہشت کی بو نہیں پہنچتی۔ "۳۸۶
 اور اسی مقصد کے پیش نظر امام علی علیہ السلام مالک اشتر کو حکم
 دیتے ہیں کہ:-

دو اسے (قاضی کو) اتنا دو اور اس کی زندگی کو اتنا آسودہ کر دو کہ
 اس کا عذر جاتا رہے اور اسے لوگوں کی احتیاج نہ ہو ورنہ رشوت
 لینے کے لیے بہانہ نہ پیدا کر سکتے۔ "۳۸۷

کام اور محنت

۳۳

اگرچہ اسلام کا اصلی ہدف لوگوں کی ہدایت اور ان کی فکر اور رُوح کی عظمت اور روحانی فضائل کی ترقی ہے لیکن وہ ایک صحیح اور آبرو مندانہ معیشت کو بھی جو اس ہدف کے حصول کے حتمی مقدمات میں سے ہے، بے حد اہمیت دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ان دونوں کو باہم مربوط سمجھتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اقتصادی وضع کی ترقی سے رُوح کے ارتقا کی بھی بہتر کوشش کی جاسکتی ہے اور اس کے برعکس ایک نادار شخص جلد ہی طرح طرح کی سرکشیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”پرہیزگاری تک پہنچنے کے لیے دولت اچھی معاون ہے۔“ ۳۸۸

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وآخرت کی نعمتوں تک پہنچنے کے لیے دنیا اچھی مددگار ہے۔“ ۳۸۹

اسلام لوگوں سے کہتا ہے کہ دوسروں پر تکیہ نہ رکھو اور انھیں

امیر کی نگاہ سے مست دیکھو کیونکہ اور چیزوں کے علاوہ یہ سچی ممکن ہے کہ
دوسروں کا محتاج بن کر انسان بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو جائے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

»وہ شخص خدا کی رحمت سے دور ہے جو دوسروں پر تکیہ رکھے اور

معاشرے پر بوجہ ہو۔“ ۳۹۰

یہی وجہ ہے کہ اسلام ہمیشہ لوگوں کو کام اور محنت کی ترغیب دیتا ہے
اور سستی اور کاہلی سے منع فرماتا ہے۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

»جو بندہ بیکار ہو خدا اُسے دشمن رکھتا ہے۔“ ۳۹۱

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

»تین گروہ ایسے ہیں جن کی دعا مستجاب نہیں ہوتی (ان میں سے)

ایک وہ شخص ہے جو گھر میں بیٹھا رہے اور رزق کے پیچھے نہ جائے

اور کہے: یا خدا! مجھے روزی دے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میں

نے تیرے لیے روزی کمانے کا دروازہ کھول نہیں دیا؟“ ۳۹۲

»اپنی ضروریات زندگی حاصل کرنے سے کبھی بیزار نہ ہو۔ ہمارے

بزرگ بھی روزی کے حصول کے لیے ہاتھ پیر مارتے تھے اور

اسے طلب کرتے تھے۔“ ۳۹۳

امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

»خدا تعالیٰ امین محنت کش کو دوست رکھتا ہے۔“ ۳۹۴

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

»جو شخص اپنی روزی حلال طریقے سے طلب کرے تاکہ اس کے

ذریعے اپنے اور اپنے خاندان کے اخراجات پورے کر سکے وہ
 اس شخص کی مانند ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرے۔“ ۳۹۵
 یہی وجہ ہے کہ بہت سے پیشوایانِ دین بھی ہمیشہ کام میں مشغول رہتے
 تھے اور جب ظاہر بن لوگ جو یہ گمان کرتے تھے کہ دینِ اسلام محض چند
 روکھی پھکی عبادات کا مجموعہ ہے، ان پر اعتراض کرتے تھے تو بڑے سخت
 جوابات سے دوچار ہوتے تھے۔

دو چنانچہ محمد ابن منکدر کہتا ہے کہ ایک دن میں سخت گرمی کے
 عالم میں شہرِ مدنیہ سے باہر نکلا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے
 مجھے دیکھ لیا۔ آپ کا بدن فرہ اور بھاری تھا آپ نے دو
 غلاموں کے کندھوں پر سہارا لے رکھا تھا۔ میں نے
 دل میں سوچا: سبحان اللہ! (عجیب بات ہے!) بزرگانِ
 قریش میں سے ایک بوڑھا شخص اس وقت اپنی دُنیا
 میں مصروف ہے۔ مجھے چاہیے کہ اسے نصیحت کروں۔
 چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے
 بلند آواز سے جواب دیا جب کہ پسینہ ان کے چہرے سے
 بہہ رہا تھا۔ میں نے کہا: خدا آپ کا مہلا کرے، آپ
 بزرگانِ قریش میں سے ایک بوڑھے شخص ہیں اور اس
 گرمی کے وقت اتنی تکلیف اٹھا کر اپنی دُنیا میں اس
 قدر مشغول ہیں۔ خیال کیجیے اگر اس وقت اس حال میں
 آپ فوت ہو جائیں تو کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا:
 اگر مجھے اس حالت میں موت آجائے تو یہ موت اس وقت آئی ہے

جب میں خدا تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہوں گا ،
ایک ایسی اطاعت جس کے وسیلے سے میں خور اور
میرے اہل خاندان تجھ سے اور دوسرے لوگوں سے
بے نیاز ہیں۔“ ۳۹۶

کھیتی باڑی پرورش حیوانات اور تجارت

گزشتہ بحث میں ہم نے دیکھ لیا کہ اسلام نے انسان کو بالعموم کام کی رغبت دلائی ہے اور کسب و کاری سے منع کیا ہے تاہم مشاغل کا ذکر کرتے وقت اس نے تین کاموں (زراعت، پرورش حیوانات اور تجارت) کا زیادہ نام لیا ہے اور انھیں زیادہ اہمیت دی ہے۔

(۱) کھیتی باڑی

بہت سے مواقع پر کھیتی باڑی کو محبوب ترین شغل شمار کیا گیا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا کی نظر میں کاموں میں کھیتی باڑی سے زیادہ محبوب

کام اور کوئی نہیں“ ۳۹۷

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ

کہتے ہیں کہ کھیتی باڑی ایک مکروہ اور ناپسندیدہ کام ہے: آپ نے فرمایا:

و وہ غلطی پر ہیں) کھیتی باڑی کرو اور درخت اگاؤ۔ خدا کی قسم کھیتی باڑی سے زیادہ اچھا اور کوئی کام نہیں“ ۳۹۸

و ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا مال اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی زراعت جو کسی شخص نے خود تیار کی ہو اور کٹائی کے وقت واجب حقوق ادا کر دیے ہوں“ ۳۹۹

اسلام کہتا ہے کہ کھیتی باڑی دولت کا منبع اور بیج ہے۔ لہذا امام علیؑ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

”جو شخص پانی اور مٹی رکھتا ہو اور اس کے باوجود نادار ہو تو خدا تعالیٰ اپنی رحمت اس سے دُور کر دیتا ہے“

(۲) حیوانات کی پرورش

اسلام کے نقطہ نگاہ سے برکت کے سرچشموں میں سے ایک حیوانات کا پالنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے قریبی لوگوں میں سے ایک سے دریافت کیا:

”و کیا وجہ ہے کہ تیرے گھر میں برکت کا سرچشمہ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا: ”برکت کس چیز میں ہے؟“ آپ نے فرمایا:

”دودھ دینے والی بھیر یا بکری ہیں کیونکہ جس شخص کے گھر میں دودھ دینے والی بھیر، بکری یا اونٹنی یا گائے ہو (وہ برکت کے سرچشمے کا مالک ہے) کیونکہ یہ چیزیں برکت کا موجب ہیں“ ۴۰۱

نیز آپ نے فرمایا:

”دگو سفند (بھیر یا بکری) رکھو، گوسفند اچھا مال ہے“ ۴۰۲

”تمہیں گوسفند پالنے چاہئیں اور کھیتی باڑی کرنی چاہیے۔“ ۴۰۳
 اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سر بلند، باعزت اور طاقتور رہیں
 لہذا وہ انہیں مختلف قسم کے سر بلندی کے وسائل حاصل کرنے کی ترغیب
 دیتا ہے۔ ان میں سے سواری کے جانور کے حصول کو خاص اہمیت دی گئی ہے

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اپنے لیے سواری کا ایک جانور رکھو کیونکہ یہ زینت ہیں اور
 ان کے ذریعے تم اپنی ضرورتیں پوری کر سکتے ہو اور ان کی روزی
 خدا کے پاس ہے۔“ ۴۰۴

پھر آپ فرماتے ہیں:

”مرد کی سعادت اور نیک نجاتی میں سواری کے جانور کا رکھنا
 شامل ہے تاکہ ضرورت کے وقت اس پر سواری کرے اور
 اس کے وسیلے سے اپنے مہائیوں کے حقوق انجام دے۔“ ۴۰۵
 ”نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کے جانور کو انسان کی
 نیک نجاتی میں شمار کیا ہے۔“ ۴۰۶

البتہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اس زمانے میں نقل و حمل کے وسائل
 حیوانات تک محدود تھے اور مشینی وسائل ایجاد نہیں ہوئے تھے۔
 بہر صورت شرآن مجید نے ہر قسم کے وسائل نقلیہ کی تخلیق کو انسان
 کے لیے ایک نعمت شمار کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان پر سواری کے دوران
 خدا تعالیٰ کو یاد کیا جائے۔

چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ:

”اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے (پیدا کیے) جن

جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھو اور جب ان پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور کہو: وہ خدا ہر عیب سے پاک ہے جس نے اس کو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے طاقتور نہ تھے کہ اس پر قابو پاتے اور ہم کو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے“ ۴۰۷

(۳) تجارت

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:
 ”اگر برکت کو دس حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان میں سے نو حصے تجارت ہوگی“ ۴۰۸
 ”وقیامت کے دن راستگو تاجر صدیقین کے ساتھ مشور ہوں گے“ ۴۰۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”دو تین گروہ ایسے ہیں جو بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہوں گے۔ عادل پیشوا اور راستگو تاجر اور وہ بوڑھا آدمی جس نے اپنی عمر خدا کی اطاعت میں انجام کو پہنچائی ہو“ ۴۱۰
 امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”تجارت میں مشغول رہو کیونکہ اس وسیلے سے تم لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ گے“ ۴۱۱
 اور دیگر مقامات پر امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تجارت انسان کی عقل بڑھاتی ہے“ ۴۱۲
”اور اس کا ترک کرنا عقل میں کمی پیدا کرتا ہے“ ۴۱۳
”تجارت سے ہاتھ مت کھینچو تا کہ تم خوار نہ ہو۔ تجارت کرو۔ خدا
تمہیں برکت عنایت فرمائے گا“ ۴۱۴

تجارت اور عبادت کی اہمیت

اسلام کے نقطہ نگاہ سے تجارت اور پیشے سمیت کام اور محنت کی اہمیت گزشتہ بحثوں سے اجمالی طور پر واضح ہو گئی ہے تاہم یاد رکھنا چاہیے کہ تجارت اس قدر قابل احترام چیز ہے کہ یہ خدا کی یاد اور عدالت کے اصولوں سے مربوط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید ان لوگوں کو سراہتا ہے:

”جنھیں تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی“ ۴۱۵
امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و جب تو لین دین میں مصروف ہو اور نماز کا وقت ہو جائے (تو اسے چھوڑ دے اور نماز کے لیے حاضر ہو) اور تجارت تجھے کسی صورت میں بھی اپنے آپ میں مشغول نہ کر دے کیونکہ خدا تعالیٰ ایک گروہ کی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے: ”وہ لوگ جنھیں تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی“ یہ وہ لوگ تھے جو تجارت کرتے تھے لیکن جب نماز قائم ہوتی تھی تو مسجد میں حاضر ہوتے تھے اور اپنا کام کاج چھوڑ دیتے

تھے۔ اس قسم کے لوگوں کا ثواب اور جزا ان لوگوں سے زیادہ ہے جو راہبوں کی طرح کام اور تجارت کو چھوڑ بیٹھیں اور فقط عبادت اور نماز میں مشغول رہیں“ ۴۱۶

لیکن کیا ہی بہتر ہو کہ انسان کی تجارت اور کاروبار اس کے اپنے شہر میں ہوتا کہ وہ اس ذریعے سے اپنے ہم وطنوں اور اہل شہر کی خدمت کر سکے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں :

”یہ مرد کی خوش بختی ہے کہ اس کی تجارت کا مکان اس کے اپنے شہر میں ہو اور وہ اچھے ساتھی اور مددگار اولاد رکھتا ہو“ ۴۱۷

اسلام میں ایسے معاملات جائز قرار دیے گئے ہیں جو فرد اور معاشرے کے لیے مفید ہوں لیکن سودی کاروبار جو مسلمہ طور پر صحیح معیشت کے لیے مضر ہے حرام اور ممنوع ہے لہذا اسلام حکم دیتا ہے کہ تجارت شروع کرنے سے پہلے ایک انسان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مسائل سے واقفیت حاصل کرے تاکہ حرام کا مرتکب نہ ہو۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا :

”و اول فقہ (شرعی مسائل کا سمجھنا) اور اس کے بعد تجارت“ ۴۱۸

”و اور جب کوئی شخص علم کے بغیر تجارت کرے تو وہ ربا (سود) کا مرتکب ہوگا“ ۴۱۹

اسلام میں وہ تجارت درست ہے جو اخلاق اور عالی صفات سے مربوط ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

”و جو شخص خرید و فروخت کرے وہ اپنے اندر پانچ صفات کی

حفاظت کرے ورنہ نہ کوئی چیز بیچے اور نہ خریدے۔ ربا (سور) سے
 پرہیز کرے۔ قسم کھانا ترک کرے۔ جنس کا عیب نہ چھپائے۔
 جب کوئی چیز بیچے تو اس کی تعریف نہ کرے اور جب کوئی چیز
 خریدے تو اس کے عیوب نہ گنوائے۔ “ ۴۲۰

امام علی ؑ فرماتے ہیں:

”اے بازار والو! خدا سے ڈرو اور لین دین میں قسم نہ کھاؤ کیونکہ
 گو قسم متاع (کی اہمیت) کو بڑھا دیتی ہے لیکن اس میں سے برکت
 اٹھالیتی ہے۔“ (۴۲۱)

اسلام ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسان کو خدا کی جانب متوجہ
 کرتا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب بازار میں جاؤ تو خدا کی طرف توجہ دو۔

امام صادق ؑ فرماتے ہیں:

”و جب تو بازار میں داخل ہو تو کہہ: یا خدا! میں تجھ سے بازار
 اور بازار والوں کی اچھالی چاہتا ہوں اور ان کے شر اور بدیوں
 سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے خدا! میں اس چیز سے تیری
 پناہ مانگتا ہوں کہ کسی پر ظلم کروں یا مظلوم بن جاؤں۔ اے خدا!
 میں شیطان اور اس کے لشکر سے فاسق اور گناہگار لوگوں کے
 آزار سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھے خدا کافی ہے اور اس کے علاوہ
 کوئی خدا نہیں۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں اور وہ عرش بزرگ
 کا پروردگار ہے۔“ (۴۲۲)

اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان تجارت کے اصولوں سے کما حقہ واقف
 ہوں اور تجارت میں ناواقفیت مکروہ ہے یہی وجہ ہے کہ جب ایک شخص

نے امام باقر علیہ السلام سے خرید و فروخت کی طرز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

”اگر تو نے اپنے بھائی کے ساتھ طے کیا ہو کہ تو جتنے میں خریدے گا اتنے میں ہی اس کے ہاتھ بیچ دے گا تو ایسا ہی کر۔ ورنہ خوب دیکھ بھال کر خرید و فروخت کر۔“ ۴۲۳

نیز فرماتے ہیں:

”خریدار سے زیادہ بائیں کرو کیونکہ یہ کام تمہارے لیے بہتر ہے۔ جو شخص خرید و فروخت میں مبتلا ہے فریب ہو جائے (دین کے نقطہ نگاہ سے) اسے کوئی اجر نہیں ملتا (صرف نقصان اٹھاتا ہے)۔“ ۴۲۴

لیکن یہ صورت اس وقت تک ہے جب تک آپس میں کوئی معاہدہ طے نہ پایا ہو اور اس کے بعد بیچنے والے اور خریدار میں سے کسی کو جنس کی قیمت کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا طے پانے کے بعد قیمت کم کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ ۴۲۵

لیکن مسلمان تاجر کو بے حوصلہ نہیں ہونا چاہیے اور بالفرض اگر ایک دن اسے کوئی منافع نہ ہو تو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”لوگوں پر بعض وقت ایسا آجاتا ہے کہ اپنے پروردگار کی شکایت کرتے ہیں اور مثلاً کہتے ہیں: خدا کی قسم میں نے فلاں دن سے اب تک کوئی منافع نہیں کمایا اور پورا وقت اپنے سرمائے سے

کھانا رہا ہوں۔ انھیں کیا ہو جاتا ہے؟ کیا انھیں سرمایہ خدا

نے نہیں دیا؟“ ۴۲۶

اسلام حکم دیتا ہے کہ اگر خریدار کوئی جنس خریدنے پر پشیمان ہو
تو بیچنے والا سودا فسخ کر دے اور وہ جنس اس سے قبول کر لے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو مومن بندہ مسلمان کی خرید و فروخت واپس کر دے خدا تعالیٰ

قیامت کے دن اس کی لغزشیں معاف کر دے گا۔“ ۴۲۷

”اسلام حکم دیتا ہے کہ دوسروں کے سودوں میں دخل نہ دو اور

انھیں ایک دوسرے سے الگ نہ کرو اور رسول اکرم

نے اس عمل سے منع فرمایا ہے۔“ ۴۲۸

اسلام بیچنے والوں کو حکم دیتا ہے کہ ہمیشہ اچھی جنس مہیا کریں۔

امام صادق علیہ السلام نے ایک گندم بیچنے والے سے فرمایا:

”اچھی جنس خرید اور اچھی جنس بیچ کیونکہ جب تو اچھی جنس بیچتا

ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تجھے اور یہ جنس تیرے ہاتھ بیچنے

والے کو برکت دے۔“ ۴۲۹

اسلام نے ذخیرہ اندوزی اور کسی چیز کو مہنگا ہونے کی خاطر روک

رکھنے کو بڑی سختی سے حرام قرار دیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص کچھ گندم خریدے اور اسے مہنگا ہو جانے کی خاطر چالیس

دن تک روکے رکھے اور اس کے بعد بیچ دے تو (اگر) اس

کی تمام قیمت صدقے کے طور پر دے دے تب بھی اس کے پہلے

گناہ کی تلافی نہیں ہو سکتی۔“ ۴۳۰

اصولاً اسلام کہتا ہے کہ اجناس کے لیے چور بازار قائم نہ کرو۔
دو ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ہزار دینار
دیے تاکہ ان کی خاطر تجارت کرے۔ اس نے جنس خریدی اور
سوداگروں کے قافلے کے ساتھ مصر روانہ ہو گیا۔ جب وہ لوگ
شہر کے دروازے پر پہنچے تو جو لوگ وہاں سے باہر آ رہے تھے
انہوں نے انہیں بتایا کہ تمہاری جنس اس شہر میں کمیاب ہے
اور اس کی بڑی مانگ ہے۔ جب ان لوگوں کو اس غیر معمولی
صورت حال کا علم ہوا تو ان سب نے مل کر قسم کھائی کہ ایک
دینار پر ایک دینار منافع سے کم قیمت پر نہیں جیں گے۔ اس
طرح حضرت کے غلام کو ہزار دینار پر ہزار دینار فائدہ ہوا۔ اس
نے یہ دونوں رقوم دو تھیلیوں میں ڈالیں اور جب مدینہ پہنچا
تو دونوں تھیلیاں حضرت کی خدمت میں پیش کر دیں حضرت
کو حیرت ہوئی اور اس سے ماجر پوچھا۔ جب سارا معاملہ آپ
کی سمجھ میں آ گیا تو اپنا اصل سرمایہ اٹھا لیا اور بقیہ منافع اس کی
طرف پھینک دیا اور فرمایا: ہمیں اس سود کی ضرورت نہیں۔
پھر آپ نے فرمایا: حلال مال حاصل کرنے کے مقابلے میں
تلوار کے ساتھ جنگ لڑنا زیادہ آسان ہے۔“ ۴۳۱

پیشوایان دین بازار کی وضع اور اس میں عدالت کے اصول کی رعایت
کو بے حد اہمیت دیتے تھے۔ امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کی تاریخ زندگی
کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ اپنی حکومت کے زمانے میں آپ ہر روز

کوفہ کے تمام بازاروں کا دورہ کرتے تھے اور جانچ پڑتال فرماتے تھے۔ اس وقت ایک مخصوص دو شاخہ تازیانہ آپ کے کندھے پر ہوتا تھا۔ آپ ہر بازار کے سرے پر کھڑے ہو جاتے اور بلند آواز سے یہ جملے ادا کرتے:

”اے بیوپاریو! خدا سے ڈرو! جو نہی آپ کی مبارک آواز بلند

ہوتی سب لوگ اپنا کام کاج چھوڑ دیتے اور بڑے غور سے آپ

کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ پھر آپ فرماتے (ہر چیز سے پہلے خدا کی

طرف متوجہ ہو اور اپنی بھلائی اس سے مانگو۔ کام کی برکت سے گھبراؤ

نہیں۔ گاہکوں کے نزدیک ہو جاؤ۔ اپنے آپ کو بردباری سے آراستہ

کرو۔ جھوٹ بولنے اور قسم کھانے سے پرہیز کرو۔ ظلم و ستم سے بچو اور

مظلوموں اور ستم رسیدہ لوگوں کا حق حاصل کرو (یعنی انھیں ان کا

حق دلاؤ) ربا (سود) کے نزدیک تک نہ بچھٹکو، کم نہ بیچو، لوگوں

کی اجناس کم کر کے نہ لو اور زمین پر فساد برپا نہ کرو“ ۴۳۲

پھر آپ تمام بازاروں میں گھومتے اور اس کے بعد لوگوں کے کام نٹانے

کے لیے اپنے مرکز کی جانب لوٹ جاتے۔

اسلام حکام شرع کو اجازت دیتا ہے کہ بیوپاریوں اور پیشہ وروں

کے کام کی (بالخصوص سامان تجارت کے منصفانہ نرخ متعین کرنے کے سلسلے

میں) مداخلت کریں۔

امام علی ؑ نے مالک اشتر سے فرمایا:

”بیوپاریوں اور پیشہ وروں کے بارے میں میری سفارش قبول

کرو اور انھیں نیکی کی وصیت کرو۔ خواہ وہ شہر میں مقیم ہوں

(اور تجارت کرتے ہوں) اور خواہ اپنے سرمائے کے ساتھ ادھر

اُدھر آتے جاتے رہتے ہوں اور خواہ ایسے لوگ ہوں جو اپنے بدن کی قوت کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہوں (اور کام کرتے ہوں) کیونکہ یہ فائدے اور منفعت کی جڑیں ہیں (اور ملک کی معیشت کے ستون ہیں) اور اسے دشوار گزار راہوں سے اور دور افتادہ بیابانوں اور سمندروں میں سے اور خطرناک پہاڑوں اور صحراؤں میں سے اور ایسے مقامات سے حاصل کرتے ہیں جہاں نہ کوئی رہتا ہے اور نہ وہاں جانے کی جرات کرتا ہے۔ یہ نرم اور سہوار لوگ ہیں جو کبھی بگاڑ نہیں کرتے اور صلح جو اور ادا ہیں جو ہرگز ہنگامہ برپا نہیں کرتے۔ اپنے سامنے اور شہر کے گوشوں میں ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھو۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود یہ یاد رکھو کہ ان میں سے کچھ لوگ سخت گیر اور بخیل ہوتے ہیں جو اپنے فائدے کے لیے اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور خرید و فروخت کے لیے اپنی مرضی سے نرخ متعین کرتے ہیں۔ یہ کام عوام کی زبان پر ہوتا ہے اور حکمران کے لیے بُرا ہے۔

لہذا ذخیرہ اندوزی کی روک تھام کرو کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اس بات کا خیال رکھو کہ ان کی خرید و فروخت شرافت کے ساتھ اور صحیح ترازوؤں کے ذریعے اور منصفانہ

نرخوں پر انجام پائے تاکہ سریدار اور بیچنے والے میں سے
کسی کے ساتھ اجماع (زیادہ وصول کرنا) یا زیادتی نہ ہو اور جو
شخص تمہارے منع کرنے کے باوجود ذخیرہ اندوزی کا مرتکب
ہو اسے مناسب سزا دو جو جرم کے مقابلے میں سخت
اور کڑی نہ ہو۔ ۴۳۳

گھر بار کی تشکیل (ازدواج)

۳۵

۱۲ جنسی قوت انسان کی دوسری جبلتوں کی طرح ایک ایسی طبعی چیز ہے جسے خدا تعالیٰ نے پہلے دن سے انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اس جبلت کا ازدواج کے ذریعے مثبت جواب نہ دیا جائے جو اس کا واحد شرعی اور قانونی طریقہ ہے تو پھر لوگ مجبوراً غیر قانونی اور غیر شرعی طریقوں سے استفادہ کریں گے اور یا یہ خداداد قوت کئی طور پر ضائع ہو جائے گی اور ان دونوں صورتوں میں دینی، اخلاقی، معاشرتی اور صحت سے تعلق رکھنے والی خرابیوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس معاملے کو بے حد اہمیت دی ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”وتم میں سے لپست ترین مرنے والے وہ مرد ہیں جن کی بیویاں

نہ ہوں۔“ ۳۴

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دو رکعت نماز جو ایک شادی شدہ شخص (متاہل) بجالائے اس

کی فضیلت اس ستر رکعت نماز سے زیادہ ہے جو ایک

غیر شادی شدہ شخص پڑھے " ۴۳۵

نیز پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"جو شخص شادی کرے وہ اپنے آدھے دین کو محفوظ کر لیتا ہے" ۴۳۶

و خدا تعالیٰ نے مجھے رہبانیت اور معاشرے سے کنارہ کشی کا

قانون دے کر نہیں بھیجا بلکہ ایک معتدل اور آسان دین کے ساتھ

مبعوث فرمایا ہے۔ میں روزہ رکھتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں

اور اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہوتا ہوں۔ جو شخص مجھے دست

رکھتا ہو وہ میری سنت کو اپنی روش قرار دے اور ازدواج میری

سنت ہے " ۴۳۷

وہ گہری دوستی اور محبت جو ازدواج کے ذریعے گھرانے میں پیدا

ہو جاتی ہے اور زندگی کو خوشگوار بنا دیتی ہے ایک قابل توجہ چیز ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

و خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تمہاری اپنی نوع سے

تمہارے لیے ہم سر (شوہر یا بیوی) پیدا کیے تاکہ ان سے تسکین

حاصل کرو اور تمہارے درمیان دوستی اور محبت پیدا کی " ۴۳۸

تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ازدواج محض جنسی خواہش

کی تسکین کے لیے نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس مقصد

سے ہونا چاہیے کہ اس وسیلے سے صالح اور مفید نسل وجود میں آئے

اور حق و صداقت کے پیروؤں کی تعداد بڑھے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

دو نکاح کرو اور فرزند وجود میں لاؤ تاکہ تم بڑھو کیونکہ میں قیامت کے دن اپنی اُمّت کی تعداد کی زیادتی پر فخر کرتا ہوں حتیٰ کہ سقط شدہ بچوں پر بھی۔“ ۴۳۹

دو باایمان افراد کو اپنے لیے ہم سر اختیار کرنے سے کون سی چیز باز رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ انہیں ایک فرزند عنایت فرمائے جو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ کر زمین کو وزنی کر دے۔“ ۴۴۰

بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو کئی ایک توہمات کی بنا پر اس اہم کام سے پہلو تہی کرتے ہیں بالخصوص انہیں یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ مالی الجھنوں میں پھنس جائیں۔ ایسے لوگوں سے کہنا چاہیے کہ مالی حالت کو ازدواج سے مانع نہیں ہونا چاہیے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص ناداری اور بیچارگی کے خوف سے ازدواج ترک کرے وہ خدا کے بارے میں بُرا گمان کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ ازدواج کریں، اگر وہ فقیر اور تنگ دست ہوں تو خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مستغنی اور بے نیاز کر دے گا۔“ ۴۴۱ اور آپ پھر فرماتے ہیں:

”روزی حاصل کرنے کے لیے ازدواج کرو کیونکہ برکت عورتوں میں رکھی گئی ہے۔“ ۴۴۲

اسلام اس بات کو بھی ایک قابل تعریف اور بہت بڑی خدمت قرار دیتا ہے کہ دو افراد کے ازدواج کے لیے کوشش کی جائے اور اس کی داغ

بیل ڈالی جائے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :
”جو شخص دو باایمان افراد کے ازدواج کے لیے کوشش کرے
تاکہ وہ ایک دوسرے سے مل جائیں خدا تعالیٰ اسے بہشتی
عورتیں عطا فرماتا ہے“ ۴۴۳

ہمسر (شوہر یا بیوی) کا انتخاب

اسلام نے ازدواج کو ایک مقدس اور الہی ہدف کا رتبہ بخشا
ہے اور اسی بنا پر ایمان اور دین کو ہمسر کے لیے اولین شرط قرار دیا ہے۔
رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”جو شخص ایک عورت کا انتخاب فقط اس کی خوبصورتی کے لیے
کرتا ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے اُس میں نہیں پاتا اور جو شخص ایک
عورت سے فقط اس کی دولت کی خاطر شادی کرتا ہے خدا تعالیٰ
اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے لہذا تم پر لازم ہے کہ ایک
باایمان اور دیندار ہمسر کا انتخاب کرو“ ۴۴۴

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

”جب ایک مرد ایک عورت سے دولت یا خوبصورتی کی خاطر
ازدواج کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے،
اور اگر وہ ایک باایمان اور دیندار عورت کا انتخاب کرے
تو خدا تعالیٰ دولت اور خوبصورتی دونوں اسے عطا کرتا ہے“ ۴۴۵
اسلام نادان اور احمق عورتوں سے ازدواج کرنے سے منع

فرماتا ہے۔

امام علیؑ کا ارشاد ہے:

”واجب اور نادان عورتوں سے ازدواج سے پرہیز کرو کیونکہ ان سے ہم صحبتی مصیبت ہے اور جو فرزند ان سے پیدا ہو وہ فضول اور ناکارہ ہوتا ہے۔“ ۴۴۶

گزشتہ نکات سے قطع نظر اسلام نے بیوی کے انتخاب کو شوہر کے میلان اور خواہش پر چھوڑ دیا ہے۔ کسی کی دخالت اور مرضی کو بے موقع شمار کیا ہے۔

”ایک شخص نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ میں ازدواج کرنا چاہتا ہوں اور میں نے ایک عورت کا انتخاب بھی کر لیا ہے لیکن میرے ماں باپ کی نظر کسی اور پر ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم جس عورت سے خود نکاح کرنا چاہتے ہو کرو اور دوسری کو رہنے دو۔“ ۴۴۷

ظاہر ہے کہ یہ اسی صورت میں ہے جب انسان ہمسر کے انتخاب میں وقتی جذبات اور خواہشات سے متاثر نہ ہوا ہو۔

ازدواج کی مشکل

یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ آجکل نوجوانوں کے لیے جو سب سے بڑی مشکل پیدا ہو گئی ہے اور جس کی وجہ سے وہ ازدواج سے بچنا چاہتے ہیں وہ بھاری نہر دیگر رسومات اور اکثر عورتوں کی بے جا توقعات ہیں۔

گو اسلام نے عورت کے نہر کو قانون کے نقطہ نگاہ سے اس کے مسلمہ حقوق کا جزو قرار دیا ہے اور خواہ وہ کتنا ہی بھاری کیوں نہ ہو مرد کو اس کی ادائیگی سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہیے۔
قرآن مجید فرماتا ہے:

و اگر ایک بیوی کی بجائے دوسری بیوی کا انتخاب کرنا چاہو اور ان میں سے ایک کو تم نے سونے اور چاندی سے پُرگائے کی ایک کھال (بطور نہر کے) دی ہو تو اس سے واپس نہ لو۔“ ۴۴۸

لیکن اخلاق کے نقطہ نظر سے اسلام بھاری نہر اور اسی طرح زیادہ توقت کو عورت کے منحوس ہونے کی نشانی شمار کرتا ہے اور ان عورتوں کو سراہتا ہے جن کا نہر مقابلتہ ہلکا اور اخراجات مقابلتہ کم ہوں اور وہ نسل بڑھانے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہوں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”نخوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت، سواری اور گھر۔ عورت کی نخوست اور شوم قدمی یہ ہے کہ اس کا نہر بھاری ہو اور وہ بڑی اولاد پیدا کرے“ ۴۴۹

”میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوں اور ان کا نہر کمتر ہو۔“ ۴۵۰

نیز امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عورت کی برکت اس کے اخراجات کم ہونا اور اس کا اچھی اولاد پیدا کرنا ہے اور اس کی نخوست اس کے اخراجات زیادہ ہونا اور اس کا بڑی اولاد پیدا کرنا ہے“ ۴۵۱

وہ پائیں

بیوی اور شوہر کو جانی جائیں

طلاق کے اعداد و شمار میں سال بہ سال اضافہ ہو رہا ہے اور گھریلو
تنازعات کا دیو زیادہ بھیانک تن و توش کے ساتھ اپنا چہرہ دکھا رہا
ہے۔ سبھی اس تا سفت انگیز صورتِ حال کی وجہ دریافت کرنے کی فکر میں
ہیں اور ابھی تک یہ نہیں سمجھ پاتے کہ یقینی طور پر اس کی سب سے بڑی
وجہ یہ ہے کہ گھرانے کے دو رکن (بیوی اور شوہر) اپنے وظیفے کی رعایت
نہیں کرتے۔

اسلام نے عورت اور مرد کے وظائف متعین کیے ہیں جن پر عمل
کرنے سے نہ صرف یہ کہ لڑائی جھگڑے اور طلاق کے واقعات بہت کم
ہو جائیں گے بلکہ گھر کے ماحول پر ایک قسم کی موثر اور محبت کی حکمرانی
ہوگی جو ان کی زندگیوں کو خوشگوار بنا دے گی۔

بیویوں کے وظائف

رسول اکرم ﷺ ایک اچھی عورت کا تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں:

وتمھاری عورتوں میں بہترین عورت وہ ہے جو بہت سے بچے پیدا کرے۔ محبت کرنے والی اور پاک دامن ہو اپنے خاندان میں عزت کے ساتھ اور شوہر کے مقابلے میں فروتنی سے زندگی گزارے۔ صرف اپنے شوہر کے لیے آرائش کرے اور دوسروں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔ اپنے شوہر کی بات سُننے اور اس کے حکم کی اطاعت کرے۔ خلوت میں اس کی خواہش قبول کرے اور اس کے مال کی نگہداشت کرے اور کبھی بھی اپنے مرد کی مانند اس میں سے خرچ یا بخشش نہ کرے“ ۴۵۲ پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”صاحبِ اسلام مرد کا سب سے بڑا منافع ایک ایسی مسلمان عورت ہے جس پر نظر ڈال کر وہ خوش ہو۔ جو اس کے احکام کی اطاعت کرے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے مال کی اور اپنے ناموس کی حفاظت کرے“ ۴۵۳ اسلام نے عورت کے مرد کے مقابلے میں فروتنی اختیار کرنے اور اس کا احترام کرنے کے بارے میں اسے بہت تاکید کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”اگر میں چاہتا کہ کسی کو حکم دوں کہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے یعنی

اگر خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز ہوتا، تو میں حکم دیتا کہ عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔“ ۴۵۴

نیز اسلام یہ تصریح بھی کرتا ہے کہ اگر عورت اس وظیفے کی انجام دہی سے عہدہ برآہو جائے تو وہ بہترین اعمال میں سے ایک عمل انجام دیتی ہے۔

ساتویں امام حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عورت کا جہاد اچھی شوہرداری ہے۔“ ۴۵۵

نیز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اگر عورت اپنے شوہر کا حق انجام نہ دے تو اس نے اپنے خدا کا حق انجام نہیں دیا۔“ ۴۵۶

شوہروں کے وظائف

یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ اسلام نے جہاں عورتوں کے لیے وظائف مقرر کیے ہیں وہاں عورتوں کے مقابلے میں مردوں کے لیے بھی بھاری وظائف معین فرمائے ہیں۔

اسلام حکم دیتا ہے کہ شوہر اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و خدا تعالیٰ اس مرد سے زیادہ خوش ہے جو اپنے اہل خاندان کے لیے آسائش کے زیادہ وسائل فراہم کرے۔“ ۴۵۷

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے خاندان کے لیے بہتر ہو۔“ ۴۵۸

”عورت کی نسبت سے مرد کا وظیفہ یہ ہے کہ خوراک اور لباس

کے معاملے میں اسے اپنے برابر قرار دے اور اسے تھپڑ نہ مارے اور اس کے ساتھ جھگڑانہ کرے“ ۴۵۹
 امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مرد کے لیے مناسب ہے کہ اپنی بیوی اور بچوں پر سختی نہ کرے تاکہ وہ خدا سے اس کی موت کی دعا نہ کریں“ ۴۶۰
 اسلام نے عورت کے حقوق کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ بعض ان احادیث کے مطابق جو ہمیں دستیاب ہیں وہ حاکم شرع کو اجازت دیتا ہے کہ اگر مرد اپنے وظائف انجام نہ دے تو وہ (یعنی حاکم شرع) (خاص اور معین شرائط کے ساتھ) اس کی بیوی کو طلاق دے دے۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”اگر کوئی شخص بیوی رکھتا ہو اور اسے تن ڈھانکنے کے لیے لباس اور بھوک مٹانے کے لیے کھانا نہ دے تو امام (یا حاکم شرع) ان کے درمیان جدائی کر سکتا ہے“ ۴۶۱
 اسلام نے عورت کی مدد کرنے اور اس کی ضروریات انجام دینے کی بہت تاکید کی ہے۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”اگر میں بازار میں داخل ہوں اور جو رقم میرے پاس ہو اس کے ذریعے کچھ گوشت اپنے اہل خاندان کے لیے فراہم کروں تو میرے نزدیک ایسا کرنا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ایک غلام کو آزاد کروں“ ۴۶۲

نیز جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں کہ امام علی علیہ السلام گھر

کے بعض کاموں میں حضرت فاطمہ ؓ کی مدد کر رہے ہیں تو ان کی اس کام کے لیے حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اس کے لیے بہت زیادہ ثواب کا ذکر کرتے ہیں اور ایک جملے میں فرماتے ہیں:

”جو شخص گھر کے کاموں میں اپنی بیوی کی مدد کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے بدن کے بالوں کے برابر اس کے لیے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے گویا کہ اس نے دن کو روزے رکھے ہوں اور راتوں کو نماز گزارا ہو.....“

اور چند جملوں کے بعد یوں فرماتے ہیں:

”جو شخص بیوی اور فرزند کی خدمت اور مدد کے سلسلے میں تکبر نہ رکھتا ہو خدا تعالیٰ اسے بغیر حساب کے بہشت میں داخل کر دے گا۔“

اور آخر میں فرماتے ہیں:

”کوئی شخص اپنی بیوی کی خدمت نہیں کرتا بجز اس کے جو صدیقین یا شہداء میں سے ہو اور یا ایسا مرد ہو کہ خدا تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں اس کی بھلائی چاہی ہو“ ۴۶۳

اسلام اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ جس عورت اور مرد نے شادی کی ہو وہ جیسے بھی ہو سکے ایک دوسرے کے طور طریقوں کے ساتھ نباہ کریں اور اگر دوسرے سے کوئی زحمت بھی پہنچے تو چشم پوشی کریں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص اپنی بیوی کی بد اخلاقی پر صبر کرے خدا تعالیٰ اسے ایوب ؑ کے صبر اور بردباری کا ثواب دیتا ہے اور اگر

عورت اپنے شوہر کے اخلاق پر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون) کی مانند درجہ عطا کرتا ہے۔“ ۴۶۴
اسلام نے عورت کو آزار دینے سے منع کیا ہے۔
رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”مسلمان مردوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنی بیوی پر سخت گیری نہ کرے اور اس پر احسان کرے۔“ ۴۶۵
آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

”کیا یہ مناسب ہے کہ ایک مرد ایک عورت کو مارے پیٹے اور پھر اس کے ساتھ ہم بستر بھی ہو؟“ ۴۶۶
علاوہ ازیں اسلام یہ سفارش بھی کرتا ہے کہ اس سے (بیوی سے) نرمی برتی جائے اور غیر معمولی احسان اور نیکی کا سلوک کیا جائے۔
رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جبریل علیہ السلام نے ہمیں بیوی کے بارے میں اتنی تاکید کی کہ ہمیں گمان ہوا کہ اسے ہرگز طلاق نہیں دینی چاہیے بجز اس صورت کے کہ وہ بدکاری کی مرتکب ہو۔“ ۴۶۷
حتیٰ کہ آپ فرماتے ہیں:

”مرد اگر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اسے ثواب ملتا ہے۔“ ۴۶۸
اور ان سب چیزوں کے مقابلے میں اسلام عورتوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ اپنے شوہروں کے ساتھ رفاقت اور نرمی کا طریقہ اپنائیں۔
پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں:

”جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ نرمی سے پیش نہ آئے اور اسے

ایسے کاموں پر مجبور کرے جو اس کی ہمت سے باہر ہوں اس
 کی کوئی عبادت اور نیک کام قبول نہ ہوگا اور وہ خدا تعالیٰ
 سے غیظ و غضب کی حالت میں ملاقات کرے گی۔“ ۴۶۹
 ”اور جو عورت شوہر کو اپنی باتوں سے دکھ دے گی خدا تعالیٰ کسی
 وسیلے سے بھی اسے سزا سے رہائی نہ دے گا اور اس کی کوئی خوبی
 قبول نہ کرے گا تا وقتیکہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے۔ اگرچہ
 وہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو عبادت میں مشغول ہے
 اور غلاموں کو خدا کی راہ میں آزاد کرے اور خدا کی راہ تیز
 سواریوں پر سوار ہو اور وہ ان لوگوں میں اول ہوگی جسے آگ
 میں ڈالا جائے گا اور اس مرد کا بھی ایسا ہی حال ہے جس نے
 اپنی بیوی پر ظلم کیا ہو۔“ ۴۷۰

عورتوں اور مردوں کا زینت کرنا

جن موضوعات کو اسلام نے اہمیت دی ہے ان میں سے ایک
 موضوع زینت کرنے کا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ عورت کو چاہیے کہ اپنے مرد
 کے لیے زینت کرے اور اس کی نگاہوں میں جلوہ گر ہوتا کہ اس کی نظر اور
 خیالات کو دوسری عورتوں کی جانب متوجہ ہونے سے باز رکھ سکے۔

امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
 ”سو نے سے استفادہ کرنا عورت کے لیے مباح ہے اور اسے
 نہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو بے نیاز کر دے (اور زینت نہ کرے)
 خواہ ایک (قیمتی) ہار ہی گلے میں ڈال لے اور اس کے لیے

یہ بھی مناسب نہیں کہ خضاب ترک کر دے (جو اُن دنوں میں
 زینت شمار ہوتا تھا) خواہ اس کا جوانی کا زمانہ گزر ہی چکا ہو۔ ۴۷۱
 اس کے مقابلے میں مردوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ عورتوں
 کی خاطر آرائش کریں تاکہ وہ کسی دوسرے کی جانب مائل نہ ہوں۔
 امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مرد کا عورت کے لیے زینت کرنا عورت کی عفت میں اضافہ
 کرتا ہے“ ۴۷۲

”اور پھر ایک شخص نے (شاید اعتراض کے طور پر) آپ سے
 سوال کیا: کیا آپ نے خضاب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:
 ہاں! میں نے حنا اور کتم (ایک مخصوص گھاس ہے) سے
 خضاب کیا ہے۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ یہ ثواب کا کام ہے کیونکہ
 عورت تجھ میں وہی چیز دیکھنا چاہتی ہے جو تو اس میں دیکھنا
 چاہتا ہے اور کتنی ہی عورتیں ایسی ہیں جو محض شوہروں کی
 سہل انگاری اور نکتہ چینی کی وجہ سے عفت سے دُور جا پڑیں۔“ ۴۷۳

صفائی اور پاکیزگی

۳۷

بعض بیگانہ مصنفین نے جو یہ خیال کیا ہے کہ اسلام نے لوگوں کی صحت کے بارے میں کوئی مفصل احکام نہیں دیے اس کے برعکس اس مقدس شریعت نے صفائی کے متعلق جو کہ عام حفظانِ صحت کی اولین شرط ہے غیر معمولی تاکید کی ہے۔

اسلام نے پینے کے پانی سے لے کر مکان اور لباس حتیٰ کہ وافر مقدار میں پانی رکھنے والے کنوئیں سمیت ہر چیز کی صفائی کے بارے میں حفظانِ صحت کی خاطر بہت سے احکام دیے ہیں۔

پینے کے پانی کے متعلق

وَسُرَّانَ مَجِيدٍ لُّوْغُوْنَ كُوْخِدَا تَعَالَى كِي جَانِبٍ سَعِطَا كِي كِي رِنَعْمَتِيْنَ كِنُوَاتِيْنَ
ہوئے فرماتا ہے:

”ہم نے زمین پر اونچے پہاڑ قائم کیے اور ان میں سے تمہیں
خوشگوار پانی (جو صاف شدہ تھا) پلایا“ ۴۴

” اسلام کہتا ہے کہ صاف برتن استعمال کرنے چاہئیں اور اسی بنا پر رسول اکرم ﷺ شامی پیالوں میں پانی پینا پسند کرتے تھے (جو اس زمانے میں صاف اور عمدہ برتن سمجھے جاتے تھے) اور فرماتے تھے کہ یہ پاکیزہ ترین برتن ہیں“ ۴۷۵

” موجودہ دور کی طب جس چیز کی روک تھام اُسے جراثیم کا نام دے کر کرتی ہے اس سے اسلام نے صدیوں پیشتر مختلف ناموں سے منع فرمایا ہے۔ رسول اکرم نے پانی پر پھونک مارنے سے منع کیا ہے“ ۴۷۶

امام علیؑ فرماتے ہیں :

” برتن کے ٹوٹے ہوئے حصے سے اور اسی طرح اس کے دستے کی جانب سے (جو قدرتی طور پر آلودہ ہوتا ہے) پانی مت پیو کیونکہ وہاں شیطان بیٹھا ہوتا ہے“ ۴۷۷

پیغمبر اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

” برتن کے دستے کی طرف سے پانی مت پیو کیونکہ وہاں میل جمع ہو جاتی ہے“ ۴۷۸

امام صادقؑ فرماتے ہیں :

” کوزے کی ٹونٹی سے یا اس کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پانی مت پیو کیونکہ وہاں سے شیاطین پانی پیتے ہیں“ ۴۷۹

” علاوہ ازیں رسول اکرم ﷺ نے منہ کا پانی پینے کے پانی میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح حیوانات کی طرح (بہتے پانی پر منہ لگا کر) پانی پینے کی بھی ممانعت کی ہے“ ۴۸۰

غذا کھانے کے متعلق

پانی پینے کے موضوع کے بعد غذا کھانے کا موضوع قابلِ توجہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر کہ ہاتھ پاکیزہ ہوں اسلام حکم دیتا ہے کہ غذا کھانے سے پہلے وضو کر لیا جائے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص غذا کھانے سے پہلے وضو کر لے اُس کی زندگی دراز ہوتی

ہے اور اس کا بدن بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔“ ۴۸۱

”غذا سے قبل وضو کرنا ناداری اور بے چارگی کی روک تھام کرتا

ہے اور غذا کے بعد وضو کرنا جنون کو روکتا ہے اور آنکھوں کو

صحیح رکھتا ہے۔“ ۴۸۲

بدن کی صفائی

اسلام نے بدن کی پاکیزگی کے بارے میں مفصل احکام دیے ہیں اور جو چیزیں اس مقدس مقصد کے انجام دینے کا وسیلہ بنیں ان کی تعریف کرتا ہے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”حمام ایک اچھی جگہ ہے کیونکہ وہ انسان کو (ایک طرف تو)

جہنم کی یاد دلاتی ہے اور (دوسری طرف) اس کے بدن سے

میل کچیل صاف کر دیتی ہے۔“ ۴۸۳

حمام کے پانی کی صفائی کے متعلق امام صادقؑ فرماتے ہیں:

”اگر تیرے لیے حمام کے پانی کا ایک گھونٹ پینا ممکن ہو تو

پی لے“ ۴۸۴

یعنی حمام کا پانی اتنا صاف ستھرا ہونا چاہیے کہ پینے کے قابل ہو۔
اسلام میں گلِ خطمی سے سرد ہونا مستحب ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”گلِ خطمی سے سرد ہونا انسان کو دردِ سر سے محفوظ رکھتا ہے اور
ناداری اور تنگدستی سے بچاتا ہے اور سر کے بفا کی روک تھام

کرتا ہے“ ۴۸۵

اسلام مونچھوں اور بغلوں کے بال کاٹنے کا حکم دیتا ہے تاکہ انسان
غلاظت سے محفوظ رہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”کوئی شخص مونچھوں کے بال نہ بڑھائے کیونکہ شیطان وہاں

سکونت اختیار کرتا ہے اور چھپ جاتا ہے“ ۴۸۶

”و نیز کوئی شخص بغلوں کے بال نہ بڑھائے کیونکہ شیطان

وہاں سکونت اختیار کر لیتا ہے“ ۴۸۷

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بغلوں کے بالوں کا مونڈنا ان کی بدبو زائل کر دیتا ہے“ ۴۸۸

ظاہر ہے کہ اگر ناخن بڑھ جائیں تو ان کے نیچے میل کچیل جمع ہو جانے

کا کافی امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو حکم دیا ہے کہ:

”اپنے ناخن کاٹیں“ ۴۸۹

”تاہم انھیں دانتوں کے ساتھ کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔“ ۴۹۰
 کیونکہ اس صورت میں ناخنوں کے نیچے کی میل سب سے پہلے
 منہ میں داخل ہوتی ہے۔

اس مقصد کے تحت کہ لوگوں میں زیادہ میل ملاپ اور دوستی پیدا
 ہو اسلام نے عطریات اور اسی طرح ان روغنوں کا استعمال جو زیبائش
 کا موجب ہوں مستحب قرار دیا ہے۔

امام موسیٰ بن جعفر ؑ فرماتے ہیں:

”مرد کے لیے عطر کا استعمال کسی دن بھی ترک کرنا مناسب نہیں۔“ ۴۹۱
 رسول اکرم ﷺ کی صفات میں سے ایک بات یہ تھی کہ آپ
 سر میں تیل ڈالنا پسند فرماتے تھے اور سر کے بالوں کے بکھرے ہونے سے
 آپ کو کوفت ہوتی تھی۔
 آپ فرماتے تھے:

”سر میں تیل ڈالنا غم اور اندوہ کو زائل کرتا ہے۔“ ۴۹۲
 اور ان سب سے زیادہ اہم موضوع مسواک کرنا اور دانتوں کو
 پاکیزہ رکھنا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جبر تیل ؑ نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی
 کہ مجھے گمان ہوا کہ خدا تعالیٰ اسے واجب کر رہا ہے۔“ ۴۹۳
 ”اگر میری امت کے لیے یہ کام مشکل نہ ہوتا تو میں حکم دیتا
 کہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کی جائے (میں دن رات میں
 ان پر پانچ مرتبہ مسواک کرنا واجب کر دیتا)۔“ ۴۹۴

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:
 ”مسواک کرنا مسلمان کی سنتوں میں سے ہے“ ۴۹۵
 نیز ناک اور منہ کی پاکیزگی کے لیے گلی کرنا اور استنشاق (نہنوں
 میں پانی ڈال کر خارج کرنا) مستحب قرار دیا گیا ہے۔

امام علی عليه السلام فرماتے ہیں:
 ”مضمضہ (گلی) اور استنشاق مستحب ہیں اور منہ اور ناک
 کو پاکیزہ کرتے ہیں“ ۴۹۶

لباس کی صفائی

گو اسلام لباس کی جنس اور قسم کو اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی
 صفائی کو بہت اہم سمجھتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 ”جو شخص لباس تیار کرے اُسے صاف کرے“ ۴۹۷
 حتیٰ کہ امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:
 ”صاف لباس دشمن کو خوار کرتا ہے“ ۴۹۸

مکان کی صفائی

اسلام نے گندے اور گرد و غبار سے اٹے ہوئے مکانوں کی
 مذمت کی ہے اور انھیں غلیظ یہودیوں کی صفت قرار دیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
 ”اپنے گھر کو پاکیزہ رکھو اور غلیظ یہودیوں کی مانند نہ بنو“ ۴۹۹

امام باقر عليه السلام فرماتے ہیں :
 ”مکان کو پاکیزہ کرنا ناداری اور بیچارگی کو زائل کرتا ہے۔“ ۵۰۰
 امام علی عليه السلام فرماتے ہیں :
 ”اپنے گھر کو مکڑی کے جانے سے پاک کرو کیونکہ مکڑی کا جالا
 تنگدستی کا باعث ہے۔“ ۵۰۱
 یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ اسلام ہر مقام پر غلاظت کو ناداری اور
 بدبختی کا موجب گردانتا ہے۔

عمومی (پبلک) مقامات کی صفائی

اسلام مسجد کو نجس کرنے کو حرام اور اسے پاک کرنے کو واجب قرار
 دینے کے علاوہ اسے کثافتوں سے پاک صاف رکھنے کی بھی بے حد تاکید
 کرتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
 ”جو شخص جمعرات کے دن مسجد میں جھاڑو دے اور آنکھ کے
 سرے کے برابر مٹی بھی وہاں سے نکالے خدا تعالیٰ اسے بخش
 دیتا ہے۔“ ۵۰۲
 ”اور جو شخص مسجد کی صفائی کرے خدا تعالیٰ اسے ایک غلام
 آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے۔“ ۵۰۳
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنے سے منع کیا ہے۔ ۵۰۴
 اور فرماتے ہیں :
 ”جو شخص مسجد میں تھوکنے سے پرہیز کرے وہ قیامت کے دن

خدا تعالیٰ سے خوش خوش ملے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے

دائیں ہاتھ میں ہوگا۔ ۵۰۵

اس میں کوئی شک نہیں کہ میوہ دار درختوں کے نیچے کی جگہوں اور
کنوؤں اور پینے کے پانی کی نہروں کے کناروں کو گندہ کرنے سے
گوناگوں بیماریاں پھیلتی ہیں۔

اسی لیے رسول اکرم ﷺ نے کنوئیں یا پینے کے پانی کی
نہر کے کنارے اور اسی طرح میوہ دار درختوں کے نیچے رفع

حاجت سے منع فرمایا ہے۔ ۵۰۶

اور اسی طرح امام علیؑ نے بہتے پانی میں پیشاب
کرنے سے منع کیا ہے۔ ۵۰۷

لباس کیسا پہننا چاہیے

۳۸

گو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دنیاوی نمود و نمائش سے منع فرمایا ہے اور ان کی توجہ دوسری دنیا کی نعمتوں اور فضائل کی جانب مبذول کرائی ہے تاہم اس نے انہیں رہبانیت اور اس دنیا کی نعمتوں کو ترک کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور قرآن مجید کمالِ صراحت کے ساتھ راہوں کے انداز فکر پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے :

”کہو : ان پر وہ زینتیں کس نے حرام کی ہیں جو خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ؟“ ۵۰۸

اور اسی بنا پر اس مقدس دین نے اپنے پیروؤں کو اچھے اور آبرو مندانہ لباس پہننے کا حکم دیا ہے۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں :

”و اچھا لباس پہن کیونکہ خدا تعالیٰ اچھا ہے اور اچھائی کو پسند فرماتا ہے لیکن (مختاطرہ اور) اور اپنا لباس حلال ذرائع سے ہٹا کر“ ۵۰۹

اور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:
 دو تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ اپنے مومن بندے
 سے حساب نہیں لیتا۔ ان میں سے ایک چیز وہ لباس ہے
 جو وہ پہنتا ہے۔“ ۵۱۰

لیکن یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام زیبائشوں سے استفادہ
 کرنے کی اجازت اسی صورت میں دیتا ہے جب ایسا کرنا خدا کی راہ میں
 اور خدا کی خاطر ہو۔ لہذا وہ حکم دیتا ہے کہ جب نیا لباس پہنو تو وہ خدا
 کی یاد سے وابستہ ہو۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:
 دو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ جب نیا لباس
 پہنو تو کہو: میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے
 لباس دیا تاکہ میں لوگوں کے درمیان آبرو مند رہوں۔ یا خدا!
 اس لباس کو میرے لیے پُر برکت قرار دے تاکہ میں اس کے
 ساتھ تیری رضا کی راہ میں سعی اور کوشش کروں اور اسے
 پہن کر تیری مسجدیں آباد کروں۔“ ۵۱۱

امام صادقؑ فرماتے ہیں:
 دو جب تو لباس پہنے تو کہہ: خدایا! مجھے ایمان کا لباس پہنا
 اور مجھے تقویٰ کے وسیلے سے زینت دے۔ خدایا! تو مجھے
 توفیق دے کہ میں اسے تیری اور تیرے پیغمبر ﷺ کی
 اطاعت میں پُرانا کروں۔“ ۵۱۲

اسلام نے انسان کے لباس اور دوسرے متعلقات کی پاکیزگی

کے بارے میں بے حد تاکید کی ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و خدا تعالیٰ جمیل ہے اور زیبائش کو پسند کرتا ہے اور افسردگی کو دشمن رکھتا ہے کیونکہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کو نعمت دیتا ہے تو اس پر اس کا اثر بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ انسان نعمت کا اثر کس طرح ظاہر کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنا لباس صاف ستھرا رکھے اور عطر لگائے اور اپنے گھر کی سفیدی کرائے اور اس میں سے گندگی ہٹائے حتیٰ کہ سورج غروب ہونے سے پہلے چراغ جلانے کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ناداری دُور کر کے انسان کی روزی میں اضافہ کرتا ہے“ ۵۱۳

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وصاف ستھرا لباس انسان کے دل سے غم و اندوہ زائل کر دیتا ہے“ ۵۱۴
اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام نے ایسے نازک، باریک اور بہت ہی نرم لباس کے استعمال کی بھی مذمت کی ہے جو انسان کو عیش و عشرت کا عادی بنا دے۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کھردرے لباس پہنو اور نازک لباس پہننے سے پرہیز کرو“ ۵۱۵

نیز امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

”و اگر انسان کا بدن نرم لباس پہنے تو بغاوت کرتا ہے اور خدا کا گناہ کرتا ہے“ ۵۱۶

رسول اکرم ﷺ ابو ذر سے فرماتے ہیں:
 ”ناملائم لباس اور کھڑرا پیراہن پہننا کہ تکبر تم پر غالب
 نہ آجائے“ ۵۱۷

اسلام نے دکھاوے کی خاطر ایسے غیر معمولی اور انوکھے لباس
 پہننے سے بھی منع فرمایا ہے جن کے ذریعے مثلاً انسان لوگوں میں زاہد
 اور متقی کے طور پر مشہور ہو جائے۔

امام سجاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 ”اگر کوئی شخص ایسا لباس پہنے جس کی بدولت وہ مشہور ہونا
 چاہتا ہو تو قیامت کے دن خدا سے آگ کا پیراہن
 پہنائے گا“ ۵۱۸

”اور یہ تعجب کا مقام ہے کہ بعض لوگ جو دین کی حقیقت سے
 بے خبر تھے اور معروف قول کے مطابق ”زاہد خشک“ بن گئے تھے
 پیشوایان دین پر بھی اعتراض کرتے تھے کہ آپ ناملائم لباس کیوں
 نہیں پہنتے اور عام لباس کیوں استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک
 شخص امام صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
 کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ کے جد بزرگوار امام علی رضی اللہ عنہ
 کھڑرا لباس پہنتے تھے اور اپنا پیراہن چار درہم کے لگ بھگ
 قیمت پر خریدتے تھے لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے اچھا
 لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! امام
 علی رضی اللہ عنہ وہ لباس اُس وقت پہنتے تھے جبکہ وہ غیر عادی نہ تھا
 لیکن آج کل اس قسم کا لباس غیر عادی ہے اور اگر ان دنوں کوئی

ایسا لباس استعمال کرے تو وہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا۔
 ہر وقت بہترین لباس وہ ہوتا ہے جو اس زمانے میں رائج ہو۔ ۵۱۹
 اسلام نے ایسا لباس استعمال کرنے سے منع کیا ہے جسے پہن کر انسان
 دوسروں پر فوقیت جتائے۔

رسول اکرم ﷺ، ابو ذر سے فرماتے ہیں:
 ”آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو گرمیوں اور سردیوں
 میں اونی لباس پہنیں گے تاکہ اس وسیلے سے دوسروں پر
 افتخار کریں۔ ایسے اشخاص پر اہل زمین اور اہل آسمان لعنت
 کرتے ہیں“ ۵۲۰
 نیز آپ نے فرمایا:

”جو شخص لباس پہنے اور اس کی بنا پر دوسروں پر فخر جتائے
 اُسے جہنم کا ایک شعلہ پکڑ لیتا ہے جس کے درمیان وہ قیامت
 تک اوپر اور نیچے آتا جاتا رہے گا“ ۵۲۱

اسلام اس قسم کا لمبا لباس پہننے سے منع کرتا ہے جو عربوں میں
 باعث افتخار سمجھا جاتا تھا اور آلودگی کا موجب بھی بنتا تھا۔
 چنانچہ ایک دفعہ ایک مجلس میں امام محمد باقرؑ کی نظر
 اپنے فرزند امام صادقؑ پر پڑی تو آپ نے فرمایا:
 اے میرے فرزند! اپنے لباس کو پاکیزہ کرو۔ امام صادقؑ
 اٹھ کر چلے گئے اور پھر واپس آگئے۔ حاضرین کا خیال تھا کہ
 آپ کا (یعنی امام صادقؑ کا) لباس میلایا نہیں تھا
 لیکن امام باقرؑ نے فرمایا: ان کا لباس لمبا تھا اس

یہ میں نے حکم دیا کہ اسے چھوٹا کریں۔ (یعنی کھینچ کر اونچا کریں)۔ ۵۲۲
اسلام مرد کو عورت کا یا عورت کو مرد کا لباس پہننے سے منع فرماتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے کہ ایک مرد اپنے لباس

میں عورت سے مشابہ ہو گیا ہے یا اس نے اپنی عورت کو مردوں

کے مشابہ کر دیا ہے تو ان لوگوں کی تادیب کرتے تھے“ ۵۲۳

قرابت داری کا تعلق

۳۹

گوناگوں معاشرتی تعلقات میں سے قرابت داری کا تعلق اسلام کے نقطہ نگاہ سے خصوصی احترام کا حامل ہے اور جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں یہ مقدس دین اعزہ و اقربا کی مدد کو لوگوں کی دولت میں مالی حقوق کا ایک جزو سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید جہاں کہیں قرابت داروں کی مدد کی بات کرتا ہے اسے حاجت مندوں کی مدد کے ذکر پر مقدم رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں سورۃ اسرار کی چھبیسویں آیت اور سورۃ روم کی اڑتیسویں آیت بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہیں۔ ۵۲۴، ۵۲۵

اسلام کے بزرگ پیشواؤں کے اقوال میں تاکید کی گئی ہے کہ قرابت داری کے تعلق کو اہمیت دینا اور اسے محترم شمار کرنا عمر کی درازی دولت اور اعمال اور عبادات کی قبولیت کا موجب ہے۔

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

” بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص جس کی باقیماندہ عمر تین سال سے زیادہ نہیں ہوتی صلہ رحم کرنا ہے اور اپنے

رشتے داروں کی دلجوئی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی عمر تیس سال
 کر دیتا ہے یعنی اسے دس گنا بڑھا دیتا ہے، اور خدا تعالیٰ جو
 چاہے سو کرتا ہے۔“ ۵۲۶

امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں:

”صلہ رحم کر خواہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی ہو۔ بہترین چیز
 جس سے تو صلہ رحم کر سکتا ہے یہ ہے کہ انھیں یعنی رشتے داروں
 کو، دوسروں کے آزار اور ظلم سے محفوظ رکھے۔ صلہ رحم
 موت کو ملتوی کر دیتا ہے اور انسان کو محبوب بنا دیتا ہے۔“ ۵۲۷

امام باقر عليه السلام فرماتے ہیں:

”صلہ رحم اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے اور بلاؤں کو مالتا ہے اور
 دولت کو زیادہ اور عمر کو دراز کرتا ہے اور روزی کو وسعت
 بخشتا ہے اور محبوبیت کا باعث ہوتا ہے۔ پس خدا سے
 ڈرو اور صلہ رحم کرو۔“ ۵۲۸

رشتے داری کے پیوند کی حفاظت فقط دینی نقطہ نگاہ سے ہی اہم
 نہیں بلکہ اجتماعی لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔

امام علی عليه السلام فرماتے ہیں:

”اپنے رشتے داروں کا احترام کر کیونکہ وہ تیرے بال و پر ہیں جن
 کے بل بوتے پر تو اُڑ سکتا ہے اور تیری جڑیں ہیں جن کی
 جانب تو لوٹ سکتا ہے اور تیرے بازو ہیں جن کے ذریعے
 تو دشمن پر حملہ کر سکتا ہے۔“ ۵۲۹

ان وجوہ کی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے بارے میں

جو قطع رحم کرتے ہیں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

”جو شخص قطع رحم کرے گا وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔“ ۵۳۰
اسلام کے نقطہ نگاہ سے رشتے داری کا پیوند ہر حالت میں محترم
ہے حتیٰ کہ اس معاملے میں مسلمان اور کافر برابر ہیں۔

”ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے کچھ
رشتے دار ہیں جو میری طرح (مسلمان) نہیں ہیں لہذا کیا وہ مجھ
پر کوئی حق رکھتے ہیں؟ تو حضرت نے فرمایا: ہاں! رشتے داری
کے حق کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی۔ اگر وہ مسلمان ہوتے تو ان کے
تم پر دو حق ہوتے، ایک رشتے داری کا اور دوسرا مسلمان ہونے
کا حق۔“ ۵۳۱

رشتے داری کا پیوند اتنا مضبوط ہے کہ اگر ایک طرف سے کٹ بھی
جائے تو دوسرے پر واجب ہے کہ اسے قائم رکھے۔

”ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے
خاندان والے میرے بارے میں سوائے مجھ پر ظلم کرنے اور مجھ سے
دُوری اور جدائی اختیار کرنے اور مجھے گالیاں دینے کے کوئی کام
انجام نہیں دیتے اور میں نے بھی انھیں چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:
اس بنا پر خدا تعالیٰ بھی تجھے چھوڑ دے گا۔ اس نے عرض کیا: پھر
میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: جو تجھ سے کٹ گیا ہے تو اس
سے جُڑ جا اور جس کسی نے تجھے محروم کیا ہے تو اسے عطا کر اور جس
نے تجھ پر ظلم کیا ہے تو اسے بخش دے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو خدا
تیری مدد کرے گا۔“ ۵۳۲

مہمان نوازی

۴۰

مہمان نوازی ممتاز اخلاقی صفات میں سے ہے۔ جو قومیں اس اخلاقی صفت سے زیادہ بہرہ مند ہیں وہ اس پر فخر و مباہات کرتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ انہیں فخر کرنا بھی چاہیے۔ اسلام کے نقطہ نظر سے اس موضوع کی اہمیت اس سے سمجھی جاسکتی ہے کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر دو باایمان افراد کسی دوسرے باایمان فرد کے گھر میں وارد

ہوں اور وہ انہیں کھلا پلا کر سیر کر دے تو یہ ایسا ہی ہے

جیسے اس نے ایک غلام کو آزاد کیا ہو“ ۵۳۳

نیز اس روایت سے ہم اس کی اہمیت اور زیادہ سمجھ سکتے ہیں کہ

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دو چار مسلمان افراد کو سیر کرنا فرزند ان اسمعیل علیہ السلام میں سے

ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے“ ۵۳۴

اسلام ایک نوازد اور مہمان کی شخصیت کی حفاظت کرتا ہے اور

صریحاً کہتا ہے کہ وہ گھر والوں پر بوجھ نہیں ہے بلکہ اپنی روزی کے ساتھ آتا

ہے اور ایک رحمت ہے جو اس خاندان پر بھیجی گئی ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”نہمان بہشت کے راستے کا رہنما ہے“ ۵۳۵

اور پھر فرماتے ہیں:

”و جب کبھی خدا تعالیٰ ایک خاندان سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو

وہ اس کی طرف ایک ہدیہ بھیج دیتا ہے۔ وہ ہدیہ نہمان ہے

جو اپنی روزی کے ساتھ وارد ہوتا ہے اور اس خاندان کے گناہ

اپنے ساتھ لے جاتا ہے“ ۵۳۶

نیز فرماتے ہیں:

”و ایک نہمان کسی خاندان پر کبھی وارد نہیں ہوتا بجز اس کے کہ وہ

اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے“ ۵۳۷

اسلام نہمان دوست لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس

نیک صفت کے لیے ان کی تعریف کرتا ہے۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”و جو مومن نہمان دوست ہو قیامت کے دن جب وہ قبر سے

اٹھے گا تو اس کا چہرہ چاند کی ٹکیہ کی مانند چمک رہا ہوگا۔

لوگ تعجب کریں گے اور ایک دوسرے سے کہیں گے کہ یہ

خدا کے پیغمبروں میں سے ہے! جو فرشتہ اس کے ہمراہ

ہوگا وہ اس کا تعارف کرے گا اور کہے گا کہ یہ ایک ایسا

شخص ہے جو نہمان دوست تھا اور اس کی (یعنی نہمان کی)

تکریم کرتا تھا اور بہشت میں داخل ہونے کے علاوہ اس

کے لیے اور کوئی راستہ نہیں ہے“ ۵۳۸
اسلام ہمان نواز افراد کو خواہ اُن کا تعلق کسی عقیدے اور مذہب
سے ہو، اہمیت دیتا ہے اور ان کا احترام کرتا ہے۔

وہ ایک دفعہ کچھ قیدی رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں
اس لیے حاضر کیے گئے کہ انھیں ان کے کیے ہوئے جرم کی پاداش
میں قتل کر دیا جائے۔ ایک شخص کو قتل کے حکم پر عملدرآمد
کی غرض سے سامنے لایا گیا۔ جبریلؑ، رسولِ اکرم
پر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اس کے قتل کو ملتوی کیا جائے
رسولِ اکرم ﷺ نے اس شخص کو لوٹا دیا اور اس کے دوسرے
ساتھیوں کے قتل ہو جانے کے بعد اُسے طلب کیا جبریلؑ
پھر نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ شخص دوسروں
کو کھانا کھلاتا تھا اور ہمان نواز تھا اور پریشانی کے عالم میں
صبر کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے اس کی ان
فضیلتوں کی بنا پر آزاد کر دیا۔ جب پوری بات اس شخص کی سمجھ
میں آگئی تو وہ متعجب ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور پھر کہا: اس
پروردگار کی قسم جس نے آپ کو نبوت پر مبعوث فرمایا ہے
میں نے کبھی بھی کسی کو اپنے مال سے محروم نہیں لوٹایا“ ۵۳۹
اسلام نے ہمان داری کے لیے مخصوص آداب مقرر فرمائے ہیں
ان میں سے چند ایک کے بارے میں امام صادقؑ یوں فرماتے ہیں:
”جب تیرا دینی بھائی تجھ پر وارد ہو تو جو کچھ تجھے میسر ہو اس
کے لیے لے آ لیکن اگر تو نے اس کی دعوت کی ہو تو اس کا

استقبال ٹھیک طرح کر۔“ ۵۴۰

نیز رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”میزبان کو چاہیے کہ سب سے پہلے کھانا شروع کرے اور سب سے بعد میں ختم کرے (تاکہ مہمان پوری آزادی سے کھائیں اور سیر ہو جائیں)۔“ ۵۴۱

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ مہمان کی مکان کے دروازے تک مشایعت کی جائے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”مہمانوں کے میزبان پر حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کمرے سے مکان کے دروازے تک ان کے ساتھ آئے۔“ ۵۴۲

دو اسلام نے مہمان کی روانگی کے سلسلے میں اس کی مدد کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ جب عربوں کی ایک جماعت امام صادق ﷺ کے ہاں مہمان ہوئی تو ان کی روانگی کے وقت آپ نے انھیں تحفے تحائف بھی دیے لیکن اپنے غلاموں کو ان کی روانگی کے سلسلے میں ان کی مدد کرنے سے منع فرمادیا جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم ایک ایسا گھرانہ ہیں جو مہمان کی روانگی کے سلسلے میں اس کی مدد نہیں کرتے۔“ ۵۴۳

(آپ اس عمل سے لوگوں کو یہ سمجھانا چاہتے تھے کہ ہم مہمان کی موجودگی سے ہرگز بیزار نہیں ہوتے اور اس کی روانگی پر خوشی کا اظہار نہیں کرتے۔)

دوسری طرف اسلام مہمانوں کو بھی اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ تین دن سے زیادہ ایک جگہ نہ رہیں مبادا صاحب خانہ بیزار ہو جائے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت کرے۔ مہمانی فقط تین دن ہوتی ہے اور اس سے زیادہ صدقہ ہے“ ۵۴۴

حالانکہ اسلام میزبان کو حکم دیتا ہے کہ مہمان کے استقبال اور احترام کی پوری پوری کوشش کرے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”یہ چیز مہمان کے حقوق میں ہے کہ تو خلال کا تنکا بھی اس کے لیے ہتیا کرے“ ۵۴۵

اس کے باوجود وہ مہمان کو بھی حکم دیتا ہے کہ اس کے طور طریقے ایسے ہونے چاہئیں کہ میزبان کو زحمت نہ ہو لہذا وہ یہ حکم بھی دیتا ہے کہ وہ وہاں بیٹھے جہاں صاحب خانہ اشارہ کرے۔

امام باقرؑ فرماتے ہیں:

”جب تم میں سے کوئی اپنے کسی دینی بھائی کے گھر وارد ہو تو اسے چاہیے کہ جہاں صاحب خانہ اشارہ کرے وہیں بیٹھے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کی وضع قطع سے اور ان حصوں سے جو ظاہر نہیں کرنے چاہئیں زیادہ واقف ہوتا ہے“ ۵۴۶

”ہمارے بزرگ پیشوا امام علیؑ کے حالات میں بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن کسی نے آپ کو مہمانی کی دعوت

دی۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری دعوت قبول کرتا ہوں
مگر تین شرطوں پر۔ اس نے عرض کیا: وہ شرطیں کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا: گھر کے باہر سے (لا کر) کوئی چپیز تیار
نہیں کرو گے۔ جو کچھ تمہارے گھر میں موجود ہوگا اس سے
مصنائتہ نہیں کرو گے اور اپنے گھر والوں کو زحمت میں
نہیں ڈالو گے۔“ ۵۴۷

یتیموں پر شفقت

۴۱

معاشرے کے محروم طبقوں میں سے ایک وہ بچے ہیں جو چھوٹی عمر میں ہی اپنے والدین کو کھودیتے ہیں اور ان کی محبت اور شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ بڑے ہو کر غیر ذمے دار اور شریر ثابت ہوں گے۔

اسی بنا پر اسلام اپنے پیروؤں کو حکم دیتا ہے کہ ان بچوں کی پوری پوری دیکھ بھال کریں اور ان کی تربیت اپنی زیر نگرانی کریں۔
قرآن مجید فرماتا ہے:

”یہ لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ ان کی اصلاح بہتر ہے اور اگر تم ان سے میل جول رکھو تو اس مقصد سے کہ ان کی اصلاح کرو تو یہ درست کام ہے) کیونکہ وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا (تمہاری نیتوں سے آگاہ ہے) نیکو کاروں کو مفسدوں سے پہچانتا ہے“ ۵۴۸

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے بچے اس نقص کی وجہ سے جو یہ

اپنے آپ میں مشاہدہ کرتے ہیں دل شکستہ اور مغموم ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو حقیر محسوس کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوا اگر ان کے اس نقصان کی تلافی ہو جائے اور انھیں وہ چیز فراہم ہو جائے جو ان کی رُوح کی تسلی کا موجب ہو۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو شخص کسی یتیم کی سرپرستی کرے اور اس کی زندگی کو صحیح شکل دے دے۔ حتیٰ کہ وہ اس سے مستغنی ہو جائے تو خدا تعالیٰ بہشت اس پر واجب کر دیتا ہے اور اسی طرح اگر وہ اس کے مال میں خیانت کرے تو دوزخ اس پر واجب کر دیتا ہے“ ۵۴۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص کسی یتیم کے سرپرستیت کا ہاتھ پھیرے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ان بالوں کی تعداد کے برابر نور دے گا جو اس کے ہاتھ کے نیچے سے گزریں گے“ ۵۵۰

امیر المومنین علیہ السلام اپنے فرزندوں کے نام وصیت میں فرماتے ہیں:

”یتیموں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ انھیں کبھی سیر اور کبھی بھوکا مت رکھو اور انھیں اپنے پاس رکھ کر مت بگاڑو“ ۵۵۱

رسول اکرم ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشاد میں بھی یتیموں پر شفقت کے عملی نتیجے کا ذکر ہے:

”ایک دن حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک قبرستان سے گزرے اور اپنی مخصوص نظر سے یہ معلوم کیا کہ ایک صاحبِ قبر کو عذاب دیا جا رہا ہے اور جب آپ ایک سال بعد وہاں

سے گزرے تو قبر پر عذاب کے کوئی آثار نہ پائے۔ آپ نے خدا
 تعالیٰ سے اس صورتِ حال کی وجہ کے بارے میں سوال کیا۔
 وحی آئی کہ وہ شخص گناہگار تھا اور اس کا ایک صالح فرزند تھا
 جس نے ایک سال کی مدت میں ایک یتیم کو مکان ہتیا کیا اور
 ایک راستہ ٹھیک کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس کے اس عمل کے عوض
 اس کے باپ کا گناہ معاف کر دیا۔“ ۵۵۲

اور پھر رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
 ”جو شخص یتیم کی سرپرستی کرے اور اس کے اخراجات برداشت
 کرے، میں اور وہ بہشت میں اسی طرح اکٹھے ہوں گے جس
 طرح ہاتھ کی دو انگلیاں باہم متصل ہوتی ہیں۔“ ۵۵۳

۴۲ فوت شدگان کا احترام

مسلمانوں کے لیے اسلام جس احترام اور عظمت کا قائل ہے اسے دو مرحلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک زندگی کے دوران میں اور دوسرا موت کے وقت۔

جس طرح اسلام یہ نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کی توہین ہو اسی طرح موت کی صورت میں بھی اس نے میت کے لیے مخصوص احترامات اور اور آداب مقرر کیے ہیں اور کسی طور بھی اس بات پر رضامند نہیں کہ مسلمان مُردے کی اہانت ہو۔

امام علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”موت کے بعد بھی مسلمان کا احترام اسی طرح ہے جس طرح

اُس کی زندگی میں ہے“ ۵۵۴

اسلام حکم دیتا ہے کہ اپنے مُردوں کو پانی سے غسل دو اور یہ

عمل اس نے دوسروں پر واجب کیا ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”میری امت پر واجب ہے کہ اپنے مُردوں کو غسل دیں اور

ان پر نماز پڑھیں“ ۵۵۵

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مُردوں کو غسل دینا واجب اور لازم ہے“ ۵۵۶

مسلمان مُردے کے بارے میں عفت سے مرلوب مسائل کی رعایت مکمل طور پر اسی طرح کی جانی چاہیے جس طرح اس کی زندگی میں کی جاتی ہے لہذا ضروری ہے کہ مرد کو مرد اور عورت کو عورت یا اس کا کوئی محرم غسل دے۔

”ایک دفعہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک

عورت سفر کے دوران فوت ہو جائے اور کوئی عورت یا دوسرا

محرم اس کے ہمراہ نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا کہ اس

عورت کو خود اس کے لباس میں دفن کر دینا چاہیے اور اگر کوئی

مرد مر جائے اور اس کے ہمراہ نا محرم عورت کے علاوہ کوئی نہ

ہو تو اسے بھی اس کے لباس میں دفن کر دینا چاہیے“ ۵۵۷

مسلمان میت کو غسل کے بعد کفن پہنانا چاہیے اور پھر اس پر نماز

پڑھنی چاہیے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو ذر سے فرماتے ہیں:

”اے ابو ذر! مرے ہوؤں پر نماز پڑھ۔ شاید یہ چیز تیرے

دل میں حزن پیدا کرے کیونکہ جو حزن خدا کی خاطر ہو اس

کا بدلہ اچھا ہے“ ۵۵۸

مسلمان مُردوں کو جس قدر جلد ممکن ہو دفن کر دینا چاہیے۔

رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں :
 ”مردے کا احترام اور تکریم اس میں ہے کہ اسے جلدی قبر میں
 پہنچا دیا جائے“ ۵۵۹

اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں کی تشییع کی جائے اور اس
 وسیلے سے مردے کے احترام کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ موت کو یاد کیا جائے۔
 رسولِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”بیماروں کی عیادت کرو اور مردوں کی تشییع کرو تاکہ تمہیں
 آخرت یاد آئے“ ۵۶۰

امام رضاؑ فرماتے ہیں :
 ”جو شخص ہمارے دوستوں میں سے کسی کے جنازے کی تشییع
 کرے وہ گناہوں سے خارج ہو جاتا ہے اور جس طرح وہ ماں
 کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا کوئی گناہ اس کے ذمے باقی نہیں رہتا“ ۵۶۱
 لیکن یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ تشییع کے وقت خدا اور آخرت کو یاد
 کرنا چاہیے۔

رسولِ اکرم ﷺ ابو ذر سے فرماتے ہیں :
 ”جب تو جنازے کے پیچھے چلے تو اس وقت موت کا خیال کر اور
 اس سے ڈر اور جان لے کہ تو بھی اس سے ملحق ہوگا“ ۵۶۲

مرے ہوؤں کو نیکی سے یاد کرو

اسلام حکم دیتا ہے کہ مرے ہوؤں کو نیکی سے یاد کرو اور ان کے
 لیے دعا کرو تاکہ خدا تعالیٰ انہیں بخش دے۔

دو ایک دن رسول اکرم ﷺ ایک جنازے کی تشییع میں
 میں چل رہے تھے۔ آپ نے سنا کہ کچھ لوگ اس مردے ہوئے
 شخص کی تعریف کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ اچھا آدمی
 تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! اس
 شخص پر بہشت واجب ہوگئی کیونکہ مومنین نے اس کی اچھالی
 کی گواہی دی ہے اور خدا تعالیٰ ان کی گواہی کو رد نہیں کرتا۔“ ۵۶۳

اس غرض سے کہ مسلمان مردے کے احترام کی حفاظت ہو اسلام
 حکم دیتا ہے کہ غسل دینے والا اگر اس کے بدن میں کوئی عیب یا نقص دیکھے
 تو اسے کسی سے اس کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو غسل دے اور اسے میلانہ
 چھوڑے اور اس کے اندام نہانی پر نگاہ نہ ڈالے اور اس کا
 عیب فاش نہ کرے اور اس کے بعد اس کی تشییع کرے اور
 اس پر نماز پڑھے اور اس کے بعد بیٹھ جائے حتیٰ کہ اسے قبر
 میں دفن کر دیا جائے وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔“ ۵۶۴

اور بالآخر اسلام نے ہر اس چیز سے منع فرمایا ہے جو مردوں کے
 احترام کے منافی ہو۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

”اگر میں رگیزار پر یاد بگتی ہوئی آگ پر چلوں یا تیز تلوار کی
 دھار پر قدم رکھوں تو ان باتوں کو میں اس سے زیادہ پسند
 کرتا ہوں کہ کسی مسلمان کی قبر کے اوپر سے گزروں۔“ ۵۶۵

نیز آپ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے چند چیزیں میری امت کے لیے ناپسندیدہ قرار دی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قبرستان میں یا قبروں کے درمیان ہنسیں“ ۵۶۶

تاہم اسلام حکم دیتا ہے کہ مسلمان کبھی کبھی قبروں پر جائیں اور مرے ہوؤں کو یاد کریں اور مغفرت کے طلبگار ہوں۔
امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس کی قبر کی زیارت کرے“ ۵۶۷

۴۳ حیوانات کی حفاظت

جیسا کہ بعض لوگ تصور کرتے ہیں اس کے برعکس حیوانات کی حفاظت کا مسئلہ ایک ایسی چیز نہیں ہے جسے موجودہ زمانہ وجود میں لایا ہو بلکہ اسے وسیع تر اور کامل تر شکل میں اسلامی احکام میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اسلام انسان اور حیوانات کے مابین تعلقات کو ایک مقررہ قانون کے تحت قرار دیتا ہے اور حیوانات کے وسیع حقوق تسلیم کرتا ہے جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل روایت میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

”سواری کا ہر جانور اپنے مالک پر چھ حقوق رکھتا ہے :

۱۔ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرے تو سب سے پہلے اُسے چارہ دے۔

۲۔ جب پانی کے پاس سے گزرے تو اُسے پانی پلائے۔

۳۔ اس کے چہرے پر ضرب نہ لگائے کیونکہ وہ خدا کی

حمد پڑھتا ہے۔

۴- خدا کی راہ کے علاوہ اس کی پیٹھ پر نہ بیٹھے۔ (یعنی فقط راستہ طے کرتے ہوئے اس پر سوار ہو اور جب رُکے مثلاً کسی سے طویل گفتگو کرنا چاہے تو پیادہ ہو جائے)

۵- اس کی طاقت اور قدرت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ لاوے۔

۶- اسے ایسے راستے پر نہ چلائے جو اس کے لیے ناموزوں ہو۔ ۵۶۸
مندرجہ بالا روایت کے علاوہ متعدد ایسے اقوال کے ضمن میں جو پیشوا ان دین سے نقل کیے گئے ہیں حیوانات کی نسبت سے انسان کی ذمے داریاں متعین کر دی گئی ہیں جن کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

۱- ان کے چارے کی طرف پوری پوری توجہ دو۔

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مرد کی شرافت اس میں ہے کہ اس کی سواری کے حیوانات

چاق و چوبند اور موٹے ہوں“ (یعنی ان کے لیے وسائل

زندگی تسلیم کرنے میں کوئی کوتاہی نہ برتی گئی ہو) ۵۶۹

”جب امام علی علیہ السلام جنگ کا مالِ غنیمت تقسیم کرتے

تھے اور لوگوں کے حصے معین کرتے تھے تو سواروں کے

کے لیے (یعنی ان لوگوں کے لیے جو ایک گھوڑا سواری کے

غرض سے اور ایک فالتو گھوڑا اپنے ساتھ لاتے تھے) تین

حصے (دو حصے گھوڑوں کے اور ایک حصہ خود سوار کا) اور

پیادوں کے لیے ایک حصہ مقرر فرماتے تھے“ ۵۷۰

۲- انھیں پیاسا نہ رکھو۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

و خدا تعالیٰ جلتے ہوئے کلیجوں کو ٹھنڈا کرنا پسند فرماتا ہے
جو شخص چوپالیوں وغیرہ کے جلتے ہوئے قلوب کو سیراب کرتا
ہے خدا تعالیٰ اُسے اپنے سائے تلے جگہ دے گا، اس دن
جس دن اُس کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔“ ۵۴۱

۳- ان کے چہرے پر ضرب نہ لگاؤ۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”برحیض کا مقسوم اور احترام ہے اور چوپالیوں کا مقسوم ان
کے چہروں میں ہے۔“ ۵۴۲

۴- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”چوپالیوں پر چار زانو نہ بیٹھو اور ان کی پیٹھ کو اپنی مجلس
قرار نہ دو۔“ ۵۴۳

۵- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”چوپالیوں پر تین شخص سوار نہ ہوں کیونکہ تیسرا شخص ملعون
اور خدا کی رحمت سے دور ہے۔“ ۵۴۴

۶- لاغر اور ضعیف حیوانات کا بوجھ ہر منزل پر اتار دو۔

۷- خشک بیابانوں میں دیر نہ لگاؤ اور انھیں اپنی منزل نہ بناؤ۔

۸- جن صحراؤں میں کافی پانی اور چارہ ہو وہاں جانوروں کو
آہستہ چلاؤ تاکہ وہ اس پانی اور گھاس سے استفادہ کر سکیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نرمی اور میانہ روی کو پسند فرماتا ہے لہذا اگر
تم لاغر اور ضعیف چوپالیوں کے ساتھ سفر کرو تو ہر منزل پر

ان کا بوجھ آتا رہا اور اگر خشک بیابان ہو تو وہاں سے گزر
جاؤ اور سرسبز زمینوں میں منزل کرو۔“ ۵۴۵
امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سرسبز زمینوں میں سے جانوروں کو آہستہ چلاؤ اور خشک
زمینوں میں سے گزرنے میں جلدی کرو۔“ ۵۴۶
۹- حیوانوں کو تیزی سے نہ چلاؤ۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو شخص سب حاجیوں سے پہلے اپنی منزل پر پہنچے اس کی
شہادت قبول نہ کرو کیونکہ اس نے اپنے حیوان کو اذیت
دی ہے۔“ ۵۴۷

۱۰- حیوانات کو بے جا نہ مارو:

”اگر حیوان سرکشی اور شرارت کریں اور سبھاگ نکلیں تو
انہیں مارو لیکن ان کے پھسلنے یا زمین پر گر جانے کی بنا
پر مارنے سے باز رہو۔“ ۵۴۸

۱۱- حیوانات کو بے جا ذبح نہ کرو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اگر کوئی شخص ایک چڑیا کو بے جا ذبح کر دے تو وہ چڑیا

قیامت کے دن فریاد کرے گی اور کہے گی: پروردگارا!

اس شخص سے پوچھو کہ اس نے مجھے کیوں بے فائدہ ذبح کیا تھا؟“ ۵۴۹

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایک عورت عذاب الہی میں گرفتار ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی

کہ اُس نے ایک بلی کو باندھ دیا حتیٰ کہ وہ پیاس کے مارے
مرگئی۔“ ۵۸۰

۱۲- حیوانات کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح نہ کرو۔

امام علیؑ فرماتے ہیں:

”ایک گوسفند کو دوسرے گوسفند کے سامنے، جبکہ وہ اُسے
دیکھ رہا ہو، ذبح نہ کرو۔“ ۵۸۱

۱۳- بہتر ہے کہ جس حیوان کو تم نے پالا ہو اُسے خود ذبح نہ کرو۔

”ایک شخص نے امام رضاؑ کی خدمت میں عرض

کیا: ایک گوسفند سال بھر میرے گھر میں رہا۔ میں نے اس

کی قربانی دینی چاہی۔ جب میں نے اسے پکڑ کر زمین پر

ٹسایا تو اس نے میری طرف دیکھا۔ مجھے اس پر رحم آیا چنانچہ

میں نے کچھ دیر توقف کیا اور پھر اسے ذبح کر دیا۔ حضرت

نے فرمایا: ہمیں تمہارا یہ کام مہلّا نہیں لگا۔ اپنے ہاتھ کے

پالے ہوئے کو خود ذبح نہ کرو۔“ ۵۸۲

الاصول العربية



- ۱ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تَذَكَّرُ الْعِلْمِ بَيْنَ عِبَادِي مِمَّا يُحْيِي عَلَيْهِ الْقُلُوبُ الْمَيِّتَةَ إِذَا هُمْ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَىٰ أَمْرِي. (أُصُولُ كَافِي ص ۲۰)
- ۲ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. (مَنْيَّةُ الْمُرِيدِ ص ۹)
- ۳ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ بَغَاةَ الْعِلْمِ.

(أُصُولُ كَافِي ص ۱۵)

- ۴ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ فَاطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنْ مَّظَانِّهِ وَاقْتَسِمُوا مِنْ أَهْلِهِ فَإِنَّ تَعْلِيمَهُ لِلَّهِ حَسَنَةٌ وَطَلَبُهُ عِبَادَةٌ وَالْمُذَاكِرَةُ بِهِ تَسْبِيحٌ وَالْعَمَلُ بِهِ جِهَادٌ وَتَعْلِيمُهُ مَنْ يُعَلِّمُهُ صَدَقَةٌ وَبَدَلُهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ....

(بِحَارُ الْأَنْوَارِ ج ۱ ص ۵۵)

- ۵ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَهُوَ كَالصَّائِمِ

نَهَارَهُ الْقَائِمِ لَيْلَهُ وَإِنَّ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَكُونَ أَبُو قُبَيْسٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ.

(مُنيَّةُ المريد ص ٩)

٦ - قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(سُورَةُ بَقَرَةٍ: آيَةٌ)

٧ - قَالَ السَّجَّادُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلِبِ الْعِلْمِ
لَطَبَّوهُ وَلَوْ بِسَفِكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللَّجَجِ.

(بِحَارُ الْأَنْوَارِ ج ١ ص ٥٩)

٨ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ
عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

(مُنيَّةُ المريد ص ١١)

٩ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرٌ مَا تَخَلَّفَ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ
ثَلَاثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ وَصَدَقَةٌ تُجْرِي بِبُلْغِهِ

أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ. (مُنيَّةُ المريد ص ١١)

١٠ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عُتَقَاءِ
اللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْمُتَعَلِّمِينَ.

(بِحَارُ الْأَنْوَارِ ج ١ ص ٥٨)

١١ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ.

(بِحَارُ الْأَنْوَارِ ج ١ ص ٥٧)

١٢ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ: وَلَا يَسْتَحِينُ أَحَدٌ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الشَّيْءَ أَنْ
يَتَعَلَّمَهُ.

(نَهْجُ الْبَلَاغَةِ ص ١١١٣)

۱۳- قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِعْلَمُوا أَنَّ كَمَالَ الدِّينِ طَلَبُ
الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِهِ أَلَا وَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ أَوْجِبُ عَلَيْكُمْ
مِنْ طَلَبِ الْمَالِ ... (أصول کافی ص ۱۵)

۱۴- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعِلْمُ مَقْرُونٌ إِلَى الْعَمَلِ فَمَنْ عَلِمَ
عَمِلَ وَمَنْ عَمِلَ عَلِمَ وَالْعِلْمُ يَهْتَفُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ
أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ. (أصول کافی ص ۲۲)

۱۵- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ
يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ وَمَنْ أَرَادَ بِهِ خَيْرَ الْآخِرَةِ أَعْطَاهُ
خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. (بحار الانوار ج ۱ ص ۱۱۱)

۱۶- قَالَ السَّجَّادُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: حَقٌّ سَائِسُكَ بِالْعِلْمِ التَّعْظِيمُ لَهُ
وَالْتَوْقِيرُ لِمَجْلِسِهِ وَحُسْنُ الْإِسْتِمَاعِ إِلَيْهِ وَالْإِقْبَالُ
عَلَيْهِ وَأَنْ لَا تَرْفَعَ عَلَيْهِ صَوْتَكَ وَلَا تُجِيبَ أَحَدًا إِسْئَلَهُ
عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يُجِيبُ وَلَا تُحَدِّثَ فِي
مَجْلِسِهِ أَحَدًا وَلَا تَغْتَابَ عِنْدَهُ أَحَدًا وَأَنْ تَدْفَعَ عَنْهُ
إِذَا ذُكِرَ عِنْدَكَ بِسَوْءٍ وَأَنْ تُسِرَّ عِيُوبَهُ وَتُظْهِرَ مَنَاقِبَهُ
وَلَا تُجَالِسَ لَهُ عَدُوًّا وَلَا تُعَادِرِي لَهُ وَلِيًّا فَإِذَا فَعَلْتَ
ذَلِكَ شَهِدَكَ مَلَائِكَةُ اللَّهِ تَعَالَى بِأَنَّكَ قَصَدْتَهُ وَ
تَعَلَّمْتَ عِلْمَهُ لِلَّهِ جَلَّ اسْمُهُ لَا لِلنَّاسِ

..... وَأَمَّا حَقُّ رِعْيَتِكَ بِالْعِلْمِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّمَا جَعَلَكَ قِيَمًا لَهُمْ فِيمَا آتَاكَ مِنَ الْعِلْمِ وَفَتَحَ لَكَ
مِنْ خَزَائِنِهِ فَإِنْ أَحْسَنْتَ فِي تَعْلِيمِ النَّاسِ وَلَمْ تَحْرِقْ

بِهِمْ وَلَمْ تَضَجِرْ عَلَيْهِمْ (وَلَمْ تَتَجَبَّرْ عَلَيْهِمْ خ ل)
 زَادَكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَإِنْ أَنْتَ مَنَعْتَ النَّاسَ مِنْ عِلْمِكَ
 أَوْ خَرَقْتَ بِهِمْ عِنْدَ طَلِبِهِمُ الْعِلْمَ مِنْكَ كَانَ حَقًّا عَلَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْلُبَكَ الْعِلْمَ وَيَهَائَهُ وَيَسْقِطَ مِنْ
 الْقُلُوبِ مَحَلَّكَ .

(مكارم الاخلاق ص ٤١٤)

١٧ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

(بحار الانوار ج ١ ص ٧٦)

١٨ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ
 الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ .

(سورة الزمر : آيت ٩)

١٩ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ
 أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ .

(سورة مجادله : آيت ١١)

٢٠ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَالْعُلَمَاءُ بِأَقْوَنَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ
 أَعْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ وَأَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوبِ مَوْجُودَةٌ .

(نهج البلاغه ص ١١٤٦)

٢١ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَوْمُ الْعَالِمِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ
 رَكْعَةٍ يُصَلِّيُهَا الْعَابِدُ . (بحار الانوار ج ١ ص ٧٦)

٢٢ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (فِي حَدِيثٍ) : وَالْعَالِمُ بِمَنْزِلَةِ

الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِذَا مَاتَ
 الْعَالِمُ انْتَلَمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا تَسُدُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(بحار الانوار ج ١ ص ١١٢)

٢٣- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (فِي حَدِيثٍ): وَرَكَعَتَانِ مِنْ
عَالِمٍ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِينَ رَكَعَةً مِنْ جَاهِلٍ.

(بحار الأنوار ج ١ ص ٦٥)

٢٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُجَانَسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ.

(بحار الأنوار ج ١ ص ٦٤)

٢٥- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ.

(بحار الأنوار ج ١ ص ٦١)

٢٦- قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بَنِيَّ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ وَزَايِمَهُمْ
بِرُكْبَتِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْيِي أَنْفُسَ بَنِي نُورٍ بِحِكْمَةٍ

كَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ بِوَابِلِ السَّمَاءِ. (بحار الأنوار ج ١ ص ٦٤)

٢٧- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَكْرَمَ فَقِيهًا مُسْلِمًا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَنده رَاضٍ وَمَنْ آهَانَ فَقِيهًا مُسْلِمًا لَقِيَ
اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ.

(بحار الأنوار ج ١ ص ٨٢)

٢٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ مِنْ أَجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْلَالَ
الشَّيْخِ الْكَبِيرِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢١٤)

٢٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ أَجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْلَالُ
الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢١٤)

٣٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا آتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢١٥)

٣١- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيَّاكُمْ وَالْمُرَاءَ وَالْخُصُومَةَ

فَانَهُمَا يَمْرُضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيُنْبِتُ عَلَيْهِمَا
النِّفَاقَ . (أُصُولُ كَافِي ص ٤٥١)

٣٢ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِيَّاكُمْ وَالْمُشَادَّةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ
الْمُعَرَّةَ وَتُظْهِرُ الْعَوْرَةَ . (أُصُولُ كَافِي ص ٤٥١)

٣٣ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ لَاحَى الرِّجَالَ ذَهَبَتْ مَرَوْتُهُ .
(بَحَارُ الْأَنْوَارِ ج ١ ص ١٠٣)

٣٤ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ ضَنَّ بِعَرَضِهِ فَلْيَدْعِ الْمُرَاءَ .

(نَهْجُ الْبَلَاغَةِ ص ١٢٤٥)

٣٥ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهَا تَشْتَغِلُ
الْقَلْبَ وَتُورِثُ النِّفَاقَ وَتَكْسِبُ الضَّغَائِنَ .

(أُصُولُ كَافِي ص ٤٥٢)

٣٦ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ
حَتَّى يَدْعِ الْمُرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا .

(سَفِينَةُ الْبَحَارِ ج ٢ ص ٥٣٢)

٣٧ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا زَعِيمُ بَيْتِي فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ

وَبَيْتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتِي فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ

الْمُرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا . (وَسَائِلُ الشَّيْخِ ج ٢ ص ٣٣٢)

٣٨ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : (فِي حَدِيثٍ) : وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ

لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ . (تَهْذِيبُ ج ١ ص ٥٣١)

٣٩ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ . (سُورَةُ أَلْ عِمْرَانَ : آيَةُ ١١٠)

٤٠ - قَالَ اللهُ تَعَالَى : يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ . (سورة آل عمران : آيت ١١٤)

٤١ - قَالَ اللهُ تَعَالَى (حِكَايَةٌ عَنْ لُقْمَانَ) : يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ
وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ
إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ . (سورة لقمان : آيت ١٧)

٤٢ - قَالَ اللهُ تَعَالَى : وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ .

(سورة توبه : آيت ٧١)

٤٣ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ :
لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيَسْتَعْمَلَنَّ
عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ فَيَدْعُونَ خِيَارَكُمْ فَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ .

(فروع کافی ج ١ ص ٣٤٣)

٤٤ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي خُطْبَةٍ) : إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ حَيْثُ مَا عَمِلُوا مِنَ الْمَعَاصِي وَلَمْ يَنْهَهُهُمْ
الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ ذَلِكَ

(فروع کافی ج ١ ص ٣٤٣)

٤٥ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَزَالُ النَّاسُ (أُمَّتِي) يَحْجِرُ مَا
أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ

فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ نُزِعَتْ مِنْهُمْ الْبَرَكَاتُ وَسُلِطَ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَاصِرٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

(تهذيب ج ٢ ص ٥١)

٤٦ - قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ) : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
شُعَيْبِ النَّبِيِّ إِلَى مُعَذِّبٍ مِنْ قَوْمِكَ مِائَةَ نَفْسٍ : أَرْبَعِينَ
الْفَائِضِينَ شِرَارِهِمْ وَسِتِّينَ الْفَائِضِينَ خَيْرِهِمْ . فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ الْأَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْأَخْيَارِ ؟ فَأَوْحَى
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ : دَاهَنُوا أَهْلَ الْمَعَاصِي وَلَمْ يَفْضُبُوا
لِغَضَبِي .

(فروع كافي ج ١ ص ٣٤٣)

٤٧ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَلْقَى أَهْلَ الْمَعَاصِي بِوَجْهِهِ مُكْفَهَرَةً .

(فروع كافي ج ١ ص ٣٤٤)

٤٨ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ أَعْظَمَ النَّاسُ مَنْزِلَةَ عِنْدَ
اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَاهِمُ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ .
(أصول كافي ص ٤١٤)

٤٩ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَنْصَحِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ
كَنْصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ . (أصول كافي ص ٤١٤)

٥٠ - عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكَ
بِالنُّصْحِ لِلَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ .
(أصول كافي ص ٤١٤)

٥١ - عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَقُولُ: مَنْ رَأَى أَخَاهُ عَلَى أَمْرٍ يَكْرَهُهُ فَلَمْ يَرُدَّهُ عَنْهُ وَهُوَ

يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خَانَهُ... (بجاء الانوار ج ٥ كتاب العشرة ص ١٣٦)

٥٢ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَلْزِمُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْحُقُوقِ لِوَلَدِهِمَا

مَا يَلْزِمُ الْوَلَدَ لَهُمَا مِنْ عُقُوبَتِهِمَا. (فروع كافي ج ٢ ص ٩٤)

٥٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَحِمَ اللَّهُ وَالِدَيْنِ أَعَانَا وَوَلَدَهُمَا

عَلَى بَرِّهِمَا. (فروع كافي ج ٢ ص ٩٤)

٥٤ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ: إِنَّ لِلْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ حَقًّا وَإِنَّ لِلْوَالِدِ عَلَى

الْوَلَدِ حَقًّا. (نهج البلاغه ص ١٢٦٤)

٥٥ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ: وَإِنَّمَا قَلْبُ الْحَدِيثِ كَالْأَرْضِ الْخَالِيَةِ مَا لَقِيَ

فِيهَا مِنْ شَيْءٍ قَبِلَتْهُ. (نهج البلاغه ص ٩٠٣)

٥٦ - قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا حَقُّ ابْنِي هَذَا؟ قَالَ ﷺ: تَحْسِينُ اسْمِهِ وَادِّبَهُ وَضَعَهُ مَوْضِعًا حَسَنًا.

(فروع كافي ج ٢ ص ٩٤)

٥٧ - قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَصْدَقُ الْأَسْمَاءِ مَا سُمِّيَ بِالْعُبُودِيَّةِ وَ

أَفْضَلُهَا أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ. (فروع كافي ج ٢ ص ١٦٦)

٥٨ - قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ أَبْغَضَ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ حَارِثُ وَمَالِكُ

وَخَالِدُ. (فروع كافي ج ٢ ص ١٨٧)

٥٩ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَمَّيْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَالْكَرْمُوهُ

وَأَوْسَعُوَالَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَلَا تَقْبَحُوا لَهُ وَجْهًا.

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ١٢٣)

٦٠ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ: وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ

وَيُحْسِنُ آدِيَهُ وَيُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ. (نهج البلاغه ص ۱۲۶۴)

۶۱ - عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: ... حَتَّى يَتِمَّ لَهُ خَمْسُ سِنِينَ،

ثُمَّ يُقَالُ لَهُ أَيُّهُمَا يَمِينُكَ وَأَيُّهُمَا شِمَالُكَ فَإِذَا عَرَفَ

ذَلِكَ حَوْلَ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَيُقَالُ لَهُ: اسْجُدْ ثُمَّ

يُتْرَكُ حَتَّى يَتِمَّ لَهُ سِتُّ سِنِينَ فَإِذَا تَمَّ لَهُ سِتُّ سِنِينَ

عَلِمَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ حَتَّى يَتِمَّ لَهُ سَبْعُ سِنِينَ فَإِذَا تَمَّ

لَهُ سَبْعُ سِنِينَ قِيلَ لَهُ: اغْسِلْ وَجْهَكَ وَكَفَيْكَ فَإِذَا

غَسَلَهُمَا قِيلَ لَهُ: صَلِّ، ثُمَّ يُتْرَكُ حَتَّى يَتِمَّ لَهُ تِسْعُ

فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ عُلْمُ الوُضُوءِ وَضَرْبِ عَلَيْهِ وَأَمْرٍ بِالصَّلَاةِ

وَضَرْبِ عَلَيْهَا. (مكارم الاخلاق ص ۲۵۴)

۶۲ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلِمُوا

أَوْلَادَكُمْ السَّبَاحَةَ وَالرِّمَاطِيَةَ. (فروع كافي ج ۲ ص ۹۴)

۶۳ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: الْغُلَامُ يَلْعَبُ سَبْعَ سِنِينَ وَيَتَعَلَّمُ

الْكِتَابَ سَبْعَ سِنِينَ وَيَتَعَلَّمُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ سَبْعَ سِنِينَ.

(فروع كافي ج ۲ ص ۹۴)

۶۴ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَلْيُؤَدِّنْ فِي أُذُنِهِ

الْيَمْنِي بِأَذَانِ الصَّلَاةِ وَلْيَقِمِ فِي الْيُسْرَى فَإِنَّهَا عَصَا

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (فروع كافي ج ۲ ص ۸۸)

۶۵ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْوَلَدُ سَيِّدُ سَبْعِ سِنِينَ وَعَبْدُ سَبْعِ

سِنِينَ وَوَزِيرُ سَبْعِ سِنِينَ. (مكارم الاخلاق ص ۲۵۵)

۶۶ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَبِلَ وَلَدَهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً.

(فروع كافي ج ۲ ص ۹۵)

٦٧- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ
مَا قَبِلْتُ صَبِيًّا قَطُّ فَلَمَّا وُلِّي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
هَذَا رَجُلٌ عِنْدِي أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ.

(فروع کافی ج ٢ ص ٩٥)

٦٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَضْرِبُوا أَطْفَالَكُمْ عَلَى بُكَائِهِمْ
فَإِنَّ بُكَائَهُمْ أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ: شَهَادَةٌ أَنَّ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَأَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ، وَأَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ:
الدُّعَاءُ لِوَالِدَيْهِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٣٠)

٦٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَهَّرُوا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ
فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَأَسْرَعُ لِنَبَاتِ اللَّحْمِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٢٨)

٧٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَوَقَّؤْا عَلَى أَوْلَادِكُمْ مِنْ لَبَنِ
الْبَغِيَّةِ وَالْمَجْنُونَةِ فَإِنَّ اللَّبْنَ يَعْذِي.

(مكارم الاخلاق ص ٢٥٦)

٧١- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمَوْلُودُ إِذَا وُلِدَ يُؤَدَّنُ فِي أُذُنِهِ

الْيُمْنَى وَيُقَامُ فِي الْيُسْرَى. (مكارم الاخلاق ص ٢٦١)

٧٢- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعَقِيْقَةُ لِأَزْمَةٍ لِمَنْ كَانَ غَنِيًّا

وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا إِذَا الْيَسْرَ فَعَلَّ فَإِنَّ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ

فَلَيْسَ عَلَيْهِ... وَكُلُّ مَوْلُودٍ يَرْتَهِنُ بِعَقِيْقَتِهِ.

(مكارم الاخلاق ص ٢٦٠)

٧٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ كَمَا تُحِبُّونَ

أَنْ يَّعْدِلُوا بَيْنَكُمُ فِي الْبُرِّ وَاللُّطْفِ .

(مكارم الاخلاق ص ٢٥٢)

٧٤ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَاشْتَرَى
تُحْفَةً فَحَمَلَهَا إِلَى عِيَالِهِ كَانَ كَحَامِلِ صَدَقَةٍ إِلَى
قَوْمٍ مَّحَاوِيَجٍ . وَلْيَبْدَأْ بِالْإِنَاثِ قَبْلَ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ مَنْ
فَرَّحَ ابْنَتَهُ فَكَأَنَّمَا اعْتَقَ رَقَبَةً مِّنْ وَّلَدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

(مكارم الاخلاق ص ٢٥٤)

٧٥ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ
بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا
أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا
قَوْلًا كَرِيمًا وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا .

(سورة بنى اسرائيل - آيت ٢٣-٢٤)

٧٦ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ
أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالَهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي
وَلِوَالِدَيْكَ إِلَى الْمَصِيرِ . (سورة لقمان - آيت ١٤)

٧٧ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بَرُّ الْوَالِدَيْنِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ
وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

(جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٩)

٧٨ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصْبَحَ مَرْضِيًّا لِأَبُوَيْهِ أَصْبَحَ
لَهُ بِأَبَانٍ مَّفُتُوْحَانِ إِلَى الْجَنَّةِ . (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٩)

٧٩ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ) : وَاتَاهُ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ آخَرَ وَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابُّ نَشِيطٌ وَأُحِبُّ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ تَكْرَهُ ذَلِكَ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْجِعْ فَلَئِنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَأُنْسِمَا بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَنَةً . (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٦)

٨٠ - وَجَاءَ آخِرُ إِلَيْهِ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلْجِهَادِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا وَالِدَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ فَالزِمِهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ قَدَمَيْهَا . (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٦١)

٨١ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ أُخْتُ لَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّبَهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَاجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ثُمَّ قَامَتْ فَذَهَبَتْ وَجَاءَ أَخُوهَا فَلَمْ يَصْنَعْ بِهِ مَا صَنَعَ بِهَا فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ رَجُلٌ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِأَنَّهَا كَانَتْ أَبْرُ بِوَالِدَيْهَا مِنْهُ . (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٦٠)

٨٢ - قَالَ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ : إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالَفَيْنِ فَقَالَ بَرَّهُمَا كَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يَتَوَلَّوْنَا . (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٦٠)

٨٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَصْبَحَ مُسْخِطًا لِأَبَوَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ إِلَى النَّارِ . (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٢)

(جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٢)

١٤ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِيَّاكُمْ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوْجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌ

... (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٧)

١٥ - قَالَ الصَّادِقُ ع: لَوْ عَلِمَ اللَّهُ شَيْئًا هُوَ آدِنِي مِنْ أُمَّي لَنَهَى عَنْهُ وَهُوَ آدِنِي مِنَ الْعُقُوقِ وَمِنَ الْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى وَالِدَيْهِ فَيَحِدُّ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا.

(جامع السعادات ج ٢ ص ٢٥٨)

١٦ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَقُّ كَبِيرِ الْأَخُوَّةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ

كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. (جامع السعادات ج ٢ ص ٢٦٢)

١٧ - قَالَ الصَّادِقُ ع: إِنْ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ لَا

يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنَادِي بِالْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

(أصول كافي ص ٣٩٠)

١٨ - قَالَ الصَّادِقُ ع: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شَيْعَتِنَا آتَى رَجُلًا مِنْ

أَخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِينْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ

إِلَّا ابْتَلَاهُ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ عِدَّةٍ مِنْ أَعْدَائِنَا

يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (أصول كافي ص ٤٧٦)

١٩ - قَالَ الصَّادِقُ ع: مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتَجَّ مُؤْمِنٌ إِلَى

سُكْنَاهَا فَمَنْعَهُ إِيَّاهَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَأْتُكَ ابْنَ جَل

عَبْدِي عَلَى عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ ۖ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا

يَسْكُنُ جَنَاتِي أَبَدًا. (أصول كافي ص ٤٧٦)

٩٠ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ سَأَلَ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ حَاجَةً مِنْ
ضُرِّ فَمَنَعَهُ مِنْ سَعَةٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا مِنْ عِنْدِهِ أَوْ
مِنْ غَيْرِهِ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدُهُ إِلَى
عُنُقِهِ حَتَّى يَقْرَعَ اللَّهُ مِنْ حِسَابِ الْخَلْقِ .

(بحار الأنوار ج ١٦ ص ١٠)

٩١ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا يُحَكِّمُهُمْ فِي جَنَّتِهِ
قِيلَ وَمَنْ هُمْ ؟ قَالَ مَنْ قَضَى لِمُؤْمِنٍ حَاجَةً بِنِيَّةٍ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٢٣)

٩٢ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ : مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً كَانَ كَمَنْ عَبَدَ
اللَّهَ دَهْرَهُ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٢٣)

٩٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
عَادِيَةَ مَاءٍ أَوْ نَارٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

(أصول كافي ص ٣٩٠)

٩٤ - قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّهُ لَيَعْرِضُ لِي صَاحِبُ الْحَاجَةِ فَأَبَادِرُ
إِلَى قَضَائِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَسْتَعِينِي عَنْهَا صَاحِبُهَا .

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشر ص ١٩)

٩٥ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ الْمُسْلِمَ إِذَا جَاءَ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَقَامَ
مَعَهُ فِي حَاجَةٍ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(مستدرک الوسائل ج ٢ ص ٤٠٧)

٩٦ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا قَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا

نَادَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَلَى ثَوَابِكَ وَلَا أَرْضِي لَكَ بِدُونِ
الْجَنَّةِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٢٣)

٩٧- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَنْ قَضَى لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حَاجَةً
قَضَى اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حَاجَةٍ مِمَّنْ ذَلِكَ
أَوْلَاهَا الْجَنَّةُ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ يُدْخَلَ قَرَابَتَهُ وَمَعَارِفَهُ
وَإِخْوَانَهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونُوا أَنْصَابًا.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢٣)

٩٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيَّمَا مُؤْمِنٍ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ
مُعْسِرٌ لِسِرِّ اللَّهِ لَهُ حَوَائِجُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ
عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِمَّنْ
عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ
مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظْمَةِ وَ
ارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ.

(أصول كافي ص ٤١٠)

٩٩- قَالَ صَفْوَانُ الْجَمَّالِ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ: مَيْمُونٌ،
فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَذُّرَ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ. فَقَالَ لِي: قُمْ فَأَعِنْ أَخَاكَ
فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَهُ اللَّهُ كِرَاهُ فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي فَقَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ؟ فَقُلْتُ:
قَضَاهَا (هـ- خ ل) اللَّهُ- بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي- فَقَالَ: أَمَا أَنْتَ
أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ أُسْبُوعٍ
بِالْبَيْتِ مُبْتَدِيًا...

(أصول كافي ص ٤٠٩)

۱۰۰۔ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْخَلْقُ عَيَالِي
فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ الْطُفْهُمُ بِهِمْ وَأَسْعَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ...
(أصول كافي ص ۴۰۹)

۱۰۱۔ قَالَ الْكَاطِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْعَوْنَ فِي
حَوَائِجِ النَّاسِ، هُمُ الْأَمِينُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَدْخَلَ
عِلْمًا مِنْ سُرُورًا فَرَّحَ اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۵۲۴)

۱۰۲۔ قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرُدُّ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ
فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ نِيَّةً بِهِمْهَا قَلْبَهُ، فَيَدْخُلُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى بِهِمْهُ الْجَنَّةَ (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۵۲۳)

۱۰۳۔ قَالَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ حَوَائِجَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ مِنْ نِعْمٍ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَلَا تَمْلُؤُوا النِّعَمَ
(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب عشرة ص ۹۰)

۱۰۴۔ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَجِبْتُ لِرَجُلٍ يَأْتِيهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فِي حَاجَةٍ
فَيَمْتَنِعُ عَنْ قَضَائِهَا وَلَا يَرَى نَفْسَهُ لِلْخَيْرِ أَهْلًا! فَهَبْ
أَنَّهُ لَا ثَوَابَ يُرْجَى وَلَا عِقَابَ يُتَّقَى أَفْتَرَّ هَدُونَ فِي مَكَارِمِ
الْإِخْلَاقِ؟ (دُرر الحكم ص ۴۹۶)

۱۰۵۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ
فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.
(اصول كافي ص ۳۹۰)

۱۰۶۔ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ
أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ.
(اصول كافي ص ۳۹۱)

١٠٧- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ النَّاسِ مَنْ أَنْتَفَعَ بِهِ النَّاسُ

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٢٤)

١٠٨- قَالَ الصَّادِقُ ع : لَيْسَ يَتَّبِعُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ

الْأَجْرِ إِلَّا ثَلَاثُ خِصَالٍ : صَدَقَهُ أَجْرَاهَا فِي حَيَاتِهِ

فِيهِ تَجَرَّبَى بَعْدَ مَوْتِهِ ، وَسَنَّهُ هُدَى سَنَاهَا فِيهِ يَعْمَلُ

بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَسْتَغْفِرُ لَهُ .

(بحار الانوار ج ٣ ص ١٧٥)

١٠٩- قَوْلُهُ تَعَالَى : الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ

أَمَلًا .

(سوره كهف - آيه ٤٦)

١١٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ

يَقُولُ : مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٣٠٤)

١١١- قَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا يَعْزُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ

إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ .

(سوره توبه- آيت ١٨)

١١٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَمَاطَ عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ

مَا يُؤْذِيهِمْ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ قِرَاءَةِ أَرْبَعِمِائَةِ آيَةٍ

كُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا بَعَشْرُ حَسَنَاتٍ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٣١)

۱۱۳- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمُرُّ
عَلَى الْمُدْرَةِ فِي وَسْطِ الطَّرِيقِ فَيَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِهِ حَتَّى
يَنْحِيَهَا بِيَدِهِ عَنِ الطَّرِيقِ .

(بحار الانوار ج ۵ کتاب العشره ص ۱۳۱)

۱۱۴- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (فِي حَدِيثٍ) قَالَ : إِنَّ عَلِيَّ كُلِّ
مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ ، قِيلَ : مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ ؟ قَالَ
إِمَاطَتُكَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ .

(بحار الانوار ج ۵ کتاب العشره ص ۱۳۱)

۱۱۵- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَخْذُلُ أَخَاهُ ، وَهُوَ
يَقْدِرُ عَلَى نَصْرَتِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

(بحار الانوار ج ۵ کتاب العشره ص ۱۲۳)

۱۱۶- قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَكُنَّا لِلظَّالِمِ خَصْمًا وَلِلْمَظْلُومِ عَوْنًا .

(نهج البلاغه ص ۹۶۸)

۱۱۷- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ ظَالِمٍ بَعَثَ
اللَّهُ لَهُ مَلَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِي لَحْمَهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۲۲۱)

۱۱۸- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعِينُ مُؤْمِنًا مَظْلُومًا

إِلَّا كَانَ أَفْضَلَ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَاعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ ... (بحار الانوار ج ۵ کتاب العشره ص ۱۲۳)

۱۱۹- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ مُؤْمِنًا كَانَ فِي مَمْلَكَةٍ جَبَّارٍ فَوَلَعَ

بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشَّرِكِ ، فَنَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ

الشِّرْكَ فَاطَّلَهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَصَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ
أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ لَكَ فِي جَنَّتِي
مَسْكَنٌ لِأَسْكَنْتُكَ فِيهَا وَلَكِنَّهُمَا مُحْرَمَةٌ عَلَيَّ مَنْ مَاتَ
بِئْشْرِكًا وَلَكِنْ يَا نَارُ هَيِّدِيهِ وَلَا تُؤْذِيهِ...

(أصول كافي ص ٤٠٣)

١٢٠- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ): لِأَنَّ نَصْرَةَ الْمُؤْمِنِ عَلَى
الْمُؤْمِنِ فَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ...

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٢٣)

١٢١- قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. (سورة حجرات - آيت ١٠)

١٢٢- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ عِنْدَ وَفَاتِهِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:
أَوْصِيكُمْمَا وَجَمِيعِ وُلْدِي وَمَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَ
نُظْمِ أَمْرِكُمْ وَصَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ جَدَّكُمْ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ
عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ. (نهج البلاغة ص ٩٦١)

١٢٣- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَأِيَ الْحَاجُّ قَالَ: مَرَّ بِنَا الْمُفْضَلُ وَأَنَا
وَخَتْنِي نَتَشَاجِرُ فِي مِيرَاثٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ
تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَاتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةٍ دَرَاهِمٍ
فَدَفَعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا
مِنْ صَاحِبِهِ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُو
عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي

شَيْءٌ أَنْ أَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَأَقْتَدِ بِهَا مِنْ مَالِهِ فَهَذَا مِنْ مَالِ
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ . (اصول کافی ص ۴۱۴)

۱۲۴- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ
 ثَلَاثُونَ حَقًّا لَا بَرَاءَةَ لَهُ مِنْهَا إِلَّا بِالْأَدَاءِ وَالْعَفْوِ :-
 يَغْفِرُ زَلَّتَهُ وَيَرْحَمُ عَثَرَتَهُ وَيَسْتُرُ عَوْرَتَهُ وَيَقْبِلُ
 عَثْرَتَهُ وَيَقْبِلُ مَعْدِرَتَهُ وَيُرَدِّعِيْبَتَهُ وَيُدِيمُ نَصِيحَتَهُ
 وَيَحْفَظُ خُلَّتَهُ وَيُرْعَى زِمَّتَهُ وَيَعُودُ مَرَضَتَهُ وَيَشْهَدُ
 مِيَّتَهُ وَيُجِيبُ دَعْوَتَهُ وَيَقْبِلُ هَدِيَّتَهُ وَيُكَافِي صِلَتَهُ
 وَيَشْكُرُ نِعْمَتَهُ وَيُحْسِنُ نَصْرَتَهُ وَيَحْفَظُ حَلِيْلَتَهُ
 وَيَقْضِي حَاجَتَهُ وَيَسْتَنْجِحُ مَسْأَلَتَهُ وَيَشِمْتُ عَطَشَتَهُ
 وَيُرْشِدُ ضَالَّتَهُ وَيُرَدُّ سَلَامَهُ وَيُطِيبُ كَلَامَهُ وَيَبْرَأُ
 اِنْعَامَهُ وَيُصَدِّقُ اِقْسَامَهُ وَيُوَالِي وَاٰلِيَهُ وَلَا يُعَادِيهِ
 يَنْصُرُهُ ظَالِمًا وَمَظْلُومًا فَاَمَّا نَصْرَتُهُ ظَالِمًا فَيُرَدُّهُ
 عَنْ ظُلْمِهِ وَاَمَّا نَصْرَتُهُ مَظْلُومًا فَيُعِينُهُ عَلَى اِخْتِزِ حَقِّهِ
 وَلَا يُسَلِّمُهُ وَلَا يُخَذِلُهُ وَيُجِيبُ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُحِبُّ
 لِنَفْسِهِ وَيَكْرَهُ لَهُ مِنَ الشَّرِّ مَا يَكْرَهُ لِنَفْسِهِ .

(بحار الانوار ج ۱۵ کتاب العشرة ص ۶۵)

۱۲۵- عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سَبْعَةٌ حُقُوقٌ وَاِجِبَةٌ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 عَلَيْهِ : الْاِجْلَالُ لَهُ فِي عَيْنِهِ وَالْوُدُّ لَهُ فِي صَدْرِهِ وَالْمُوَاسَاةُ
 لَهُ فِي مَالِهِ وَاَنْ يُحْرَمَ غَيْبَتَهُ وَاَنْ يَعُودَهُ فِي مَرَضِهِ وَاَنْ

يُشَيِّعُ جَنَازَتَهُ وَأَنْ لَا يَقُولَ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا خَيْرًا .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٦١)

١٢٦- قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام : مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشَيِّعَ جُوعَتَهُ وَيُؤَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُفْرِجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَ يَقْضِيَ دَيْنَهُ فَإِذَا مَاتَ خَلْفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ .

(أصول کافی ص ٣٩٣)

١٢٧- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْشَاهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيَخْلِفُهَا

(أصول کافی ص ٣٩٢)

١٢٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسِبْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكْفِهِ مَا يَغْلِبُهُ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

١٢٩- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِذَا اسْتَعَلَّمْتُمْ مَأْمَلَكْتَ أَيْمَانَكُمْ فِي شَيْءٍ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فَأَعْمَلُوا مَعَهُمْ فِيهِ

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

١٣٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِلَّا أَنْبَيْتُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ ؛ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ مَنْ سَافَرَ وَحْدَهُ وَمَنْعَ رَفْدَهُ وَ

ضَرَبَ عَبْدَهُ . (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

١٣١- عَنْ يَاسِرِ الْخَادِمِ وَنَادِرٍ قَالَا : قَالَ لَنَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِنْ قُمْتُ عَلَى رُءُوسِكُمْ وَأَنْتُمْ تَأْكُلُونَ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى

تَفَرَّغُوا ... (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

١٣٢- اَتَى امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُوْقَ الْكِرَابِيِّسِ فَاشْتَرَى ثَوْبَيْنِ أَحَدَهُمَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ وَالْآخَرَ بِدَرَاهِمَيْنِ، فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ خُذِ الَّذِي بِثَلَاثَةٍ. قَالَ: أَنْتَ أَوْلَى بِهِ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! تَصْعَدُ الْمِنْبَرَ وَتَخْطُبُ النَّاسَ، قَالَ: يَا قَنْبَرُ أَنْتَ شَابٌّ وَلَكَ سُرَّةُ الشَّبَابِ وَأَنَا سَجِيٌّ مِنْ رَبِّي أَنْ أَتَفَضَّلَ عَلَيْكَ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَلَيْسَ لَهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَأَطْعَمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

١٣٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِغِضَارِ الْخَدَمِ فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكُمْ فِيمَا تُرِيدُونَ. (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

١٣٤- قَالَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاجْعَلْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْ خَدَمِكَ عَمَلًا تَأْخُذُهُ بِهِ فَإِنَّهُ آخَرَى أَنْ لَا يَتَوَكَّلُوا فِي خِدْمَتِكَ. (نهج البلاغة ص ٩٣)

١٣٥- بَعَثَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غُلَامًا لَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَبْطَأَ فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَثَرِهِ لِمَا أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يُرَوِّحُهُ حَتَّى انْتَبَهَ، قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا فُلَانُ وَاللَّهِ مَا ذَاكَ لَكَ تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، لَكَ اللَّيْلُ وَلِنَامِكَ النَّهَارُ.

(روضة كافي - طبع طهران ص ١٧ حديث ٥٠)

١٣٦- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا

لَا نَفْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ .

(سورة بقره - آيت ١٠٤)

١٣٧- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا وَضِعَتِ الزَّكَاةُ اخْتِبَارًا لِلْأَغْنِيَاءِ وَمَعُونَةً لِلْفُقَرَاءِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ آدَوُا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ مَا بَقِيَ مُسْلِمٌ فَقِيرًا مُحْتَاجًا وَلَا اسْتَغْنَى بِمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ وَأَنَّ النَّاسَ مَا افْتَقَرُوا وَلَا اِحْتَاجُوا وَلَا جَاعُوا وَلَا عَرَوْا إِلَّا بِذُنُوبِ الْأَغْنِيَاءِ وَحَقِيقٌ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَمْنَعَ رَحْمَتَهُ مِمَّنْ مَنَعَ حَقَّ اللَّهِ فِي مَالِهِ

(من لا يحضره الفقيه ص ١٥١)

١٣٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ لِلْفُقَرَاءِ فِي أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ فَرِيضَةً لَا يُحْمَدُونَ إِلَّا بِأَدَائِهَا وَهِيَ الزَّكَاةُ، بِهَا حَقِنُوا دِمَائَهُمْ وَبِهَا سُمُّوا مُسْلِمِينَ.

(فروع كافي ج ١ ص ١٤٠)

١٣٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الزَّكَاةَ فِي كُلِّ أَلْفٍ خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا لِأَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فَعَلِمَ غَنِيَّتَهُمْ وَفَقِيرَتَهُمْ وَقَوِيَّتَهُمْ وَضَعِيفَتَهُمْ فَجَعَلَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ مَسْكِينًا لِوَلَا ذَلِكَ لَزَادَهُمُ اللَّهُ لِأَنَّهُ خَالِقُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ.

(من لا يحضره الفقيه ص ١٥١)

١٤٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي حَدِيثٍ): حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ (وَمِثْلُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ضَمَنِ زَوَايِهِ،

وَعَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى (

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤)

١٤١- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تُمَرَّانَ الزَّكَاةَ جُعِلَتْ مَعَ الصَّلَاةِ قُرْبَانًا
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَمَنْ أَعْطَاهَا طَيَّبَ النَّفْسَ بِهَا فَإِنَّهَا
تُجْعَلُ لَهُ كَفَّارَةً وَمِنَ النَّارِ حِجَارًا وَوَقَايَةً فَلَا
يَتَّبِعَنَّ أَحَدٌ نَفْسَهُ وَلَا يَكْثِرَنَّ عَلَيْهَا لَهْفَةً.

(نهج البلاغه ص ٦٣٥)

١٤٢- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اللَّهُ اللَّهُ فِي الزَّكَاةِ فَإِنَّهَا تُطْفِئُ غَضَبَ
رَبِّكُمْ.

(كتاب سليم بن قيس طبع نجف ص ١٥)

١٤٣- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ مُنِعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَاتِهَا.

(فروع كافي ج ١ ص ١٤٢)

١٤٤- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَنَعَ قِرَاطًا مِنَ الزَّكَاةِ فَلَيْسَ
بِمُؤْمِنٍ وَلَا مُسْلِمٍ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥)

١٤٥- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
إِذْ قَالَ : قُمْ يَا فَلَانُ قُمْ يَا فَلَانُ قُمْ يَا فَلَانُ حَتَّى
أَخْرَجَ خَمْسَةَ نَفَرٍ فَقَالَ : أَخْرُجُوا مِنْ مَسْجِدِنَا لِأَتَّصَلُوا
فِيهِ وَأَنْتُمْ لَا تُزَكُّونَ . (من لا يحضره الفقيه ص ١٥٢)

١٤٦- سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الدَّنَانِيرِ وَالذَّرْهِمِ وَمَا عَمِلَ
النَّاسُ فِيهَا فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هِيَ خَوَاتِيمُ اللَّهِ فِي
أَرْضِهِ جَعَلَهَا اللَّهُ مَصْلِحَةً لِخَلْقِهِ وَبِهَا تَسْتَقِيمُ

شُؤْنُهُمْ وَمَطَالِبُهُمْ فَمَنْ أَكْثَرَلَهُ مِنْهَا فَقَامَ بِحَقِّ
 اللَّهُ فِيهَا وَأَدَّى زَكْوَتَهَا فَذَلِكَ الَّذِي طَابَتْ وَخَلَصَتْ
 لَهُ وَمَنْ أَكْثَرَلَهُ مِنْهَا فَبَحَلَ بِهَا وَلَمْ يُؤَدِّ حَقَّ اللَّهِ فِيهَا
 وَاتَّخَذَ مِنْهَا الْإِنِّيَةَ فَذَلِكَ الَّذِي حَقَّ عَلَيْهِ وَعَيْدُ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي
 نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ
 هَذَا مَا كُنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤)

١٤٧- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ

وَالْمَحْرُومِ. (سوره معارج- آیت ٢٥-٢٦)

١٤٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ) وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ

فِي أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ مُحَقَّقًا غَيْرَ الزَّكَاةِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ :

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ فَالْحَقُّ الْمَعْلُومُ غَيْرَ

الزَّكَاةِ وَهُوَ شَيْءٌ يُفْرِضُهُ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَالِهِ يَجِبُ

عَلَيْهِ أَنْ يُفْرِضَهُ عَلَى قَدْرِ طَاقَتِهِ وَسِعَةِ مَالِهِ فَيُؤَدِّ

الَّذِي فَرَضَ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَإِنْ شَاءَ فِي

كُلِّ جُمُعَةٍ وَإِنْ شَاءَ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

أَيْضًا : يُنْفِقُونَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَالْمَاعُونَ

أَيْضًا هُوَ الْقَرْضُ يُقْرِضُهُ وَالْمَتَاعُ يَعِيرُهُ وَالْمَعْرُوفُ

يَصْنَعُهُ وَمِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضًا فِي الْمَالِ مِنْ غَيْرِ

الزَّكَاةِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ

أَنْ يُوصَلَ . وَمَنْ آدَى مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ قَضَى مَا

عَلَيْهِ ... (فروع كافي ج ١ ص ١٤٠)

١٤٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتَرُونَ إِنَّمَا فِي الْمَالِ زَكَاةٌ وَحَدًّا

مَا فَرَضَ اللَّهُ فِي الْمَالِ مِنْ غَيْرِ الزَّكَاةِ أَكْثَرَ تُعْطَى مِنْهُ
الْقَرَابَةُ وَالْمُعْتَرِضَ لَكَ مِمَّنْ يَسْأَلُكَ .

(فروع كافي ج ١ ص ١٥٦)

١٥٠- عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ فِي

أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ أَهْوَسُوا

الزَّكَاةَ ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هُوَ الرَّجُلُ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الثَّرْوَةَ مِنْ

الْمَالِ فَيُخْرِجُ مِنْهُ (مِنْ) الْأَلْفِ وَالْأَلْفَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ

الْأَلْفِ وَالْأَقْلَ وَالْأَكْثَرَ فَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَحْمِلُ بِهِ

الْكُلَّ عَنْ قَوْمِهِ . (فروع كافي ج ١ ص ١٤٠)

١٥١- عَنْ عَمَّارِ السَّابِاطِيِّ أَنَّ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ : يَا عَمَّارُ

أَنْتَ رَبُّ مَالٍ كَثِيرٍ ؟ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ . قَالَ :

فَتَوَدَّى مَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ نَعَمْ

قَالَ : فَتُخْرِجُ الْحَقَّ الْمَعْلُومَ مِنْ مَالِكَ ؟ قَالَ نَعَمْ

قَالَ : فَتَصِلُ قَرَابَتَكَ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ : فَتَصِلُ إِخْوَانَكَ ؟

قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَمَّارُ ! إِنَّ الْمَالَ يَفْنَى وَالْبَدَنَ

يَبْلَى وَالْعَمَلَ يَبْقَى وَالِدِّيَانِ حَتَّى لَا يَمُوتَ . يَا عَمَّارُ إِنَّهُ

مَا قَدَّمْتَ فَلَنْ يَسْبِقَكَ وَمَا أَخَّرْتَ فَلَنْ يَلْحَقَكَ .

(فروع كافي ج ١ ص ١٤١)

١٥٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ امْرِءٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يَقْضَى

بَيْنَ النَّاسِ. (جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٣)

١٥٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَدَقَةٌ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٤)

١٥٤- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا مِنْ غِنَى لَمْ يَزَلْ

فِي سِتْرٍ مِنَ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةً؟

(أصول كافي ص ٤١٢)

١٥٥- قَالَ الصَّادِقُ ﷺ: دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ.....

اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.... وَهِيَ تَقَعُ فِي يَدِ الرَّبِّ

تَعَالَى قَبْلَ أَنْ تَقَعُ فِي يَدِ الْعَبْدِ.

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٤)

١٥٦- قَالَ الْبَاقِرُ ﷺ: الْبِرُّ وَالصَّدَقَةُ يُنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَيَزِيدَانِ

فِي الْعُمْرِ وَيُدْفَعَانِ عَنِّ صَاحِبَيْهِمَا سَبْعِينَ مِائَةَ سُوءٍ

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٤)

١٥٧- سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ﷺ:

أَنْ تَتَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ شَحِيحٍ، تَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى

الْفَاقَةَ وَلَا تُمْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ

كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا. (جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٥)

١٥٨- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: الَّذِينَ يُفْقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ثُمَّ لَا يُتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (سوره بقره

آیت ٢٦٢)

١٥٩- قَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صِدْقَاتِكُمْ
بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ
فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِّمَّا
كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. وَمَثَلُ الَّذِينَ
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيحًا مِّنْ
أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُوهَا
ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِيبْهَا وَابِلٌ فَطُلٌّ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ (سوره بقره - آیت ٢٦٤-٢٦٥)

١٦٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَسَدَى إِلَى مُؤْمِنٍ مَّعْرُوفًا نَّمَّ
أَذَاهُ بِالْكَلَامِ أَوْ مَنْ عَلَيْهِ فَقَدَ أَبْطَلَ اللَّهُ صِدْقَتَهُ.

(وسائل الشيعه ج ٢ ص ٥٥)

١٦١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَنَّانُ بِمَا يُعْطَى لَا يُكَلِّمُهُ اللَّهُ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا يُزَكِّيهِ

(مجمع البيان چاپ صيدا ج ١ ص ٣٧٥)

١٦٢- قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ: إِذَا نَأَوَلْتُمُ السَّائِلَ فَلْيُرِدِّ الَّذِي نَأَوَلْتُمْ
يَدَهُ إِلَى فِيهِ فَيَقْبَلُهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٣١)

١٦٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ
لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ (وَعَدَّ مِنْهَا) وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ
فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَمْ تَعْلَمْ يَمِينُهُ مَا تَنْفِقُ

شِمَالُهُ.

(مجمع البيان ج ١ ص ٣٨٥)

١٦٤- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ

يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا . (سوره فرقان آیت ٦٧)

١٦٥- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ فِي ثَلَاثَةِ فُكْرٍ

فِي الثَّلَاثَةِ التَّقْدِيرِ فِي الْمَعِيشَةِ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٣٤)

١٦٦- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا خَيْرٌ فِي رَجُلٍ لَا يَقْتَصِدُ فِي

مَعِيشَتِهِ مَا يَصْلَحُ لِالدُّنْيَا وَلَا لِالْآخِرَةِ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٣٤)

١٦٧- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبْذِرِينَ كَانُوا

إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ . (سوره اسراء آیت ٢٦)

١٦٨- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا .

(سوره بقره آیت ٢٧٥)

١٦٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَقْرَضَ مُسْلِمًا قَرْضًا حَسَنًا

يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَحْسَبَ لَهُ أَجْرَهَا كَحِسَابِ الصَّدَقَةِ

حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢١)

١٧٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رَأَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ : الصَّدَقَةُ

بِعَشْرَةِ وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةِ عَشْرٍ . فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ وَلِمَ

ذَلِكَ وَالَّذِي يَتَصَدَّقُ لَا يُرِيدُ الرُّجُوعَ وَالَّذِي يُقْرِضُ يُعْطَى

لِأَن يَرْجِعَهُ ؟ فَقَالَ نَعَمْ هُوَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ مَا كُلُّ مَنْ يَأْخُذُ

الصَّدَقَةَ لَهَا بِهَا حَاجَةٌ فَالصَّدَقَةُ قَدْ تَصِلُ إِلَى غَيْرِ الْمُسْتَحَقِّ

وَالْقَرْضُ لَا يَصِلُ إِلَّا إِلَى الْمُسْتَحِقِّ وَلِذَا صَارَ الْقَرْضُ
أَفْضَلَ مِنَ الصَّدَقَةِ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٩٠)
١٧١ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّكُمْ وَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْنٌ لِلدِّينِ
وَهُوَ هَمٌّ بِاللَّيْلِ وَذِلٌّ بِالنَّهَارِ .

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٨)
١٧٢ - قَالَ الصَّادِقُ ع : خَفِّفُوا الدِّينَ فَإِنَّ فِي خِفَّةِ الدِّينِ
زِيَادَةَ الْعُمُرِ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٨)

١٧٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالِدِّينِ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعَدِلْ الدِّينَ بِالْكَفْرِ ؛ قَالَ نَعَمْ .
(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢٠)

١٧٤ - قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ع : مَنْ طَلَبَ هَذَا الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهِ
لِيَعُودَ بِهِ عَلَى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَإِنْ غَلَبَ عَلَيْهِ فَلَيْسَتْ دِينٌ عَلَى اللَّهِ وَ
رَسُولِهِ مَا يَقُوتُ بِهِ عِيَالَهُ . فَإِنْ مَاتَ وَلَمْ يَقْضِهِ كَانَ
عَلَى الْإِمَامِ ع قَضَائُهُ . (فروع كافي ج ١ ص ٣٥٢)

١٧٥ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ اللَّهُ مَعَ الدَّائِنِ مَا لَمْ يَكُنْ دِينُهُ
فِي أَمْرٍ يَكْرَهُهُ اللَّهُ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٩)

١٧٦ - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع : إِنَّهُ
ذَكَرْنَا أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنَارَانِ
دِينًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ
صَاحِبِكُمْ حَتَّى ضَمِنَهَا بَعْضُ قَرَابَتِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

عَلَيْهِمْ : ذَلِكَ الْحَقُّ . ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا
فَعَلَ ذَلِكَ لِيَتَّعِظُوا وَلِيُرَدَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلِيَلَّا
يَسْتَخِفُّوا بِالذِّينِ ... (فروع كافي ج ١ ص ٣٥٣)

١٧٧- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُلُّ ذَنْبٍ يُكْفِرُهُ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
إِلَّا الذِّينَ ، لَا كَفَّارَةَ لَهُ إِلَّا آدَاءُهُ أَوْ يَقْضَى صَاحِبُهُ
أَوْ يَعْفُو الَّذِي لَهُ الْحَقُّ . (فروع كافي ج ١ ص ٣٥٤)

١٧٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيْسَ ذَنْبٌ أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ بَعْدَ
الْكِبَائِرِ مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِرِجَالٍ وَلَيْسَ
لَهُ مَا يَقْضَى عَنْهُ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٩)

١٧٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ اسْتَدَانَ دَيْنًا فَلَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ
كَانَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢١)

١٨٠- قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنَتِهِ : اَعْلَمْ
يَا بِنْتِي إِنَّهُ مِنْ اسْتَدَانَ دَيْنًا وَنَوَى قَضَاءَهُ فَهُوَ فِي
أَمَانِ اللَّهِ حَتَّى يَقْضِيَهُ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ قَضَاءَهُ فَهُوَ سَارِقٌ .

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٨٩)

١٨١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَمَنْ مَطَّلَ عَلِيَّ ذِي حَقِّ حَقَّهُ وَهُوَ
يَقْدِرُ عَلَى آدَاءِ حَقِّهِ فَعَلَيْهِ كُلُّ يَوْمٍ خَطِيئَةٌ عِشَارٍ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢٢)

١٨٢- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ حَبَسَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ يَقْدِرُ
عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ آيَاهُ مَخَافَةَ أَنْهُ إِذَا خَرَجَ ذَلِكَ الْحَقُّ
مِنْ يَدِهِ أَنْ يَفْتَقِرَ . كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْدَرُ أَنْ يُفْقِرَهُ

مِنْهُ عَلَىٰ أَنْ يُغْنِيَ نَفْسَهُ بِحَبْسِ ذَلِكَ الْحَقِّ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢١)

١٨٣- فِئَةُ الرِّضَا رُوِيَ : كَمَا لَا يَحِلُّ لِلْغَرِيمِ الْمَطْلُ وَهُوَ
مُؤَسَّرٌ كَذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِصَاحِبِ الْمَالِ أَنْ يُعْسَرَ الْمُعْسِرَ .

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٣٩٠)

١٨٤- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ
وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ .

(سورة بقره - آيت ٢٨٠)

١٨٥- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا تَبَاعُ الدَّارُ وَلَا الْجَارِيَةُ فِي
الدِّينِ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا بُدَّ لِلرَّجُلِ مِنْ ظِلِّ يَسْكُنُهُ

(فروع كافي ج ١ ص ٣٥٤)

١٨٦- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عَمِيرٍ كَانَ
رَجُلًا بَرَّازًا فَذَهَبَ مَالُهُ وَافْتَقَرَ وَكَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ
عَشْرَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَبَاعَ دَارًا لَهُ كَانَ يَسْكُنُهَا بِعَشْرَةِ
أَلْفِ دِرْهَمٍ وَحَمَلَ الْمَالَ إِلَى بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيرٍ فَقَالَ مَا هَذَا ؟ فَقَالَ هَذَا مَا لَكَ
الَّذِي لَكَ عَلَيَّ . قَالَ وَرِثْتَهُ ؟ قَالَ بَلَى . قَالَ وَهَبَ لَكَ
قَالَ بَلَى . فَقَالَ : هُوَ مِنْ ثَمَنِ ضَيْعَةٍ بَعْتَهَا ؟ فَقَالَ :
لَا . فَقَالَ : مَا هُوَ ؟ فَقَالَ بَعْتُ دَارِي الَّتِي أَسْكُنُهَا
لِاقْتِضَى دِينِي . فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيرٍ : حَدَّثَنِي زُرَيْجُ
الْمُحَارِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يُحْرَجُ الرَّجُلُ

مَنْ مَسَقَطَ رَأْسَهُ بِالذَّيْنِ . إِدْفَعَهَا فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا
وَلَانِي لِمُحْتَاَجٍ فِي وَقْتِي هَذَا إِلَى دِرْهِمٍ وَمَا يَدْخُلُ مِلْكَ
مِنْ هَذَا دِرْهِمًا . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢٢)

١٨٧- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْمَالِ :
الْكَفَنُ ثُمَّ الدَّيْنُ ثُمَّ الْوَصِيَّةُ ثُمَّ الْمِيرَاثُ .

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٩١)

١٨٨- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ دَيْنٌ إِلَى آجَلٍ وَ

مَاتَ الرَّجُلُ حَلَّ الدَّيْنُ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٦٢٣)

١٨٩- قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَإِنْ كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَضَمِنَهُ

رَجُلٌ عِنْدَ مَوْتِهِ وَقَبِلْتَ ضَمَانَتَهُ فَأَلْمَيْتُ قَدْبَرِي
مِنْهُ وَقَدْ لَزِمَ الضَّامِنَ رَدُّهُ عَلَيْكَ .

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٤٩١)

١٩٠- قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : عَاقِبُ أَخَاكَ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَارْدُ دُشْرِهِ

بِالْإِنْعَامِ عَلَيْهِ . (نهج البلاعة ص ١١٥٥)

١٩١- قَوْلُهُ تَعَالَى : الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

وَكَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ

الْمُحْسِنِينَ . (سورة آل عمران آيت ١٣٤)

١٩٢- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ

اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ . (سورة نور آيت ٢٢)

١٩٣- قَوْلُهُ تَعَالَى : فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ...

(سورة شورى آيت ٤٠)

١٩٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ؛ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطَى مَنْ حَرَمَكَ
وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ. (اصول کافی، ص ٣٦١)

١٩٥- قَالَ الصَّادِقُ ع: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ
بِالْعَفْوِ فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيدُ الْعَبْدَ إِلَّا عِزًّا فَتَعَاَفَوْا
لِيُعِزُّكُمْ اللَّهُ. (اصول کافی، ص ٣٦١)

١٩٦- قَالَ عَلِيُّ ع: إِذَا قَدَرْتَ عَلَى عَدُوِّكَ فَاجْعَلِ الْعَفْوَ عِنْدَهُ
شُكْرًا لِلْقُدْرَةِ عَلَيْهِ. (نهج البلاغه ص ١٠٨٢)

١٩٧- قَالَ عَلِيُّ ع: أَوْلَى النَّاسِ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ.
(نهج البلاغه ص ١١٠٢)

١٩٨- قَالَ الصَّادِقُ ع: إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ مَرْوَتِنَا الْعَفْوُ عَمَّنْ
ظَلَمَنَا. (وسائل الشيعه ج ٢ ص ٢٢٤)

١٩٩- قَالَ الصَّادِقُ ع: الْعَفْوُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ
وَالْمُتَّقِينَ. (سفينة البحار ج ٢ ص ٢٠٧)

٢٠٠- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ. يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ. فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي
الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ. أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ
وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ

النَّاسُ قَالُوا انُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ
السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ . وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا
قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُونَ . اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ
فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ . أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اسْتَرَوْا
الضَّلَالََةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا
مُهْتَدِينَ . مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا
أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي
ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ . صُمُّكُمْ بِكُمْ عُمَىٰ فَهَمْ لَا يَرْجِعُونَ
أَوْ كَصَيْبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ
يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ
الْمَوْتِ وَاللَّهُ مَحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ . يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ
أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ
عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . (سوره بقره آیت ۱-۲۰)

۲۰۱- قَوْلُهُ تَعَالَى : بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا .
الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ
أَيْتَنُّونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا . وَقَدْ
نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا
فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذَا مِثَلْتُمْ أَنَّ اللَّهَ جَامِعٌ

الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا.

(سوره نساء . آیت ۱۳۷-۱۴۰)

۲۰۲- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَعَدَّ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ.

(سوره توبه - آیت ۶۱)

۲۰۳- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جُذْعِ النَّخْلِ
أَرَادَ صَاحِبُهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بَنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ
لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ
يَسْتَقِمْ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ.

(اصول کافی ص ۴۸۵)

۲۰۴- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا زَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَى مَا فِي

الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نِفَاقٌ. (اصول کافی ص ۴۸۵)

۲۰۵- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَ لِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ : إِذَا
حَدَّثَ كَذَبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتُّمِّنَ خَانَ.

(بحار الانوار ج ۱۵- جزء ۳ ص ۳۰)

۲۰۶- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ : ... وَ لِلْمُنَافِقِ
ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ : يُخَالِفُ لِسَانُهُ قَلْبَهُ وَقَلْبُهُ فِعْلَهُ وَ
عَلَانِيَتُهُ سِرِّيَّتَهُ.

(بحار الانوار ج ۱۵- جزء ۳ ص ۳۰)

۲۰۷- عَنِ الْبَاقِرِ ع قَالَ : بَشُّ الْعَبْدِ عَبْدٌ يَكُونُ ذَا وَجْهَيْنِ
وَ ذَا لِسَانَيْنِ يَطْرُقُ أَخَاهُ شَاهِدًا وَيَأْكُلُهُ غَائِبًا، إِنْ

أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنْ ابْتُلِيَ خَدَلَهُ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٧٣)

٢٠٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا
كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٧٣)

٢٠٩- قَوْلُهُ تَعَالَى : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ
الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ . (سوره حجرات آیت ١٢)

٢١٠- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سُوءُ الظَّنِّ بِالْمُحْسِنِ شَرٌّ لِإِثْمِهِ وَأَقْبَحُ
الظُّلْمِ .

(غدر الحكم ج ١ ص ٤٣٣)

٢١١- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ عَلَى التَّقَةِ بِالظَّنِّ .

(نهج البلاغه ص ١٢٤٤)

٢١٢- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَظُنُّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَحَدٍ سُوءًا وَ
أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مُحْتَمَلًا .

(نهج البلاغه ص ١٢٤٤)

٢١٣- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ...

وَأَنْ لَا يُكَذِّبَهُ . (اصول كافي ص ٣٩٤)

٢١٤- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الشَّرِيرُ لَا يَظُنُّ بِأَحَدٍ خَيْرًا لِأَنَّهُ لَا يَرَاهُ

إِلَّا بِطَبِيعِ نَفْسِهِ . (غدر الحكم ج ١ ص ١٠)

٢١٥- رُوِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَلِّمُ زَوْجَتَهُ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ

ابْنِ أَخْطَبٍ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ وَقَالَ : يَا فُلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي صَفِيَّةُ فَقَالَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَظَنُّ بِكَ الْإِخْيَارَ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ
يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَدْخُلَ
عَلَيْكَ. (جامع السعادات ج ١ ص ٢٨٣)

٢١٦- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ
صِدِّيقًا نَبِيًّا. (سوره مريم آيت ٤١)

٢١٧- قَوْلُهُ تَعَالَى: (حِكَايَةٌ عَنْ رَسُولِ مَلِكٍ مِصْرَ) أَيُّهَا
الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا ... (سوره يوسف آيت ٤٦)

٢١٨- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا.

(سوره مريم آيت ٥٤)

٢١٩- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا
نَبِيًّا. (سوره مريم آيت ٥٦)

٢٢٠- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا.

(سوره مريم آيت ٥٠)

٢٢١- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا
إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبِرِّ وَالْفَاجِرِ
(اصول کافی ص ٣٦٠)

٢٢٢- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا صِيَامِهِمْ
فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا هَجَرَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ
اسْتَوْحَشَ وَلَكِنْ اخْتَبِرُوا هُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ
أَدَاءِ الْأَمَانَةِ. (اصول کافی ص ٣٦٠)

۲۲۳- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَّى عَمَلُهُ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۲۴- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي غَدًا وَأَوْجِبَكُمْ عَلَى شَفَاعَةِ أَصْدَقِكُمْ لِلْحَدِيثِ وَأَدَاكُمْ لِلْإِمَانَةِ ...

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۲۵- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْصِيكَ يَا عَلِيُّ فِي نَفْسِكَ بِخِصَالِ اللَّهِمَّاعِنَهُ ... الْأَوْلَى : الصِّدْقُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فَيْكِ

كِدْبَةٍ أَبَدًا . (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۲)

۲۲۶- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الزُّمُوا الصِّدْقَ فَإِنَّهُ مَنْجَاةٌ .

(بحار الأنوار ج ۱۵ جزء ۲ ص ۱۲۵)

۲۲۷- قَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكُذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

بِآيَاتِ اللَّهِ . (سورة نحل آيت ۱۰۶)

۲۲۸- قَوْلُهُ تَعَالَى : إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ .

(سورة زمر آيت ۳)

۲۲۹- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى

اللَّهِ وَجُوهَهُمْ مُسْوَدَّةٌ . (سورة زمر آيت ۶۰)

۲۳۰- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ كَثُرِ

كِدْبُهُ ذَهَبَ بِهَاأُهُ . (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۳۳)

۲۳۱- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالَ وَجَعَلَ

مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابُ وَالْكَذِبُ شَرٌّ مِنَ

الشَّرَابِ . (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۳۳)

۲۳۲- قَالَ الْإِمَامُ الْعَسْكَرِيُّ عليه السلام: جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ كُلُّهَا فِي بَيْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهَا الْكِذْبُ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۳۱۸)

۲۳۳- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: الْكِذْبُ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۳۱۸)

۲۳۴- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكِذْبَ جِدَّةً وَهَزْلَةً .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۳۴)

۲۳۵- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يُكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ نَعَمْ . قِيلَ وَيَكُونُ بَخِيلًا؟ قَالَ نَعَمْ . قِيلَ وَيَكُونُ كَذَّابًا؟ قَالَ لَا .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۳۳)

۲۳۶- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الْكِذْبُ يَنْقُصُ الرِّزْقَ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۳۱۷)

۲۳۷- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِعْتِيَادُ الْكِذْبِ يُورِثُ الْفَقْرَ .

(سفينة البحار ج ۲ ص ۴۷۳)

۲۳۸- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: وَاجْتَنِبُوا الْكِذْبَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ فِيهِ النِّجَاةَ فَإِنَّ فِيهِ الْهَلَكَةَ .

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۱۰۰)

۲۳۹- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ

يَجْتَنِبَ مَوَآخَاةَ الْكَذَّابِ... (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۳۳)

٢٤- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: يَا بَنِيَّ
أَنْظِرْ خَمْسَةَ فَلَا تُصَاحِبَهُمْ وَلَا تُحَادِثَهُمْ وَلَا
تُرَافِقُهُمْ فِي طَرِيقِي. فَقُلْتُ يَا أَبَه مَنْ هُمْ؟ قَالَ:
إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْكُذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ
يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ ...

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٧)

٢٤١- قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى
أَهْلِهَا.

٢٤٢- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ.
(سوره مومنون آيت ٨)

٢٤٣- قَوْلُهُ تَعَالَى: إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ.

(سوره شعراء آيت ١٠٧-١٢٥-١٤٣-١٦٣ و ١٧١-

وسوره دخان آيت ١٨)

٢٤٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٩)

٢٤٥- قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ وَهَبٍ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَنْبَغِي
لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا
مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُؤَدُّونَ الْأَمَانَاتَ إِلَيْهِمْ ...

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٣)

٢٤٦- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَدُّوا الْأَمَانَاتَ وَلَوْ إِلَى قَاتِلِ الْحُسَيْنِ

بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٨)

٢٤٧- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِعْلَمَنَّ أَنَّ ضَارِبَ عَلِيٍّ بِالسَّيْفِ
وَقَاتِلَهُ لَوْ اُتْمَنْنِي وَاسْتَنْصَحَنِي وَاسْتَشَارَنِي ثُمَّ
قَبِلْتُ ذَلِكَ مِنْهُ لَأَدَيْتُ إِلَيْهِ الْأَمَانَةَ .

(فروع كافي ج ١ ص ٣٦٥)

٢٤٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ اَدَاءُ الْأَمَانَةِ يُسَلِّمُ
لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ وَكُنْ أَمِينًا تَكُنْ غَنِيًّا .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٩)

٢٤٩- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَا وَدَّعْنَا
قَطُّ إِلَّا أَوْصَانًا بِخَصْلَتَيْنِ : عَلَيْكُمْ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ
وَإِدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبِرِّ وَالْفَاجِرِ .

(سفينة البحار ج ١ ص ٤١)

٢٥٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْأَمَانَةُ يُجَلِبُ الرِّزْقَ وَالْخِيَانَةُ
يُجَلِبُ الْفَقْرَ . (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٨)

٢٥١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ
الرَّحْمَةَ فَإِذَا قَعَدَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِيهَا فَإِذَا عَادَهُ
غَدْوَةٌ صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ وَ
إِنْ عَادَ عَشِيَّةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى
يُصْبِحَ . (بحار الانوار ج ١٨ ص ١٤٥)

١٥٢- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُوْدُوا الْمَرْضَى
وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ يُذَكِّرْكُمْ الْآخِرَةَ، وَتَدْعُوا الْمَرِيضَ
فَقُولُوا: اللَّهُمَّ اشْفِهِ بِشِفَائِكَ وَدَاوِهِ بِدَوَائِكَ وَعَافِهِ
مِنْ بَلَائِكَ. وَقَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مَرِيضًا بِشَهْوَتِهِ أَطْعَمَهُ
اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ. (بحار الانوار ج ١٨ ص ١٤٥)

١٥٣- عَنْ مَوْلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرِضَ بَعْضُ مَوَالِيهِ
فَخَرَجْنَا نَعُوْدُهُ وَنَحْنُ عُدَّةٌ مِّنْ مَّوَالِي جَعْفَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَاسْتَقْبَلْنَا جَعْفَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَقَالَ: أَيْنَ تَرِيدُونَ؟
فَقُلْنَا نُرِيدُ فَلَانَا نَعُوْدُهُ فَقَالَ لَنَا قِفُوا، فَوَقَفْنَا. قَالَ
مَعَ أَحَدِكُمْ تَفَاحَةٌ أَوْ سَفْرَجَلَةٌ أَوْ أَرْجَجَةٌ أَوْ لَعِقَةٌ مِّنْ
طِيبٍ أَوْ قِطْعَةٌ مِّنْ عُوْدٍ بِخُورٍ؟ فَقُلْنَا مَا مَعَنَا مِنْ
هَذَا شَيْءٍ. فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَرِيضَ يَسْتَرِيحُ إِلَى
أَكْلِ مَا أُدْخِلَ بِهِ عَلَيْهِ؟! (وسائل الشيعة ج ١ ص ١٢٢)

١٥٤- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ
الْعَائِدُ عِنْدَ الْعَلِيلِ فَيَحْبِطَ اللَّهُ أَجْرَ عِيَادَتِهِ.

(بحار الانوار ج ١٨ ص ١٤٦)

١٥٥- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعِيَادَةُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ...

(بحار الانوار ج ١٨ ص ١٤٦)

١٥٦- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ مِنْ أَعْظَمِ الْعُورِ أَجْرًا
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ إِذَا عَادَ خَفَّفَ الْجُلُوسَ
إِلَّا أَنْ يَكُونَ يُحِبُّ ذَلِكَ وَيُرِيدُهُ. (فروع كافي ج ١ ص ٣٣)

٢٥٧- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : تَمَامُ الْعِيَادَةِ لِلْمَرِيضِ أَنْ تَضَعَ
يَدَكَ عَلَى زِرَاعِهِ وَتَعْبَلُ الْقِيَامَ مِنْ عِنْدِهِ فَإِنَّ عِيَادَةَ
النُّوَى أَشَدُّ عَلَى الْمَرِيضِ مِنْ وَجَعِهِ .

(فروع كافي ج ١ ص ٣٣)

٢٥٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَعَى لِمَرِيضٍ فِي حَاجَةٍ قَضَاهَا
أَوْ لَمْ يَقْضِهَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ ...

(بحار الأنوار ج ١٨ ص ١٤٤)

٢٥٩- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَزَى مُصَابًا كَانَ لَهُ مِثْلُ
أَجْرِهِ غَيْرَ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِ الْمُصَابِ شَيْءٌ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ١٦٦)

٢٦٠- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : يَنْبَغِي لِجِيرَانِ صَاحِبِ الْمُصِيبَةِ أَنْ
يُطْعِمُوا الطَّعَامَ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ١٦٩)

٢٦١- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : الْأَكْلُ عِنْدَ أَهْلِ الْمُصِيبَةِ مِنْ عَمَلِ
أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ . وَالسُّنَّةُ الْبَعْتُ إِلَيْهِمْ بِالطَّعَامِ كَمَا
أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي آلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا جَاءَ
نَعْيُهُ .

(وسائل الشيعه ج ١ ص ١٦٩)

٢٦٢- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ .

(سورة فتح آيت ٢٩)

٢٦٣- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

(سورة بلد آيت ١٧)

٢٦٤- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا يَحْجَبَنَّ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى ... وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ دَعَا لِإِخٍ لَهُ مُؤْمِنٍ وَأَسَاءَ فِينَا وَدَعَاءُهُ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يُوَاسِئْهُ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ وَاضْطِرَارِ أَخِيهِ إِلَيْهِ. (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١١٢)

٢٦٥- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا فِيهَا. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رَوْضَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ ﷺ: مَجَالِسُ الْمُؤْمِنِينَ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥١)

٢٦٦- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا.

(سوره كهف آيت ٢٨)

٢٦٧- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنَ الْجَلِيسِ السُّوِّءِ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٦٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ خَالَطَ كِرَامَ النَّاسِ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥١)

٢٦٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

(سفينة البحار ج ١ ص ١٦٨)

٢٧٠- قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَيُّ الْجُلَسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ ﷺ: مَنْ

ذَكَرَكُمْ بِاللَّهِ رُؤْيِيَهُ وَزَادَكُمْ فِي عَمَلِكُمْ مِنْطِقَهُ وَزَادَكُمْ
بِالْآخِرَةِ عَمَلَهُ . (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥١)
٢٧١- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَى مَنْ أَهْدَى إِلَى عِيُوبِي .
(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٥)

٢٧٢- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَأَى أَخَاهُ عَلَى أَمْرٍ يَكْرَهُهُ فَلَمْ
يُرُدَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ فَقَدْ خَانَهُ ...

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٧٣- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهِ وَ
زَاجِرٌ مِنْ نَفْسِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِينٌ مُرْتَدٌّ اسْتَمَكَنَ
عَدُوَّهُ مِنْ عُنُقِهِ . (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥١)

٢٧٤- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَحْكَمُ النَّاسِ مَنْ فَرَّ مِنْ جُهَالِ النَّاسِ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٧٥- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُجَالَسَةُ الْأَشْرَارِ تُورِثُ الظَّنَّ
بِالْأَخْيَارِ . (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٧٦- سَأَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْ صَاحِبِ شَرٍّ بِهِ قَالَ: الْمَرِيضُ
لَكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ . (بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٧٧- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُقَارِنْ وَلَا تُوَاخِ أَرْبَعَةَ: الْأَحْمَقَ
وَالْبَخِيلَ وَالْجَبَانَ وَالتَّكْذَابَ . أَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ يَرِيدُ
أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ مِنْكَ وَلَا
يُعْطِيكَ وَأَمَّا الْجَبَانُ فَإِنَّهُ يَهْرَبُ عَنْكَ وَعَنْ وَالِدَيْهِ
وَأَمَّا التَّكْذَابُ فَإِنَّهُ يَصْذُقُ وَلَا يَصْذُقُ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٧٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعَةٌ مُفْسِدَةٌ لِلْقُلُوبِ: ... وَمَجَالَسَةُ
الْمَوْتَى. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا مَجَالَسَةُ الْمَوْتَى؟ قَالَ
مَجَالَسَةُ كُلِّ ضَالٍّ عَنِ الْإِيمَانِ وَجَائِرٍ عَنِ الْأَحْكَامِ.

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٥٢)

٢٧٩- قَالَ الصَّادِقُ ع: اخْتَبِرُوا إِخْوَانَكُمْ بِحَصَلَتَيْنِ؛ فَإِنْ
كَانَتَا فِيهِمَا وَالْأَفَاعِزُ عَنْهُ ثُمَّ اعْزَبَ: الْمَحَافِظَةُ
عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي مَوَاقِفِهَا وَالْبِرُّ فِي إِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ
وَالْيُسْرِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢٠)

٢٨٠- قَالَ الصَّادِقُ ع: مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ حُسْنُ الْخُلُقِ.

(مستدرک الوسائل ج ٢ ص ٨٣)

٢٨١- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ. (سوره قلم- آیت ٤)

٢٨٢- قَوْلُهُ تَعَالَى: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا
غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ...

(سوره آل عمران- آیت ١٥٩)

٢٨٣- قَالَ الْبَاقِرُ ع: إِنْ اكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ
خُلُقًا.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢٠)

٢٨٤- قَالَ الصَّادِقُ ع: اكْمَلِ النَّاسَ عَقْلًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢١)

٢٨٥- قَالَ الصَّادِقُ ع: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْتَضَى لَكُمْ الْإِسْلَامَ
دِينًا فَاحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤٤٥)

۲۸۶- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۸۷- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۸۸- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَغْدُو عَلَيْهِ وَيُرْوِحُ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۸۹- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ يُمِثُّ الْخَطِيئَةَ

كَمَا تُمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ. (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۹۰- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لِيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ

الْخَلُّ الْعَسَلَ. (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۷۵)

۲۹۱- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبِي اللَّهُ لِصَاحِبِ

الْخُلُقِ السَّيِّئِ بِالتَّوْبَةِ. قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

قَالَ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ آخَرَ عَظَمَ مِنْهُ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۸۵)

۲۹۲- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ

وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ. (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۲۲۱)

۲۹۳- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذِّبَ نَفْسَهُ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۷۵)

٢٩٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَمْ تَسْعُوا
النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَالْقَوْمُ بِطِلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ
الْبِشْرِ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢٢)

٢٩٥- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ مَا حَدَّثَ حَسَنُ
الْخُلُقِ ؟ قَالَ: تَلِينُ جَنَاحِكَ وَتَطْيِيبُ كَلَامِكَ وَتَلْقَى
أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٢٢)

٢٩٦- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَالْمُؤْفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

(سوره بقره - آیت ١٧٧)

٢٩٧- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا .

(سوره بنی اسرائیل آیت ٣٤)

٢٩٨- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ
الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا . (سوره مريم آیت ٥٢)

٢٩٩- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الْوَفَاءَ بِالْعَهْدِ مِنْ عَلَامَاتِ أَهْلِ الدِّينِ .

(سفينة البحار ج ٢ ص ٦٧٥)

٣٠٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا رَيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ .

(سفينة البحار ج ٢ ص ٢٩٤)

٣٠١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَلَيْفَ إِذَا وَعَدَ . (جامع السعادات ج ٢ ص ٣٢٧)

٣٠٢- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ دَلَائِلِ الْإِيمَانِ الْوَفَاءُ

بِالْعَهْدِ . (مستدرک الوسائل ج ٢ ص ٦٠)

٣٠٣- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَإِنْ كَانَتْ

فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ النِّفَاقِ حَتَّى
يَدْعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ خَلَفَ وَإِذَا
عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٣)

٣٠٤ - قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام : إِنَّ إِسْمَاعِيلَ نَبِيَّ اللَّهِ وَعَدَّ رَجُلًا
بِالصَّفَاحِ فَمَكَثَ بِهِ سَنَةً مُقِيمًا وَأَهْلُ مَكَّةَ يَطْلُبُونَهُ
لَا يَدْرُونَ أَيْنَ هُوَ حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
ضَعُفْنَا بَعْدَكَ وَهَلَكْنَا ، فَقَالَ إِنَّ فُلَانَ الظَّاهِرَ وَعَدَنِي
أَنْ أَكُنْ هُنَا وَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى يَجِيءَ فَقَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْهِ
حَتَّى قَالُوا لَهُ يَا عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدَّتْ النَّبِيَّ فَأَخْلَفْتَهُ فَجَاءَ
وَهُوَ يَقُولُ لِإِسْمَاعِيلَ عليه السلام يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا ذَكَرْتُ وَلَقَدْ
نَسِيتُ مِيعَادَكَ . فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَجِئْنِي لَكَانَ
مِنْهُ الْمَحْشَرُ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : وَاذْكُرْنِي الْكِتَابِ
إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ .

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٤)

٣٠٥ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ :
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : وَعَدَّ رَجُلًا إِلَى صَخْرَةٍ فَقَالَ : أَنَا
لَكَ هَهُنَا حَتَّى تَأْتِيَ قَالَ : فَاشْتَدَّتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ ،
فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّكَ تَحَوَّلْتَ إِلَى الظِّلِّ
قَالَ قَدْ وَعَدْتُهُ إِلَى هَهُنَا وَإِنْ لَمْ يَجِيءْ كَانَ مِنْهُ إِلَى
الْمَحْشَرِ . (بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٤)

٣٠٦ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ... وَلَا ظَهِيرَ كَالْمُشَاوِرَةِ -

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٧)

٣٠٧ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْإِسْتِشَارَةُ عَيْنُ الْهَدَايَةِ -

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٧)

٣٠٨ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَنْ يُبْلِكَ أَمْرٌ عَنْ مَشُورَةٍ -

وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٧)

٣٠٩ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَزْمُ أَنْ تَسْتَشِيرَ ذَا الرَّأْيِ وَتُطِيعَ

أَمْرَهُ - (بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٦)

٣١٠ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ

عَلَى اللَّهِ - (سورة آل عمران - آيت ١٦٠)

٣١١ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ -

(سورة شورى - آيت ٣٨)

٣١٢ - قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَمَنْ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ هَلَكَ وَمَنْ شَاوَرَ

الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِي عُقُولِهَا - (نهج البلاغه ص ١١٥٥)

٣١٣ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمُسْتَبِدُّ بِرَأْيِهِ مَوْقُوفٌ عَلَى مَدَاحِضِ

الزُّلْمِ - (بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٦)

٣١٤ - فِي وَصِيَّةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمُحَمَّدِ بْنِ حَنْفِيَّةَ قَالَ ... قَدْ خَاطَرَ

بِنَفْسِهِ مَنْ اسْتَغْنَى بِرَأْيِهِ وَمَنْ اسْتَقْبَلَ وُجُوهَ الْأَرَاءِ

عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطَاءِ - (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٨)

٣١٥ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ

رَبَّهُمْ . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٧)

٣١٦- عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اسْتَشِرِ
الْعَاقِلَ مِنَ الرِّجَالِ الْوَرَعَ فَإِنَّهُ لَا يَأْمُرُ إِلَّا بِخَيْرٍ وَ
إِيَّاكَ وَالْخِلَافَ فَإِنَّ مُخَالَفَةَ الْوَرَعِ الْعَاقِلِ مُفْسِدَةٌ

فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٧)

٣١٧- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: إِنَّ الْمَشُورَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا بِحُدُودِهَا
فَمَنْ عَرَفَهَا بِحُدُودِهَا وَإِلَّا كَانَتْ مَضَرَّتْهَا عَلَى
الْمُسْتَشِيرِ أَكْثَرَ مِنْ مَنَفَعَتِهَا لَهُ فَأَوْلَاهَا أَنْ يَكُونَ الَّذِي
تُشَاوِرُهُ عَاقِلًا وَالثَّانِيَةَ أَنْ يَكُونَ حُرًّا مُتَدِينًا وَ
الثَّلَاثَةَ أَنْ يَكُونَ صَدِيقًا مُؤَاخِيًا وَالرَّابِعَةَ أَنْ تَطَّلِعَهُ
عَلَى سِرِّكَ فَيَكُونَ عِلْمُهُ بِهِ كَعِلْمِكَ بِنَفْسِكَ ثُمَّ يُسِرُّ
ذَلِكَ وَيَكْتُمُهُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا انْتَفَعْتَ بِمَشُورَتِهِ
وَإِذَا كَانَ حُرًّا مُتَدِينًا أَجْهَدَ نَفْسَهُ فِي النَّصِيحَةِ لَكَ،
وَإِذَا كَانَ صَدِيقًا مُؤَاخِيًا كَتَمَ سِرَّكَ إِذَا اطَّلَعَتْهُ
عَلَيْهِ وَإِذَا اطَّلَعَتْهُ عَلَى سِرِّكَ فَكَانَ عِلْمُهُ بِهِ كَعِلْمِكَ
بِهِ تَمَّتِ الْمَشُورَةُ وَكَمَلَتِ النَّصِيحَةُ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٨)

٣١٨- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام (فِي حَدِيثٍ): أَمَا إِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ
لَمْ يُخْذِلْهُ اللَّهُ بَلْ يَرْفَعُهُ اللَّهُ وَرَمَاهُ بِخَيْرِ الْأُمُورِ
وَاقْرَبِهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٨)

٣١٩- عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ ذَكَرَ أَبَاهُ فَقَالَ: كَانَ عَقْلُهُ لَا تُوَازِنُ بِهِ الْعُقُولُ وَرُبَّمَا شَاوَرَ الْأَسْوَدَ مِنْ سُودَانِهِ فَقِيلَ لَهُ: تَشَاوَرُ مِثْلَ هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رُبَّمَا فَتَحَ عَلَيَّ لِسَانَهُ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٨)

٣٢٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ لَا تُشَاوِرَنَّ جَبَانًا فَإِنَّهُ يُضَيِّقُ عَلَيْكَ الْمَخْرَجَ ... وَلَا تُشَاوِرَنَّ حَرِيصًا فَإِنَّهُ يَزِيدُ لَكَ شَرًّا.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٨)

٣٢١- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ غَشَّ الْمُسْلِمِينَ فِي مَشُورَةٍ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ.

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ١٤٤)

٣٢٢- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ...

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٨)

٣٢٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَافِرُوا وَاتَّصِحُّوا سَافِرُوا وَاتَّعَنُّوا.

(بحار الأنوار ج ١٦ ص ٥٧)

٣٢٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: مَنْ سَافَرَ وَحْدَهُ وَمَنْعَ رُفْدَهُ وَضَرَبَ عَبْدَهُ.

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٤١)

٣٢٥- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اسْتَخْلَفَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ بِخِلَافَةٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا إِذَا رَادَ الْخُرُوجَ إِلَى سَفَرٍ

وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوِدُّكَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَ
ذُرِّيَّتِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَإِمَانَتِي وَخَاتِمَةَ عَمَلِي فَمَا
قَالَ ذَلِكَ أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا سَأَلَ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٨٢)

٣٢٦- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَصَدَّقْ وَاحْرُجْ أَيَّ يَوْمٍ شِئْتَ .

(فروع کافی ج ١ ص ٢٤٤)

٣٢٧- عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أ-

يَكْرَهُ السَّفَرَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْأَيَّامِ الْمَكْرُوهَةِ الْأَرْبَعَاءِ وَ
غَيْرِهِ ؟ فَقَالَ : افْتِخْ سَفْرَكَ بِالصَّدَقَةِ وَاقْرَأْ آيَةَ

الْكُرْسِيِّ إِذَا بَدَأَكَ . (فروع کافی ج ١ ص ٢٤٤)

٣٢٨- عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ

مِنَ آخِرِ الشَّهْرِ وَفِي يَوْمٍ يَكْرَهُ النَّاسُ مِنْ مَّحَاقٍ أَوْ غَيْرِهِ
تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ خَرَجَ .

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٨٢)

٣٢٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سِتُّ مِّنَ الْمَرْوَةِ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي

الْحَضِرِ وَثَلَاثٌ مِنْهَا فِي السَّفَرِ ... وَأَمَّا الَّتِي فِي السَّفَرِ
فَبِذْلِ الزَّادِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَالْمِزَاجِ فِي غَيْرِ الْمَعَاصِي .

(بحار الأنوار ج ١٦ ص ٧٥)

٣٣٠- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمَرْوَةُ فِي السَّفَرِ كَثْرَةُ الزَّادِ وَطَيْبَةُ

وَبَدَلُهُ لِمَنْ كَانَ مَعَكَ وَكِتْمَانٌ عَلَى الْقَوْمِ سِرَّهُمْ
بَعْدَ مُفَارَقَتِكَ إِيَّاهُمْ وَكَثْرَةُ الْمِزَاجِ فِي غَيْرِ مَا

يَسْخَطُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (بحار الانوار ج ١٦ ص ٧٥)
٣٣١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ السُّنَّةِ إِذَا خَرَجَ الْقَوْمُ فِي سَفَرٍ أَنْ يُخْرِجُوا نَفَقَتَهُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ أَصِيبٌ لِنَفْسِهِمْ وَأَحْسَنُ لِأَخْلَاقِهِمْ. (بحار الانوار ج ١٦ ص ٧٥)

٣٣٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَرَفِ الرَّجُلِ أَنْ يُطِيبَ زَادَهُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ. (بحار الانوار ج ١٦ ص ٧٦)
٣٣٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ فِي السَّفَرِ.

(بحار الانوار ج ١٦ ص ٧٧)
٣٣٤- رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَبْحِ شَاةٍ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: عَلَى ذَبْحِهَا وَقَالَ الْآخَرُ عَلَى سَلْخِهَا. وَقَالَ آخَرُ: عَلَى قَطْعِهَا وَقَالَ آخَرُ: عَلَى طَبْخِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَى أَنْ أَلْقَطَ لَكُمْ الْحَطَبَ. فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَتَّبِعِنَّ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا أَنْتَ، نَحْنُ نَكْفِيكَ. قَالَ: عَرَفْتُ أَنْكُمْ تَكْفُونِي وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْرَهُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا كَانَ مَعَ أَصْحَابِهِ أَنْ يَنْفِرَ بَيْنَهُمْ فَقَامَ يَلْقِطُ الْحَطَبَ لَهُمْ.

(بحار الانوار ج ١٦ ص ٧٧)
٣٣٥- كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَا يَسَافِرُ إِلَّا مَعَ رَفِيقَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مِنْ خُدَّامِ الرَّفِيقَةِ فِيمَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ. فَسَافَرَمَرَّةً مَعَ قَوْمٍ فَرَأَهُ رَجُلٌ فَعَرَفَهُ فَقَالَ لَهُمْ: أَنْتَرُونَ مِنْ هَذَا؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: هَذَا

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ. فَوَثَبُوا إِلَيْهِ فَقَبَلُوا يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ
 فَقَالُوا يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّبَنَا نَارَ جَهَنَّمَ
 لَوْ بَدَرْتَ إِلَيْكَ مَنَيدٌ أَوْ لِسَانٌ أَمَا كُنَّا قَدْ هَلَكْنَا آخِرَ
 الدَّهْرِ فَمَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى هَذَا؟ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ
 سَافِرْتُ مَعَ قَوْمٍ يَعْرِفُونِي فَأَعْطُونِي بِرَسُولِ اللَّهِ مَا لَا
 اسْتَحِقُّ فَأَخَافُ أَنْ تُعْطُونِي مِثْلَ ذَلِكَ فَصَارَ كَيْتَمَانُ
 أَمْرِي أَحَبَّ إِلَيَّ. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٨٩)

٣٣٦- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ

أَصْحَابُهُ إِذَا مَرِضَ ثَلَاثًا. (اصول كافي ص ٦٢٥)

٣٣٧- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِيهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع

صَاحِبَ رَجُلًا زَمِيًّا فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟

قَالَ أُرِيدُ الْكُوفَةَ. فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقَ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ

تُرِيدُ الْكُوفَةَ؟ فَقَالَ لَهُ بَلَى. فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ: فَقَدَّ تَرَكْتُ

الطَّرِيقَ. فَقَالَ لَهُ قَدْ عَلِمْتُ قَالَ: فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَ

قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع هَذَا

مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هَنِيئَةً

إِذَا قَارَقَهُ وَكَذَلِكَ أَمَرْنَا نَبِيَّنَا ﷺ فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ

هَكَذَا (قَالَ خ ل)؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ الذِّمِّيُّ لِأَجْرَمَانِمَا

تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى

رَيْنِكَ وَرَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع فَلَمَّا عَرَفَهُ

أَسْلَمَ. (اصول کافی ص ۶۲۶)

۳۳۱- قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِذَا سَافَرَ أَحَدُكُمْ فَقَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيَاتِ أَهْلَهُ بِمَا تيسَّرَ لَهُ وَلَوْ بِحَجَرٍ...

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۳۹- قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَنْ خَلَفَ حَاجًّا فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِهِ حَتَّى كَأَنَّهُ يَسْتَلِمُ الْأَحْجَارَ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۱۸۹)

۳۴۰- كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ يَحْجَّ اسْتَبَشِرُوا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوهُمْ وَعَظِّمُوهُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يَجِبُ عَلَيْكُمْ تَشَارِكُوهُمْ فِي الْأَجْرِ.

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۱۹۱)

۳۴۱- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ): وَإِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ مِنَ السَّفَرِ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَشْتَغَلَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَصُبَّ عَلَى نَفْسِهِ الْمَاءَ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْجُدَ وَيُشْكِرَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ...

(بحار الانوار ج ۱۵ ص ۸۰)

۳۴۲- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَضَ اللَّهُ... وَالْجِهَادَ عِزًّا لِلْإِسْلَامِ.

(نهج البلاغه ص ۱۱۸۷)

۳۴۳- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغزوا وتورثوا أبناءكم مجداً.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۹)

۳۴۴- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي السَّيْفِ وَتَحْتَ ظِلِّ السَّيْفِ وَلَا يُقِيمُ النَّاسُ إِلَّا بِالسَّيْفِ وَالسُّيُوفُ مَقَالِيدُ

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ .
 (فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۷)
 ۳۴۵- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الْجِهَادَ وَعَظَّمَهُ
 وَجَعَلَهُ نَصْرَهُ وَنَاصِرَهُ وَاللَّهُ مَا صَلَحَتْ دُنْيَا وَلَا دِينٌ
 إِلَّا بِهِ .
 (فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۹)

۳۴۶- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيثٍ): فَمَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ
 أَلْبَسَهُ اللَّهُ ذُلًّا وَفَقْرًا فِي مَعِيشَتِهِ وَمُحِقًّا فِي دِينِهِ...
 (فروع کافی ج ۱ ص ۳۲۷)

۳۴۷- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَا بَعْدُ: فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ
 مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ لِخَاصَّةٍ أَوْلِيَاءِهِ وَهُوَ لِبَاسُ
 التَّقْوَى وَدَرَعُ اللَّهِ الْحَصِينَةِ وَجَنَّتُهُ الْوَثِيقَةُ فَمَنْ
 تَرَكَهُ رَغِبَةً عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ الذُّلِّ وَشَمْلَةَ الْبِلَاءِ
 وَدَيْتُ الصُّغَارِ وَالْقَمَاءِ وَضَرَبَ عَلَى قَلْبِهِ بِالْأَسْهَابِ
 وَأَدْيَلَ الْحَقُّ مِشْرَهُ بِتَضْيِيعِ الْجِهَادِ وَسِيمِ الْخُسْفِ
 وَمَنْعِ النِّصْفِ .
 (نهج البلاغة ص ۸۵)

۳۴۸- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ. فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ
 اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ
 مِنْ خَلْفِهِمْ الْأَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ .
 يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلِهِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ
 أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ . (سورة آل عمران- آیت ۱۷۰)

۳۴۹- قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: بَيْنَمَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْطُبُ

النَّاسَ وَيَحْضُهُمْ عَلَى الْجِهَادِ ، إِذْ قَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ فَضْلِ الْغَزَاةِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ . فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى
نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ وَنَحْنُ قَافِلُونَ مِنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ
فَسَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَقَالَ ﷺ : إِنَّ الْغَزَاةَ إِذَا
هَمُّوا بِالْغَزْوِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُمْ بَرَاءةً مِنَ النَّارِ فَإِذَا تَجَهَّزُوا
لِغَزْوِهِمْ بَاهَى اللَّهُ تَعَالَى بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَإِذَا وَدَّعَهُمْ
أَهْلُوهُمْ بَكَتْ عَلَيْهِمُ الْحَيَّطَانُ وَالْبُيُوتُ وَيُخْرِجُونَ
مِنْ ذُنُوبِهِمْ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ سَلْخِهَا ...

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۲۴۳)

(شرايع الاسلام ص ۸۷)

۳۵۰ -

۳۵۱ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ثَلَاثَةٌ دَعْوَتُهُمْ مُسْتَجَابَةٌ : أَحَدُهُمُ
الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونَهُ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۱۷)

۳۵۲ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ بَلَغَ رِسَالَةَ غَازٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ
رَقَبَةً وَهُوَ شَرِيكُهُ فِي ثَوَابِ غَزْوَتِهِ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۱۷)

۳۵۳ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَالَ لِغَازٍ مَرْحَبًا وَأَهْلًا حَيَّاهُ اللَّهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاسْتَقْبَلَهُ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّرْحِيبِ وَالتَّسْلِيمِ .

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۲۴۵)

۳۵۴ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا

تَعَدُّوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ .

(سوره بقره - آیت ۱۹۰)

۳۵۵- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ
الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنْ اُنْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظَّالِمِيْنَ .

(سوره بقره - آیت ۱۹۳)

۳۵۶- قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام : بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَى

الْيَمِيْنِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُقَاتِلَنَّ اَحَدًا حَتَّى تَدْعُوهُ اِلَى
الْاِسْلَامِ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَنْ يَهْدِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ
يَدِيْكَ رَجُلًا خَيْرُكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ
وَلَكَ وِلَائُهُ يَا عَلِيُّ . (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۲۱)

۳۵۷- قَالَ عَلِيُّ عليه السلام : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمَرَ بِالشَّعَارِ قَبْلَ
الْحَرْبِ وَقَالَ : وَلَكِنْ فِيْ شَعَارِكُمْ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ
تَعَالَى . (مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۲۶۵)

۳۵۸- قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوا شِيُوْخَهُمْ
وَصَبِيَّانَهُمْ . (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۴۲۵)

۳۵۹- قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا ارَادَ اَنْ
يَّبْعَثَ سَرِيَّةً دَعَاهُمْ فَاجْلَسَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ
سِيْرُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ لَا تَغْلُوْا وَلَا تَمْتَلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا
فَانِيًّا وَلَا صَبِيًّا وَلَا اِمْرَاةً وَلَا تَقْطَعُوْا شَجَرًا اِلَّا اَنْ
تَضْطَرُّوْا اِلَيْهَا وَاَيْمًا رَجُلٍ مِّنْ اَدْنَى الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ

أَفْضَلِهِمْ نَظَرَ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهُوَ جَارٌ حَتَّى
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ فَإِنْ تَبِعَكُمْ فَأَخُوكُمْ فِي الدِّينِ وَإِنْ إِلَى
فَابْلِغُوا مَا آمَنَهُ وَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤٢٤)

٣٦٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يُسْعَى بِهَا
أَدْنَاهُمْ.

(مستدرك الوسائل ج ٢ ص ٢٥٠)

٣٦١- قَالَ السُّكُونِيُّ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع: مَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ

ﷺ: يُسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ جَيْشًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ حَاصَرُوا قَوْمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَشْرَفَ رَجُلٌ
فَقَالَ: أَعْطُونِي الْأَمَانَ حَتَّى آتِيَ صَاحِبَكُمْ وَأُنَظِرَهُ
فَاعْطَاهُ أَدْنَاهُمْ الْأَمَانَ وَجَبَّ عَلَى أَفْضَلِهِمْ الْوَفَاءُ بِهِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤٢٥)

٣٦٢- قَالَ الصَّارِقُ ع: أَنْ عَلِيًّا ع: أَجَازَ أَمَانَ مَمْلُوكٍ
لِأَهْلِ حِصْنٍ مِنَ الْحِصُونِ وَقَالَ هُوَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤٢٥)

٣٦٣- قَالَ الصَّارِقُ ع: لَوْ أَنَّ قَوْمًا حَاصَرُوا مَدِينَةَ فَسَأَلُوهُمْ

الْأَمَانَ فَقَالُوا: لَا. فَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَالُوا: نَعَمْ. فَنَزَلُوا

إِلَيْهِمْ كَانُوا آمِنِينَ. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤٢٥)

٣٦٤- قَالَ عَلِيُّ ع: إِيَّاكُمْ وَالْمُرَاءَ وَالْحُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا

يُمَرِّضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيُنْبِتُ عَلَيْهِمَا النِّفَاقَ.

(اصول كافي ص ٤٥١)

٣٦٥ - قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَيْرُ النَّاسِ قُضَاةُ الْحَقِّ .

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ١٧)

٣٦٦ - فِي عَهْدِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْأَشْتَرِ : ثُمَّ اخْتَرْتُ لِاحْكَامِ بَيْنِ

النَّاسِ أَفْضَلَ رَعِيَّتِكَ فِي نَفْسِكَ مِمَّنْ لَا تَضِيقُ بِهِ
الْأُمُورَ وَلَا تَمَحُكُهُ الْخُصُومُ وَلَا يَتِمَادِي فِي الزَّلَّةِ
وَلَا يَحْضُرُ مِنَ الْفِيءِ إِلَى الْحَقِّ إِذَا عَرَفَهُ وَلَا تُشْرِفَ
نَفْسَهُ عَلَى طَمَعٍ وَلَا يَكْتَفِي بِأَدْنَى فِهِمْ دُونَ أَقْصَاهُ ،
وَأَوْقَفَهُمْ فِي الشُّبُهَاتِ وَأَخَذَهُمْ بِالْحُجَجِ وَأَقْلَمَهُمْ
تَبَرُّمًا بِمُرَاجَعَةِ الْخَصِمِ وَأَصْبَرَهُمْ عَلَى تَكْشِيفِ
الْأُمُورِ وَأَصْرَمَهُمْ عِنْدَ اتِّضَاحِ الْحُكْمِ مِمَّنْ لَا
يُزْدَهِيهِ إِطْرَاءٌ وَلَا يَسْتَمِيلُهُ إِغْرَاءٌ وَأَوْلِيكَ قَلِيلٌ .

(نهج البلاغه ص ١٠٠)

٣٦٧ - قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُؤَيُّ الْقَضَاءَ وَلَا تُؤَيُّ
الْإِمَارَةَ .

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٦٨ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ . (سوره مائده - آيت ٤٧)

٣٦٩ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمُ الظَّالِمُونَ . (سوره مائده - آيت ٤٥)

٣٧٠ - قَوْلُهُ تَعَالَى : وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْكَافِرُونَ . (سوره مائده - آيت ٤٤)

٣٧١ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ حَكَمَ فِي دِرْهَمَيْنِ بغيرِ مَا أَنْزَلَ

اللَّهُ فَقَدْ كَفَرَ . (بحار الانوار ج ٢٤ ص ٦)
٣٧٢- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ) : وَإِذَا جَارَ الْحُكَّامُ فِي
الْقَضَاءِ أَمْسَكَ الْقَطْرُ مِنَ السَّمَاءِ .

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٦)
٣٧٣- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِسَانَ الْقَاضِي بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ مِنْ نَارٍ
حَتَّى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ فَمَا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ .

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٣٩٦)
٣٧٤- وَمِنْ عَهْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : فَأَخْفِضْ لَهُمْ
جَنَاحَكَ وَالْأَنْ لَهُمْ جَانِبَكَ وَأَبْسِطْ لَهُمْ وَجْهَكَ وَأَسِ
بَيْنَهُمْ فِي اللَّحْظَةِ وَالنَّظْرَةِ حَتَّى لَا يَطْمَعَ الْعُظَمَاءُ
فِي حَيْفِكَ لَهُمْ وَلَا يَأْسُ الضُّعَفَاءُ مِنْ عَدْلِكَ عَلَيْهِمْ

(نهج البلاغة ص ١٧٧)
٣٧٥- فِي النَّبَوِيِّ : مَنْ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْدِلْ
بَيْنَهُمْ فِي لَحْظَتِهِ وَإِشَارَتِهِ وَمَعْقَدِهِ وَلَا يَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ
عَلَى أَحَدِهِمَا مَا لَا يَرْفَعُ عَلَى الْآخِرِ .

(جواهر كتاب القضاء)
٣٧٦- رُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلى أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّثَلِيَّ
الْقَضَاءَ ثُمَّ عَزَلَهُ . فَقَالَ لِمَ عَزَلْتَنِي وَمَا خُنْتُ وَلَا
جَنَيْتُ ؟ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَلَامَكَ يعلو كَلَامَ خَصْمِكَ .

(مستدرک الوسائل ج ٣ ص ١٩٢)

۳۷۷- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَهَى عَنْ تَلْقِينِ الشُّهُودِ .

(مستدرك الوسائل ج ۳ ص ۱۹۵)

۳۷۸- فِي النَّبَوِيِّ : مَنْ وُلِيَ شَيْئًا مِنَ النَّاسِ فَاحْتَجَبَ دُونَ

حَاجَتِهِمْ احْتَجَبَ اللَّهُ تَعَالَى دُونَ حَاجَتِهِ وَفَاقَتِهِ وَ

فَقَرِهِ . (جواهر كتاب القضاء)

۳۷۹- عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ شُرَيْحًا يَقْضِي فِي بَيْتِهِ فَقَالَ

يَا شُرَيْحُ اجْلِسْ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ بَيْنَ النَّاسِ .

فَإِنَّهُ وَهْنٌ بِالْقَاضِي أَنْ يَجْلِسَ فِي بَيْتِهِ .

(مستدرك الوسائل ج ۳ ص ۱۹۲)

۳۸۰- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَقْضِيَ الْقَاضِي وَهُوَ

غَضَبَانُ أَوْ جَائِعٌ أَوْ نَاعِسٌ .

(مستدرك الوسائل ج ۳ ص ۱۹۵)

۳۸۱- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا أَعْدَلُ وَالِإِتِّجَارِي رَعِيَّتَهُ أَبَدًا .

(جواهر كتاب القضاء)

۳۸۲- عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ أَتَى سُوقَ الْكَرَابِيسِ فَقَالَ

يَا شَيْخُ أَحْسِنُ بَيْعِي فِي قَمِيصِي بِثَلَاثِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا عَرَفَهُ

لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ حَتَّى أَتَى غُلَامًا حَدَثًا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا

بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ . (جواهر كتاب القضاء)

۳۸۳- إِنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَامْتَلَتْ عِنْدَهُ أَيَّامًا

ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ لِخُصُومَةٍ لَمْ يَذْكُرْهَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقَالَ لَهُ : أَخْصُمَانَتَ ؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ تَحَوَّلْ عَنَّا فَإِنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُضَافَ الْخَصْمُ إِلَّا وَمَعَهُ خَصْمُهُ

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٣٩٥)

٣٨٤- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الرَّشَاقِي الْحَكِيمُ هُوَ الْكُفْرُ بِاللَّهِ.

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٨٥- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَعَنَ اللَّهُ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالْمَاشِيَّ

بَيْنَهُمَا.

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٨٦- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيَّاكُمْ وَالرِّشْوَةَ فَإِنَّهَا مَحْضُ الْكُفْرِ

وَلَا يَسْمُ صَاحِبُ الرِّشْوَةِ رِيحَ الْجَنَّةِ.

(بحار الانوار ج ٢٤ ص ٩)

٣٨٧- عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا كَتَبَهُ إِلَى الْأَشْتَرِ ثُمَّ الْأَثَرِ

تَعَاهَدَ قَضَائِهِ وَاقْسَحَ لَهُ فِي الْبَدَلِ مَا يُزِيلُ عِلَّتَهُ وَتَقِلُّ

مَعَهُ حَاجَتُهُ إِلَى النَّاسِ وَأَعْطَاهُ مِنَ الْمَنْزِلَةِ لَدَيْكَ مَا

لَا يَطْمَعُ فِيهِ غَيْرُهُ ... (نهج البلاغه ص ١٠٠١)

٣٨٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى تَقْوَى اللَّهِ الْغَنَى.

(من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٨٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نِعْمَ الْعَوْنُ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ.

(من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَلْعُونٌ مَنْ أَلْقَى كَلَّةً عَلَى النَّاسِ.

(فروع كافي ج ١ ص ٣٤٢)

٣٩١- قَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الْعَبْدَ الْفَارِعَ.

(من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٢- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ: ...
وَرَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَتَرَكَ الطَّلَبَ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي
فَيَقُولُ الرَّبُّ: أَوْلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى الطَّلَبِ
لِلرِّزْقِ. (اثنا عشرية طبع جديد قم ص ١٠٧)

٣٩٣- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَكْسِبُوا فِي طَلَبِ مَعَايِشِكُمْ فَإِنَّ
آبَاءَنَا قَدْ كَانُوا يَرْكُضُونَ فِيهَا وَيَطْلُبُونَهَا.

(من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٤- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَحَرِّفَ
الْأَمِينَ. (من لا يحضره الفقيه ص ٣٥٣)

٣٩٥- عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ طَلَبَ هَذَا الرِّزْقَ مِنْ
حِلِّهِ لِيَعُودَ عَلَى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ كَانَ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٢٩)

٣٩٦- قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُنْكَدِيرٍ: خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ
فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ فَلَقَانِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
كَانَ رَجُلًا بَارِدًا ثَقِيلًا وَهُوَ مَتَكِّيٌّ وَعَلَى غَلَامَيْنِ أَسْوَدَيْنِ
أَوْ مَوْلَيْنِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ! شَيْخٌ مِنْ أَشْيَاحِ
قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى مِثْلِ هَذِهِ الْحَالَةِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا!
أَمَا إِنِّي لَأَعْظُهُ فَدَنُوتُ مِنْهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ بِنَهْرٍ
(بِهَرِ خَل) وَهُوَ يَتَصَابُّ عَرَقًا. فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ شَيْخٌ
مِنْ أَشْيَاحِ قُرَيْشٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ فِي طَلَبِ
الدُّنْيَا! أَرَأَيْتَ لَوْجَاءَ أَجَلِكَ وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ

فَقَالَ لَوْ جَاءَنِي الْمَوْتُ وَأَنَا عَلَى هَذِهِ الْحَالِ جَاءَنِي وَأَنَا
فِي طَاعَةٍ مِّنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَأَلْفٌ بِهَا نَفْسِي وَعِيَالِي عِنْدَكَ
وَعَنِ النَّاسِ ... (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٢٩)

٣٩٧- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام: مَا فِي الْأَعْمَالِ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنَ
الزَّرَاعَةِ. (بحار الانوار ج ٢٣ ص ٢٠)

٣٩٨- سِيَابُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ جُعِلَتْ
فِدَاكَ أَسْمَعُ قَوْمًا يَقُولُونَ إِنَّ الزَّرَاعَةَ مَكْرُوهَةٌ فَقَالَ
لَهُ: اِزْرَعُوا وَاغْرِسُوا فَلَا وَاللَّهِ مَا عَمِلَ النَّاسُ عَمَلًا
أَحَبَّ وَلَا أَطْيَبَ مِنْهُ. (فروع كافي ج ١ ص ٤٠٤)

٣٩٩- عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله
أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ عليه السلام: زَرْعُ زُرْعَةٍ صَاحِبُهُ وَصَلَاةُ
وَأَدَى حَقِّهِ يَوْمَ حَصَادِهِ ...

(بحار الانوار ج ٢٣ ص ١٩)

٤٠٠- عَنِ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ:
مَنْ وَجَدَ مَاءً وَتُرَابًا ثُمَّ افْتَقَرَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ.

(بحار الانوار ج ٢٣ ص ١٩)

٤٠١- قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَمَّتِهِ: مَا يَمْنَعُكَ مِنْ أَنْ تَتَّخِذِي فِي
بَيْتِكَ الْبَرَكَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْبَرَكَةُ؟ فَقَالَ
صلى الله عليه وآله: شَاةٌ تَحْلُبُ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ فِي دَارِهِ شَاةٌ تَحْلُبُ أَوْ
نَعْجَةٌ أَوْ بَقْرَةٌ فَبَرَكَاتٌ كُلُّهُنَّ.

(بحار الانوار ج ١٤ ص ٦٨٦)

٤٠٢ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشَّاهُ نِعْمَ الْمَالُ الشَّاهُ.

(بحار الانوار ج ١٤ ص ٦٨٦)

٤٠٣ - عَلَيْكُمْ بِالْغَنَمِ وَالْحَرْثِ فَإِنَّهُمَا يُرَوِّحَانِ بِخَيْرٍ وَ

يَغْدُوَانِ بِخَيْرٍ. (بحار الانوار ج ١٤ ص ٢٨٦)

٤٠٤ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اتَّخِذُوا الدَّابَّةَ فَإِنَّهَا زَيْنٌ وَتَقْضِي

عَلَيْهَا الْحَوَائِجَ وَرِزْقَهَا عَلَى اللَّهِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٩٣)

٤٠٥ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ سَعَادَةِ الْمُؤْمِنِ دَابَّةٌ يَرْكَبُهَا فِي

حَوَائِجِهِ وَيَقْضِي عَلَيْهِ حُقُوقَ إِخْوَانِهِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٩٣)

٤٠٦ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

أَنْ يُشَبِّهَهُ وَلَدُهُ وَالْمَرْأَةُ الْجَلَاءُ ذَاتُ دَيْنٍ وَالْمَرْكَبُ

الْهَنِيُّ وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ.

(بحار الانوار ج ١٦ ص ٨٢)

٤٠٧ - قَوْلُهُ تَعَالَى: وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ

مِنْ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ. لَتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِمْ

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ.

وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. (سورة زحرف - آيت ١٢-١٤)

٤٠٨ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْبُرْكََةُ عَشْرَةٌ أَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ

أَعْشَارُهَا فِي التِّجَارَةِ. (بحار الانوار ج ٢٣ ص ٥)

٤٠٩ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.

(احياء العلوم ج ٢ ص ٤٥)

٤١٠ - قَالَ الصَّادِقُ ع: ثَلَاثَةٌ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ: إِمَامٌ عَادِلٌ وَتَاجِرٌ صَدُوقٌ وَشَيْخٌ أَقْنَى عُمُرَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(بجاء الانوار ج ٢٣ ص ٥)

٤١١ - قَالَ عَلِيُّ ع: تَعَرَّضُوا لِلتِّجَارَةِ فَإِنَّ لَكُمْ فِيهَا غِنًى عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

(فروع كافي ج ١ ص ٣٧٠)

٤١٢ - قَالَ الصَّادِقُ ع: التِّجَارَةُ تَزِيدُنِي الْعَقْلَ.

(فروع كافي ج ١ ص ٣٧٠)

٤١٣ - قَالَ الصَّادِقُ ع: تَرَكَ التِّجَارَةَ يَنْقُصُ الْعَقْلَ.

(فروع كافي ج ١ ص ٣٧٠)

٤١٤ - قَالَ الصَّادِقُ ع: (فِي حَدِيثٍ) لَا تَدْعُوا التِّجَارَةَ فَتَهَوَّنُوا اتَّجِرُوا بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ.

(فروع كافي ج ١ ص ٣٧٠)

٤١٥ - قَوْلُهُ تَعَالَى: رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ...

(سورة نور - آيت ٣٧)

٤١٦ - فِيقَهُ الرِّضَا: وَإِذَا كُنْتَ فِي تِجَارَتِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ

فَلَا يَشْغَلُكَ عَنْهَا مَتَّجِرُكَ فَإِنَّ اللَّهَ وَصَفَ قَوْمًا وَ

مَدَحَهُمْ فَقَالَ: رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ. وَكَانَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ يَتَّجِرُونَ فَإِذَا

حَضَرَتِ الصَّلَاةُ تَرَكُوا تِجَارَتَهُمْ وَقَامُوا إِلَى صَلَاتِهِمْ
وَكَانُوا أَعْظَمَ أَجْرًا مِمَّنْ لَا يَتَّجِرُ فَيُصَلِّي.

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۶۴)

۴۱۷ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (فِي رِوَايَةٍ): مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ
أَنْ يَكُونَ مَتَّجِرُهُ فِي بِلَادِهِ وَيَكُونَ خُلَطَاءَهُ صَالِحِينَ
وَيَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَيْسَ تَعِينُ بِهِ.

(بحار الأنوار ج ۲۳ ص ۱۵)

۴۱۸ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ الْفِقْهُ ثُمَّ الْمَتَّجِرُ
الْفِقْهُ ثُمَّ الْمَتَّجِدُ الْفِقْهُ ثُمَّ الْمَتَّجِرُ ...

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۱)

۴۱۹ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اتَّجَرَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ارْتَطَمَ فِي
الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ. (فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۲)

۴۲۰ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ وَاشْتَرَى فَلْيَحْفَظْ خَمْسَ
خِصَالٍ وَلَا يَشْتَرِينَّ وَلَا يَبِيعَنَّ: الرِّبَا وَالْحَلْفَ
وَكَيْتْمَانَ الْعَيْبِ وَالْحَمْدَ إِذَا بَاعَ وَالذَّمَّ إِذَا اشْتَرَى.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۱)

۴۲۱ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَهْلَ السُّوقِ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِيَّاكُمْ
وَالْحَلْفَ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ السَّلْعَةَ وَيَمْحَقُ بِالْبُرْكَاتِ.

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۶۷)

۴۲۲ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا دَخَلْتَ سُوقَكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

وَمِنْ شَرِّ أَهْلِهَا . اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ
أُظْلَمَ أَوْ أَبْغَى أَوْ يُبْغَى عَلَيَّ أَوْ أَعْتَدِي أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَجَبُودِهِ وَشَرِّ
فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَحَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۳)

۴۲۳- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع (فِي حَدِيثٍ) : إِنْ وُلِّيتَ أَخَاكَ فَحَسِّنْ
وَالْأَفْبَعَهُ بَيْعَ الْبَصِيرِ الْمُدَاقِ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۵۷۶)

۴۲۴- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع : مَا كَسِ الْمُسْتَرِي فَإِنَّهُ أَطِيبَ لِلنَّفْسِ
وَإِنْ أَعْطَى الْجَزِيلَ : فَإِنَّ الْمَغْبُونِ فِي بَيْعِهِ وَشِرَائِهِ
غَيْرُ مَحْمُودٍ وَلَا مَا جُورِ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۵۸۳)

۴۲۵- قَالَ الصَّادِقُ ع (فِي حَدِيثٍ) : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص
نَهَى عَنِ الْإِسْتِحْطَاطِ بِالصَّفْقَةِ .

(وسائل الشيعة ج ۲ ص ۵۸۲)

۴۲۶- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص : يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ يَشْكُونُ
فِيهِ رَبَّهُمْ قُلْتُ وَكَيْفَ يَشْكُونُ فِيهِ رَبَّهُمْ قَالَ ص
يَقُولُ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا رَيْحَتْ شَيْئًا مِثْلُ كَذَا وَكَذَا وَلَا
أَكُلُ وَلَا أَشْرَبُ إِلَّا مِنْ رَأْسِ مَالِي . وَيُحَكُّ وَهَلْ أَصْلُ
مَالِكَ وَذَرَوْتَهُ إِلَّا مِنْ رَبِّكَ . (وسائل الشيعة ج ۲ ص ۵۸۲)

٤٢٧- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّمَا عَبْدٍ آقَالَ مُسْلِمًا فِي بَيْعٍ أَقَالَهُ
اللَّهُ تَعَالَى عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(فروع کافی ج ١ ص ٣٧٢)

٤٢٨- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَدْخُلَ
الرَّجُلُ فِي سَوْمٍ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٨٣)

٤٢٩- قَالَ عَاصِمُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّ شَيْءٍ
تُعَالِجُ؟ قُلْتُ: أَبِيعُ الطَّعَامَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِي: إِشْتَرِ الْجَيِّدَ
وَبِعِ الْجَيِّدَ فَإِنَّ الْجَيِّدَ إِذَا ابْتَعْتَهُ قِيلَ لَكَ بَارَكَ اللَّهُ

فِيكَ وَفِي مَنْ بَاعَكَ. (فروع کافی ج ١ ص ٣٨٦)

٤٣٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا رَجُلٍ إِشْتَرَى طَعَامًا فَكَبَسَهُ
أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يُرِيدُ بِهِ غِلَاءَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ بَاعَهُ فَتَصَدَّقَ
بِشْمَنِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا صَنَعَ.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٧٩)

٤٣١- دَعَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَوْلَى لَهُ يُقَالُ لَهُ "مُصَادِقٌ" فَأَعْطَاهُ
أَلْفَ دِينَارٍ قَالَ لَهُ تَجَهَّزْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى مِصْرَ فَإِنَّ
عِيَالِي قَدْ كَثُرُوا. قَالَ فَتَجَهَّزَ بِمَتَاعٍ وَخَرَجَ مَعَ التُّجَّارِ
إِلَى مِصْرَ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْ مِصْرَ اسْتَقْبَلَتْهُمْ قَافِلَةٌ خَارِجَةٌ
مِنْ مِصْرَ فَسَأَلُوهُمْ عَنِ الْمَتَاعِ الَّذِي مَعَهُمْ مَا حَالُهُ
فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ مَتَاعُ الْعَامَّةِ فَأَخْبَرُوهُمْ أَنَّهُ لَيْسَ
بِمِصْرٍ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَحَالَفُوا وَتَعَاقَدُوا عَلَى أَنْ لَا يَنْقُصُوا

مَتَاعَهُمْ مِنْ رِبْحِ الدِّينَارِ دِينَارًا فَلَمَّا قَبَضُوا أَمْوَالَهُمْ
 وَانصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ دَخَلَ مُصَادِفٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ كَيْسَانِ فِي كُلِّ وَاحِدٍ أَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ جِئْتُ
 بِذَلِكَ هَذَا رَأْسُ الْمَالِ وَهَذَا الْآخِرُ رِبْحٌ. فَقَالَ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا الرَّبْحَ كَثِيرٌ وَلَكِنْ مَا صَنَعْتُمْ فِي الْمَتَاعِ؛ فَحَدَّثَهُ
 كَيْفَ صَنَعُوا وَكَيْفَ تَحَالَفُوا فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ تَحْلِفُونَ
 عَلَى قَوْمٍ مُسْلِمِينَ أَلَّا تَبِيعُونَهُمْ إِلَّا بِرِبْحِ الدِّينَارِ دِينَارًا
 ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَ الْكَيْسَيْنِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا رَأْسُ مَالِي
 وَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي هَذَا الرَّبْحِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُصَادِفُ فُجَادِلْهُ
 السُّيُوفِ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ الْحَلَالِ.

(فروع كافي ج ١ ص ٣٧٤)

٤٣٢- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكُوفَةِ
 عِنْدَكُمْ يَغْتَدِي كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً مِنَ الْقَصْرِ فَيَطُوفُ فِي
 اسْوَاقِ الْكُوفَةِ سُوقًا سُوقًا وَمَعَهُ الدُّرَّةُ عَلَى عَاتِقِهِ وَكَانَ
 لَهَا طَرَفَانِ وَكَانَتْ تُسَمَّى السَّبِيْبَةَ فَيَقِفُ عَلَى أَهْلِ كُلِّ
 سُوقٍ فَيُنَادِي: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ -
 فَإِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ اتَّقُوا مَا بِيَدَيْهِمْ وَارْعُوا إِلَيْهِ بِقُلُوبِهِمْ
 وَسَمِعُوا بِأَذَانِهِمْ - فَيَقُولُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِّمُوا الْإِسْتِخَارَةَ وَ
 تَبَرَّكُوا بِالسُّهُولَةِ وَاقْتَرَبُوا مِنَ الْمُتَبَاعِينِ وَتَزَيَّنُوا
 بِالْحِلْمِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْيَمِينِ وَجَانِبُوا الْكِذْبَ وَتَجَافَوْا
 عَنِ الظُّلْمِ وَانصِفُوا الْمُظْلُومِينَ وَلَا تَقْرَبُوا الرَّبَّ

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ. فَيَطُوفُ بِبَيْتِهِ فِي جَمِيعِ اسْوَاقِ
الْكُوفَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقْدُمُ عَلَى النَّاسِ.

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۷۱)

۴۳۳- فِي عَهْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْأَشْتَرِ: ثُمَّ اسْتَوْصِيَ بِالتُّجَّارِ وَ

ذَوِي الصَّنَاعَاتِ وَأَوْصِيَ بِهِمْ خَيْرًا: الْمَقِيمَ مِنْهُمْ
وَالْمُضْطَرِبَ بِمَالِهِ وَالْمُتَرَفِّقَ بِبَدَنِهِ فَإِنَّهُمْ مُوَادُّ

الْمَنَافِعِ وَأَسْبَابُ الْمَرَافِقِ وَجِلَابُهَا مِنَ الْمَبَاعِدِ وَ

الْمَطَارِحِ فِي بَرِّكَ وَبَحْرِكَ وَسَهْلِكَ وَجَبَلِكَ وَحَيْثُ لَا

يَلْتَمِعُ النَّاسُ لِمَوَاضِعِهَا وَلَا يَجْتَرِعُونَ عَلَيْهَا فَإِنَّهُمْ

سِلْمٌ لَا تَخَافُ بِأَيْقَتَهُ وَصَلِحٌ لَا تَغْشَى غَائِلَتَهُ وَتَفْقِدُ

أُمُورَهُمْ بِحَضْرَتِكَ وَفِي حَوَاشِي بِلَادِكَ. وَاعْلَمْ مَعَ ذَلِكَ

أَنَّ فِي كَثِيرٍ مِنْهُمْ ضَيْقًا فَاحِشًا وَشُحًّا قَبِيحًا وَاحْتِكَارًا

لِلْمَنَافِعِ وَتَحَكُّمًا فِي الْبِيَعَاتِ وَذَلِكَ مَضْرَّةٌ لِلْعَامَّةِ

وَعَيْبٌ عَلَى الْوَلَاةِ فَامْنَعْ مِنَ الْإِحْتِكَارِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ مَنَعَ مِنْهُ وَلَكِنَّ الْبَيْعَ بَيْعًا سَمَحًا بِمَوَازِينِ عَدْلٍ

وَأَسْعَارٍ لَا تُجْحَفُ بِالْفَرِيقَيْنِ مِنَ الْبَايِعِ وَالْمُبْتَاعِ،

فَمَنْ قَارَفَ حَكْرَةً بَعْدَ تَهْيِئِكَ إِيَّاهُ فَغَلِّبْ بِهِ وَعَاقِبْهُ فِي

غَيْرِ اسْرَافٍ. (نهج البلاغه ص ۱۰۰۸)

۴۳۴- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رِذَالُ مَوْتَاكُمُ الْعِزَابُ.

(وسائل الشيعة ج ۳ ص ۳)

٤٣٥- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَكَعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْمُتَزَوِّجُ أَفْضَلُ
مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيْهَا الْعَزْبُ .

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٢)

٤٣٦- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ أَحْرَزَ نِصْفَ دِينِهِ
فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي .

(سفينة البحار ج ١ ص ٥٦١)

٤٣٧- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي حَدِيثٍ) لَمْ يُرْسِلْنِي اللَّهُ
بِالرَّهْبَانِيَّةِ وَلَكِنْ بَعَثَنِي بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ أَصْوَمُ
وَأَصَلِّيُّ وَالْمِسُّ أَهْلِي فَمَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلَيْسَتْ
بِسُنَّتِي وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ .

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ١٤)

٤٣٨- قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً .

(سورة روم - آيت ٢١)

٤٣٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَنَاجَوْا وَتَنَاسَلُوا تَكْتُمُوا فَاِنِّي
أُبَاهِي بِكُمْ الْأُمَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ بِالسَّقَطِ .

(سفينة البحار ج ١ ص ٥٦١)

٤٤٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يَمْنَعُ الْمُؤْمِنَ أَنْ يَتَّخِذَ أَهْلًا
لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَهُ نَسَمَةً تَثْقِلُ الْأَرْضَ بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ .

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٢)

٤٤١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ

فَقَدْ سَاءَ ظَنُّهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:
إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٥)

٤٤٢ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَزَوَّجُوا لِلرِّزْقِ فَإِنَّ فِيهِنَّ الْبَرَكَهَ.

(من لا يحضره الفقيه ص ٤١٠)

٤٤٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَمِلَ فِي تَزْوِيجٍ بَيْنَ مُؤْمِنَيْنِ
حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا زَوْجَهُ اللَّهُ أَلْفَ امْرَأَةٍ مِّنْ حُورٍ عِينٍ.

(سفينة البحار ج ١ ص ٥٦١)

٤٤٤ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَا يَتَزَوَّجُهَا إِلَّا
لِجَمَالِهَا لَمْ يَرْفِئْ فِيهَا مَا يَحِبُّ وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَا
يَتَزَوَّجُهَا إِلَّا لَهُ وَكَلَّهُ اللَّهُ إِلَيْهِ فَعَلَيْكُمْ بِذَاتِ الدِّينِ.

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٦)

٤٤٥ - قَالَ الصَّادِقُ ع: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِجَمَالِهَا
أَوْ لِمَالِهَا وَكُلَّ إِلَى ذَلِكَ وَإِذَا تَزَوَّجَهَا لِدِينِهَا رَزَقَهُ

اللَّهُ الْمَالَ وَالْجَمَالَ. (وسائل الشيعة ج ٣ ص ٦)

٤٤٦ - قَالَ عَلِيُّ ع: إِيَّاكُمْ وَتَزْوِيجَ الْحُمَقَاءِ فَإِنَّ صُحْبَتَهَا

بَلَاءٌ وَوَلَدُهَا ضِيَاعٌ. (وسائل الشيعة ج ٣ ص ٦)

٤٤٧ - عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ الصَّادِقِ ع: قُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنِي أُرِيدُ

أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً وَإِنَّ أَبِي أَرَادَ غَيْرَهَا. قَالَ ع: إِنَّ ابْنِي أُرِيدُ

تَزَوَّجَ الَّتِي هَوَيْتَ وَدَعِ الَّتِي هَوَىٰ آبَاكَ.

(سفينة البحار ج ٢ ص ٥١٦)

٤٤٨- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَإِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَانَ زَوْجِ مَكَانِ زَوْجٍ
وَأَتَيْتُمْ أَحَدَهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا
أَتَأْخُذُونَهُ بِهَتَّانَا وَإِنَّمَا مَبِينَا.

(سورة نساء آيت ٢٤)

٤٤٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشُّومُ فِي ثَلَاثَةِ أَشْيَاءٍ : فِي
الدَّابَّةِ وَالْمَرَاةِ وَالِدَّارِ فَأَمَّا الْمَرَاةُ فَشُومُهَا غِلَاءُ
مَهْرٍ وَعُسْرُ وِلَادَتِهَا.. (وسائل الشيعة ج ٣ ص ١٠٤)

٤٥٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءٍ أُمَّتِي أَصْبَحْنَ وَجْهًا
وَأَقْلَهُنَّ مَهْرًا . (وسائل الشيعة ج ٣ ص ١٠٤)

٤٥١- قَالَ الصَّادِقُ ع: مِنْ بَرَكَاتِ الْمَرَاةِ خِفَةُ مُؤْنَتِهَا وَ
تَيْسُرُ وِلَادَتِهَا، وَمِنْ شُومِهَا شِدَّةُ مُؤْنَتِهَا وَتَعَسُرُ وِلَادَتِهَا.
(وسائل الشيعة ج ٣ ص ١٠٤)

٤٥٢- قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ
يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَ نِسَائِكُمْ الْوَلُودُ الْوَدُودُ الْعَفِيفَةُ
الْعَزِيزَةُ فِي أَهْلِهَا الذَّلِيلَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْمَبْرُجَةُ مَعَ زَوْجِهَا
الْحِصَانُ عَلَى غَيْرِهِ الَّتِي تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَتُطِيعُ أَمْرَهُ وَإِذَا
خَلَا بِهَا بَدَلَتْ لَهُ مَا يُرِيدُ مِنْهَا وَلَمْ تَبْدُلْ كَتَبْدُلِ الرَّجُلِ.
(فروع كافي ج ٢ ص ٣)

٤٥٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا اسْتَفَادَ امْرَأَةٌ فَائِدَةً أَبَعَدَ
الْإِسْلَامَ أَفْضَلَ مِنْ زَوْجَةٍ مُسْلِمَةٍ تَسْرَهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا
وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَتَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي نَفْسِهَا

وَمَالِهِ . (فروع کافی ج ۲ ص ۴)

۴۵۴- إِنْ قَوْمًا آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِنَّا رَأَيْنَا أَنَا سَاءَ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْءَةَ

أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا . (فروع کافی ج ۲ ص ۶۰)

۴۵۵- قَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: جِهَادُ الْمَرْءَةِ حَسَنُ السَّبِيلِ .

(فروع کافی ج ۲ ص ۶۰)

۴۵۶- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُؤَدِّي الْمَرْءَةُ حَقَّ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا . (مكارم الاخلاق ص ۲۴۷)

۴۵۷- قَالَ السَّجَّادُ عليه السلام: أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۱)

۴۵۸- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ .

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۳۹)

۴۵۹- قَالَتْ خَوْلَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: (فِي حَدِيثٍ) فَمَا حَقِّي عَلَيْهِ

قَالَ عليه السلام حَقُّكَ عَلَيْهِ أَنْ يُطْعِمَكَ مِمَّا يَأْكُلُ وَيَكْسُوكَ

مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَلْطِمُ وَلَا يَصِيحُ فِي وَجْهِكَ .

(مكارم الاخلاق ص ۲۵۰)

۴۶۰- قَالَ الرِّضَا عليه السلام: يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَى عِيَالِهِ لَشَلَا

يَتَمَنَّوْا مَوْتَهُ (جامع السعادات ج ۲ ص ۱۴۱)

۴۶۱- قَالَ الْبَاقِرُ عليه السلام: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ فَلَمْ يَكْسِبْهَا مَا يُوَارِي

عَوْرَتَهَا وَيُطْعِمَهَا مَا يُقِيمُ صُلْبَهَا كَانَ حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ

أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا . (مكارم الاخلاق ص ٢٤٩)

٤٦٢- قَالَ السَّجَادُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَأَنْ أَدْخَلَ السُّوقَ وَمَعِيَ دَرَاهِمُ ابْتِغَاءَ لِعِيَالِي لَحْمًا وَقَدْ قَرَمُوا إِلَيْهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَقَ نَسَمَةً.

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤١)

٤٦٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا رَأَاهُ فِي الْبَيْتِ يُنْقِي الْعَدَسَ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ جَالِسَةٌ عِنْدَ الْقَدْرِ: اِسْمَعْ مِنِّي يَا أَبَا الْحَسَنِ وَمَا أَقُولُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ رَبِّي! مَا مِنْ رَجُلٍ يُعِينُ امْرَأَتَهُ فِي بَيْتِهَا إِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَى بَدَنِهِ عِبَادَةٌ سَنَةً صِيَامٌ نَهَارَهَا وَقِيَامٌ لَيْلِهَا...
... يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَأْتَفْ مِنْ خِدْمَةِ الْعِيَالِ رَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ...

... يَا عَلِيُّ لَا يَخْدِمُ الْعِيَالَ إِلَّا صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ أَوْ رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٤٠)

٤٦٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَبَرَ عَلَى سُوءِ خُلُقِ امْرَأَتِهِ أَعْطَاهُ

اللَّهُ مِنَ الْأَجْرِ مَا أَعْطَى أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَدَلَتِهِ وَمَنْ صَبَرَتْ عَلَى سُوءِ خُلُقِ زَوْجِهَا أَعْطَاهَا اللَّهُ مِثْلَ ثَوَابِ

أَسِيَةَ بِنِ مُزَاحِمٍ . (مكارم الاخلاق ص ٢٤٥)

٤٦٥- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِي الَّذِينَ لَا

يَتَطَاوَنُونَ عَلَى أَهْلِيهِمْ وَيُحْسِنُونَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَظْلِمُونَهُمْ.

(مكارم الاخلاق ص ٢٤١)

٤٦٦ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَضْرِبُ أَحَدَكُمْ الْمَرْءَةَ ثُمَّ يَظِلُّ
يَعَانِقُهَا.

(فروع کافی ج ٢ ص ٦١)

٤٦٧ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْصَانِي جِبْرِيْلُ بِالْمَرْءَةِ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي طَلَاقُهَا إِلَّا مِنْ فَاخِشَةٍ بَيْنَهُ.

(مكارم الاخلاق ص ٢٤١)

٤٦٨ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُوجَدُ فِي رَفِيعِ اللَّفْهِ
إِلَى فَمِ امْرَأَتِهِ .

(جامع السعادات ج ٢ ص ١٣٩)

٤٦٩ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ تَرْفُقْ بِرَوْجِهَا وَ
حَمَلَتْهُ عَلَى مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَمَا لَا يُطِيقُ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا
حَسَنَةٌ وَتَلَقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضَبَانٌ.

(مكارم الاخلاق ص ٢٤٦)

٤٧٠ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ آذَتْ رَوْجَهَا بِلِسَانِهَا
لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَلَا حَسَنَةً مِنْ عَمَلِهَا
حَتَّى تَرْضِيَهُ وَإِنْ صَامَتْ نَهَارَهَا وَقَامَتْ لَيْلَهَا وَ
أَعْتَقَتْ الرِّقَابَ وَحَمَلَتْ عَلَى جِيَادِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَكَانَتْ أَوْلَى مِنْ يَرِدُ النَّارَ وَكَذَلِكَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهَا
ظَالِمًا.

(مكارم الاخلاق ص ٢٤٦)

٤٧١ - عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْ حُلِيِّ الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَ
عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَلَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعْطَلَ نَفْسَهَا
وَلَوْ تَعَلَّقَ فِي رَقَبَتِهَا قِلَادَةٌ وَلَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَدَعَ يَدَهَا
مِنَ الْخِضَابِ وَلَوْ (أَنْ خَل) تَمَسَّهَا بِالْحِجَاءِ مَسْحًا

وَلَوْ كَانَتْ مُسِنَّةً . (مكارم الاخلاق ص ١٠٧)
٤٧٢- قَالَ الرِّضَا عليه السلام تَهَيُّةُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ مِمَّا تَزِيدُ فِي
عَفَّتِهَا . (مكارم الاخلاق ص ١٠١)

٤٧٣- قَالَ حَسَنُ بْنُ جَهْمٍ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام نَحَضَبْتَ؟
قَالَ عليه السلام نَعَمْ بِالْحِنَاءِ وَالْكُتْمِ . أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ فِي ذَلِكَ
لَأَجْرًا . إِنَّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرَى مِنْكَ مِثْلَ الَّذِي تُحِبُّ أَنْ
تَرَى مِنْهَا . (يَعْنِي الْمَرْأَةَ فِي التَّهَيُّةِ) وَلَقَدْ خَرَجْنَا
لِنِسَاءٍ مِنَ الْعَفَافِ إِلَى الْفُجُورِ مَا أَخْرَجَهُنَّ إِلَّا قِلَّةٌ
تَهَيُّءُ أَرْوَاجِهِنَّ . (مكارم الاخلاق ص ٩١)

٤٧٤- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَجَعَلْنَا فِيهَا رِوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقِينَاكُمْ
مَاءً أَفْرَاتًا . (سوره مرسلات آيت ٢٢٧)

٤٧٥- قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام كَانَ النَّبِيُّ عليه السلام يُعْجِبُهُ أَنْ يَشْرَبَ
فِي الْقَدَحِ الشَّامِيِّ وَكَانَ يَقُولُ : هِيَ مِنْ أَنْظَفِ أَيْتِكُمْ .

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٣١٠)
٤٧٦- قَالَ النَّبِيُّ عليه السلام أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَيُنْفَخَ
فِيهِ . (مستدرك الوسائل ج ٢ ص ١٣١)

٤٧٧- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَا تَشْرَبُوا الْمَاءَ مِنْ ثُلْمَةِ الْإِنَاءِ
وَلَا مِنْ عُرْوَتِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقْعُدُ عَلَى الْعُدْوَةِ وَ
الثُّلْمَةِ . (وسائل الشيعة ج ٣ ص ٣١٠)

٤٧٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَلَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَاءَ مِنْ عِنْدِ
عُرْوَةِ الْإِنَاءِ فَإِنَّهُ يَجْتَمِعُ الْوَسْخُ . (وسائل الشيعة ج ٣ ص ٣١٠)

٤٧٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ ابْنُ أَبِي حَدِيثٍ: وَلَا تَشْرَبْ مِنْ أُرْنِ الْكُوزِ وَلَا مِنْ كَسْرَانٍ كَانَ فِيهِ فَإِنَّهُ مَشْرَبُ الشَّيَاطِينِ.

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٣١٠)

٤٨٠- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَنَهَى (رَسُولُ اللَّهِ ﷺ) أَنْ يُشْرَبَ الْمَاءُ كَمَا تَشْرَبُ الْبَهَائِمُ قَالَ: وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِشْرَبُوا بِأَيْدِيكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ أَيْدِيكُمْ وَنَهَى عَنِ الْبُرَاقِ فِي الْبَيْتِ الَّتِي يُشْرَبُ مِنْهَا.

(من لا يحضره الفقيه ص ٤٦٧ حديث المناهي)

٤٨١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ قَبْلَ الطَّعَامِ عَاشَ فِي سَعَةٍ وَعُوفِيَ مِنْ بَلْوَى فِي جَسَدِهِ.

(مستدرك الوسائل ج ٣ ص ٩٠)

٤٨٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَبَعْدَهُ يَنْفِي الْهَمَّ وَيَصِيحُّ الْبَصَرَ.

(مستدرك الوسائل ج ٣ ص ٩٠)

٤٨٣- قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَامُ يُذَكِّرُ النَّارَ وَيَذْهَبُ بِالذَّرَنِ.

٤٨٤- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (فِي حَدِيثٍ): وَإِنْ أَمَكَنَّ أَنْ تَبْلُغَ مِنْهُ جُرْعَةٌ فَافْعَلْ.

٤٨٥- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: غَسَلُ الرَّأْسِ بِالْخِطْمِيِّ أَمَانٌ مِنَ الصُّدَاعِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْفَقْرِ وَظُهُورٌ لِلرَّأْسِ مِنَ الْحَذَارِ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٧٣)

٤١٦ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَطْوِلَنَّ أَحَدُكُمْ شَارِبَهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مَخْبِئًا يَسْتَتِرُ بِهِ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٣)

٤١٧ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَطْوِلَنَّ أَحَدُكُمْ شَعْرًا بَطِيئَةً فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهُ مَخْبِئًا يَسْتَتِرُ بِهِ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٣)

٤١٨ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ: نَظْفُ الْإِبْطِ يَنْفِي رَائِحَةَ الْمَكْرُوهَةِ وَهُوَ ظُهُورُ وَسْنَةٍ مِمَّا أَمَرَ بِهِ الطَّيِّبُ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٣)

٤١٩ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلرِّجَالِ: قَصُوْا أَظْفَارَكُمْ ...

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٢)

٤٩٠ - قَالَ الصَّادِقُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ تَقْلِيمِ

الْأَظْفَارِ بِالْأَسْنَانِ . (وسائل الشيعة ج ١ ص ١٢)

٤٩١ - قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَدَعَ الطَّيِّبَ فِي

كُلِّ يَوْمٍ . (وسائل الشيعة ج ١ ص ١٤)

٤٩٢ - كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الدَّهْنَ وَيَكْرَهُ الشَّعْثَ وَيَقُولُ:

إِنَّ الدَّهْنَ يَذْهَبُ الْبُؤْسَ ..

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٥)

٤٩٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا زَالَ جَبْرِئِيلُ يُوصِينِي بِالسُّوَالِ

حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَجْعَلُهُ فَرِيضَةً .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٦٦)

٤٩٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْلَا أَنِ اشُقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَدْتُهُمْ

بِالسَّوَالِكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ. (وسائل الشيعة ج ١ ص ٦١)

٤٩٥- قَالَ الصَّادِقُ ع: السَّوَالِكُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٦٦)

٤٩٦- قَالَ عَلِيُّ ع: وَالْمَضْمَنَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ وَطَهْوَرٌ

لِلْفَمِّ وَالْإِنْفِ. (وسائل الشيعة ج ١ ص ٥١)

٤٩٧- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَخَذَ ثَوْبًا فَلْيَنْظِفْهُ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧٩)

٤٩٨- قَالَ الصَّادِقُ ع: التَّوْبُ النَّقِيُّ يَكْبِتُ الْعَدُوَّ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧٨)

٤٩٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْكِنِسُوا أَفْنِيَّتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٣١٩)

٥٠٠- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع: كَنَسُ الْبُيُوتِ يَنْفِي الْفَقْرَ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٣١٩)

٥٠١- قَالَ عَلِيُّ ع: نَظَّفُوا بُيُوتَكُمْ مِنْ حَوْلِ الْعَنْكَبُوتِ فَإِنَّ

تَرْكَهُ فِي الْبَيْتِ يُورِثُ الْفَقْرَ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٣٢٠)

٥٠٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَنَسَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ

لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَأَخْرَجَ مِنْهُ مِنَ التُّرَابِ مَا يَدْنُ فِي الْعَيْنِ

عَفَرَ اللَّهُ لَهُ. (وسائل الشيعة ج ١ ص ٣٠١)

٥٠٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَمَّ مَسْجِدًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ

عَنْ رَقِيبَةٍ ... (وسائل الشيعة ج ١ ص ٣٠٨)

٥٠٤ - قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ التَّنَجُّعِ فِي الْمَسَاجِدِ

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٣٠٧)

٥٠٥ - عَنِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ وَقَّعَ

بِنَخَامَتِهِ الْمَسْجِدَ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَاحِكًا وَقَدْ

أُعْطِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ. (وسائل الشيعة ج ١ ص ٣٠٧)

٥٠٦ - نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَى شَفِيرِ بئرٍ مَاءٍ

يُسْتَعَذَّبُ مِنْهَا أَوْ رَحَّتْ شَجَرَةٌ فِيهَا ثَمَرَتُهَا.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٤٣)

٥٠٧ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي

الْمَاءِ الْجَارِيِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ إِنَّ لِلْمَاءِ أَهْلًا.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٤٥)

٥٠٨ - قَوْلُهُ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ...

(سوره اعراف آیت ٣٢)

٥٠٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْبَيْسُ وَتَجَمُّلٌ فَإِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ

الْجَمَالَ وَلَكِنْ مِنْ حَلَالٍ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧٧)

٥١٠ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثَلَاثَةٌ أَشْيَاءٌ لَا يُحَاسِبُ اللَّهُ عَلَيْهَا

الْمُؤْمِنَ: طَعَامٌ يَأْكُلُهُ وَثَوْبٌ يَلْبَسُهُ وَزَوْجَةٌ صَالِحَةٌ

تُعَاوَنُهُ وَيُحْصِنُ بِهَا فَرْجَهُ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧٧)

٥١١ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا
لَبِسْتُ ثَوْبًا جَدِيدًا أَنْ أَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي
مِنَ اللَّبَاسِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ . اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابَ
بَرَكَهٍ أَسْعَى فِيهَا لِمَرْضَاتِكَ وَأَعْمُرْ فِيهَا مَسَاجِدَكَ ...

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٣)

٥١٢ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا لَبِسْتَ ثَوْبًا فَقُلْ : اللَّهُمَّ
الْبَسْنِي لِبَاسَ الْإِيمَانِ وَزِينَتِي بِالتَّقْوَى اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ
جَدِيدَهُ أَبْلِيهِ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٤)

٥١٣ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ
وَيُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَنْعَمَ عَلَى عَبْدِهِ
بِنِعْمَتِهِ أَحَبَّ أَنْ يَرَى عَلَيْهِ آثَرَهَا . قَالَ : قِيلَ : كَيْفَ
ذَلِكَ ؟ قَالَ : يَنْظِفُ ثَوْبَهُ وَيُطِيبُ رِيحَهُ وَيُجَصِّصُ
دَارَهُ وَيُكَيِّسُ أَفْنِيَّتَهُ حَتَّى أَنْ السِّرَاجَ قَبْلَ مَنِيْبِ الشَّمْسِ
يَنْفِي الْفَقْرَ وَيَزِيدُ فِي الرِّزْقِ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧٨)

٥١٤ - قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : النَّظِيفُ مِنَ الثِّيَابِ يَدْهَبُ
الْهَمُّ وَالْحُزْنُ ... (وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧١)

٥١٥ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلَيْكُمْ بِالصَّفِيقِ مِنَ الثِّيَابِ فَإِنَّ مِنْ رَقِّ
ثَوْبِهِ رَقِّ دِينِهِ ... (وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨١)

٥١٦ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : إِنَّ الْجَسَدَ إِذَا لَبَسَ الثَّوْبَ

اللَّيِّنَ طَغَى . (وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٢)

٥١٧ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي حَدِيثٍ) : يَا أَبَا ذَرٍّ اِبْسِ الْخَشِنَ

مِنَ اللَّبَاسِ وَالصَّفِيقَ مِنَ الثِّيَابِ لئَلَّا تَجِدَ الْفَخْرَ فِيكَ

مَسْلُكُهُ . (وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٤)

٥١٨ - قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا يُشْهَرُهُ كَسَاهُ

اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَوْبًا مِّنَ النَّارِ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٠)

٥١٩ - قَالَ حَمَّادُ بْنُ عُمَانَ : كُنْتُ حَاضِرًا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ ذَكَرْتَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي

طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْبَسُ الْخَشِنَ ، يَلْبَسُ الْقَمِيصَ بِأَرْبَعَةِ

دَرَاهِمَ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَنَرَى عَلَيْكَ اللَّبَاسَ الْجَيِّدَ .

قَالَ : فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

كَانَ يَلْبَسُ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ لَا يُنْكَرُ وَلَوْ لَبَسَ مِثْلَ ذَلِكَ

الْيَوْمَ شَهْرِيهِ ، فَخَيْرُ لِبَاسٍ كُلِّ زَمَانٍ لِبَاسُ أَهْلِهِ

غَيْرَ أَنَّ قَائِمَنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ لَبَسَ لِبَاسَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

سَارَ بِسِيرَتِهِ . (وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٧٩)

٥٢٠ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي حَدِيثٍ) : يَا أَبَا ذَرٍّ !

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ فِي صَيْفِهِمْ

وَشِتَائِهِمْ يَرُونَ أَنَّ لَهُمُ الْفَضْلَ بِذَلِكَ عَلَى غَيْرِهِمْ

أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ أَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨١)

٥٢١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فِي آخِرِ خُطْبَةِ خَطْبَيْهَا) : وَمَنْ
لَيْسَ ثَوْبًا فَاخْتَالَ فِيهِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ
يَتَخَلَّلُ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٣)

٥٢٢- قَالَ سَلَمَةُ بِيَّاعُ الْقَلَانِسِ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ع
إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع :
يَا بُنَيَّ الْإِطْهَارُ قَمِيصُكَ ؛ فَذَهَبَ فَظَنْنَا أَنَّ ثَوْبَهُ
قَدْ أَصَابَهُ شَيْءٌ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنِّي هَكَذَا فَعَلْنَا : جُعِلْنَا
فِدَاكَ مَا الْقَمِيصَةُ ؛ قَالَ : كَانَ قَمِيصُهُ طَوِيلًا فَأَمَرْتُهُ
أَنْ يُقَصِّرَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٢)

٥٢٣- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزْجُرُ الرَّجُلَ
أَنْ يَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ وَيَنْهَى الْمَرَأَةَ أَنْ يَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ
فِي لِبَاسِهَا . (وسائل الشيعة ج ١ ص ٢٨٠)

٥٢٤- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ

السَّبِيلِ وَلَا تُبْدِرْ تَبْدِيرًا . (سوره اسراء آیت ٢٦)

٥٢٥- قَوْلُهُ تَعَالَى : فَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ

السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ . (سوره روم- آیت ٣٨)

٥٢٦- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا ع يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَجِمَهُ

فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ ثَلَاثُ سِنِينَ فَيَصِيرُهَا اللَّهُ

ثَلَاثِينَ سَنَةً وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

(اصول كافي ص ۳۸۳)

۵۲۷- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَلِّ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشُرْبَةِ مِائَةٍ مِنْ مَاءٍ . وَأَفْضَلُ مَا تُؤْصِلُ بِهِ الرَّحِمَ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا . وَصَلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ . (اصول كافي ص ۳۸۴)

۵۲۸- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَلَّةُ الْأَرْحَامِ تَزْكِي الْأَعْمَالَ وَ

تَدْفَعُ الْبُلُوَى وَتَنْمِي الْأَمْوَالَ وَتُنْبِئُ لَهُ فِي عُمُرِهِ
وَتُوسِّعُ فِي رِزْقِهِ وَتُحِبِّبُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ . فَلْيَتَّقِ اللَّهَ

وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ . (اصول كافي ص ۳۸۴)

۵۲۹- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَأَكْرَمُ عَشِيرَتِكَ فَإِنَّهُمْ

جَنَاحُكَ الَّذِي بِهِ تَطِيرُ وَأَصْلُكَ الَّذِي إِلَيْهِ تَصِيرُ

وَيَدُكَ الَّتِي بِهَا تَصُولُ... (نهج البلاغه ص ۹۳۰)

۵۳۰- عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ

(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب العشرة ص ۲۷)

۵۳۱- عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

تَكُونُ لِي الْقَرَابَةُ عَلَى غَيْرِ أَمْرِي أَلْهَمْ عَلَيَّ حَقًّا؛ قَالَ

نَعَمْ، حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرِكَ

كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ: حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ .

(اصول كافي ص ۳۸۶)

۵۳۲- عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبُو إِلَّا تَوْتَبًا عَلَيَّ وَقَطِيعَةً لِي
 وَشَتِيمَةً فَأَرْفُضُهُمْ. قَالَ: إِذَا يَرَفُضُكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا
 قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطَى
 مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ
 كَانَ لَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ظَهْرٌ. (اصول كافي ص ۳۸۳)
 ۵۳۳- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَدْخُلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنِينَ
 فَيُطْعِمُهُمَا شَبْعَهُمَا إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ نَسَمَةٍ.

(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب العشرة ص ۲۴۲)

۵۳۴- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: شَبْعُ أَرْبَعٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْدِلُ عِتْقَ
 رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام.

(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب العشرة ص ۲۴۲)

۵۳۵- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الضَّيْفُ دَلِيلُ الْجَنَّةِ.

(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب العشرة ص ۲۴۲)

۵۳۶- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا أَهْدَى إِلَيْهِمْ
 هَدِيَّةً قَالُوا: وَمَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ؟ قَالَ: الضَّيْفُ يَنْزِلُ
 بِرِزْقِهِ وَيُرْتَحِلُ بِذُنُوبِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب العشرة ص ۲۴۲)

۵۳۷- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله (فِي حَدِيثٍ) وَمَا مِنْ ضَيْفٍ حَلَّ
 بِقَوْمٍ إِلَّا وَرِزْقُهُ مَعَهُ.

(بحار الانوار ج ۱۵ كتاب العشرة ص ۲۴۱)

۵۳۸- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُحِبُّ الضَّيْفَ إِلَّا

وَيَقُومُ مِنْ قَبْرِهِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَيُنْظَرُ
أَهْلُ الْجَمْعِ فَيَقُولُونَ : مَا هَذَا إِلَّا نَبِيُّ مَرْسَلٍ . فَيَقُولُ
مَلِكٌ : هَذَا مُؤْمِنٌ يُحِبُّ الضَّيْفَ وَيُكْرِمُ الضَّيْفَ وَلَا
سَبِيلَ لَهُ إِلَّا أَنْ أُدْخَلَ الْجَنَّةَ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤٢)

٥٣٩- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسَارَى فَقَدِمَ
رَجُلٌ مِنْهُمْ لِيُضْرَبَ عُنُقُهُ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ : أَخْرِ هَذَا
الْيَوْمَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ ! فَرَدَّهُ وَآخَرَ غَيْرَهُ حَتَّى كَانَ
هُوَ آخِرَهُمْ فَدَعَا بِهِ لِيُضْرَبَ عُنُقُهُ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ
يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ أَنْ أَسِيرَكَ
هَذَا يُطْعِمُ الطَّعَامَ الضَّيْفَ وَيَصْبِرُ عَلَى النَّائِبَةِ
وَيَحْمِلُ الْحَمَالَاتِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ جَبْرِيلَ
أَخْبَرَنِي فِيكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَعْتَقْتُكَ
فَقَالَ لَهُ : وَإِنَّ رَبَّكَ لِيُحِبُّ هَذَا ؛ فَقَالَ ﷺ نَعَمْ .
فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ . وَ
الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا رَدَّتْ عَنْ مَالِي أَحَدًا أَبَدًا .

(فروع كافي ج ١ ص ١٧٦)

٥٤٠- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا آتَاكَ أَخُوكَ فَأْتِهِ بِمَا عِنْدَكَ
وَإِذَا دَعَوْتَهُ فَتَكَلَّفْ .

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤٠)

٥٤١- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : صَاحِبُ الرَّحْلِ يَشْرَبُ أَوَّلَ الْقَوْمِ

وَيَتَوَضَّأُ آخِرَهُمْ .

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤٠)

٥٤٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ حَقِّ الضَّيْفِ أَنْ تَمْشِيَ مَعَهُ فَتُخْرِجَهُ مِنْ حَرِيمِكَ إِلَى الْبَابِ .

(بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤٠)

٥٤٣- نَزَلَ عَلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَضَافَهُمْ فَلَمَّا ارَادُوا الرِّحْلَةَ زَوَّدَهُمْ وَوَصَّلَهُمْ وَأَعْطَاهُمْ . ثُمَّ قَالَ لِغُلَمَانِهِ تَنَحُّوا لَا تَعِينُوهُمْ فَلَمَّا فَرَعُوا جَاءُوا الْيَوْمَ دَعَاؤُهُ فَقَالُوا لَهُ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَدْ أَضَفْتَ فَأَحْسَنْتَ الضِّيَافَةَ وَأَعْطَيْتَ فَأَجَزْتَ الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ أَمَرْتَ لِغُلَمَانِكَ أَنْ لَا يُعِينُونَا عَلَى الرِّحْلَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نُعِينُ أَضْيَافَنَا عَلَى الرِّحْلَةِ مِنْ عِنْدِنَا . (بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤٠)

٥٤٤- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَالضِّيَافَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلْيَأْتِيَهُنَّ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ . (بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤٢)

٥٤٥- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ حَقِّ الضَّيْفِ أَنْ يَعْدِلَهُ الْخِلَالَ . (بحار الأنوار ج ١٥ كتاب العشرة ص ٢٤١)

٥٤٦- عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ فِي رِحْلِهِ فَلْيَقْعُدْ حَيْثُ يُؤْمِرُ صَاحِبُ الرِّجْلِ فَإِنَّ صَاحِبَ الرِّجْلِ أَعْرَفُ بِعَوْرَةِ بَيْتِهِ مِنَ الدَّاحِلِ

عَلَيْهِ . (بحار الانوار ج ٥ كتاب لعشرة ص ٢٤١)

٥٤٧- عَنِ الرَّضَاعِنِ ابَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَعَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَحْبَبْتُكَ عَلَى أَنْ تَضْمَنَ لِي ثَلَاثَ خِصَالٍ : قَالَ وَمَاهُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : لَا تُدْخِلْ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ خَارِجٍ وَلَا تُدْخِرْ عَنِّي شَيْئًا فِي الْبَيْتِ وَلَا تَجْحَفْ بِالْعِيَالِ . قَالَ : ذَلِكَ لَكَ . فَأَجَابَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

(بحار الانوار ج ٥ كتاب لعشرة ص ٢٤٠)

٥٤٨- قَوْلُهُ تَعَالَى : وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِحْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ . (سورة بقره - آيت ٢٢٠)

٥٤٩- عَنِ الصَّادِقِ عَنِ ابَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَالَ يَتِيمًا حَتَّى يَسْتَعْنِيَ عَنْهُ أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ الْجَنَّةَ كَمَا أَوْجَبَ لِأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ النَّارَ .

(بحار الانوار ج ٥ كتاب لعشرة ص ١٢٠)

٥٥٠- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْسَحُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ رَحْمَةً لَهُ إِلَّا آعَظَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(بحار الانوار ج ٥ كتاب لعشره ص ١٢٠)

٥٥١- قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنِهِ : اللَّهُ اللَّهُ فِي الْإِيْتَامِ فَلَا تَغُبُوا أَفْوَاهَهُمْ وَلَا يَضِيعُوا بِحَضْرَتِكُمْ . (نهج البلاغه ص ٩٦٨)

٥٥٢- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرَّ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ بِقَبْرِ
يُعَذَّبُ صَاحِبِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ قَائِلٍ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ
يُعَذَّبُ. فَقَالَ يَا رَبِّ مَرَرْتُ بِهَذَا الْقَبْرِ عَامًا أَوَّلًا
فَكَانَ صَاحِبُهُ يُعَذَّبُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِهِ الْعَامَ فَإِذَا هُوَ
لَيْسَ يُعَذَّبُ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ يَا رُوحَ اللَّهِ
إِنَّهُ أَدْرَكَ لَهُ وَلَدٌ صَالِحٌ فَأَصْلَحَ طَرِيقًا وَأَوْى يَتِيمًا
فَغَفَرْتُ لَهُ بِمَا عَمِلَ ابْنُهُ.

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب لعشره ص ١١٩)

٥٥٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَفَلَ يَتِيمًا وَكَفَلَ نَفَقَتَهُ
كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ (وَقَرْنَ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ
الْمُسْبِحَةَ وَالْمُوسَطَى).

(بحار الانوار ج ١٥ كتاب العشره ص ١١٩)

٥٥٤- قَالَ ﷺ: حُرْمَةُ الْمُسْلِمِ مِيتًا كَحُرْمَتِهِ حَيًّا.

(مصباح الفقيه ج ١ ص ١٠٢)

٥٥٥- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَرَضَ عَلَيَّ أُمَّتِي غُسْلُ مَوْتِهَا وَ
الصَّلَاةُ عَلَيْهَا. (مستدرک الوسائل ج ١ ص ١١٧)

٥٥٦- قَالَ الصَّادِقُ ﷺ: وَغُسْلُ الْمَيِّتِ وَاجِبٌ.

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٢٨)

٥٥٧- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْمَرَاةِ تَمَوَّتْ فِي
السَّفَرِ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو رَحِمٍ وَلَا نِسَاءٌ. قَالَ ﷺ:
كَمَا هِيَ بِثِيَابِهَا. وَعَنِ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِلَّا

النِّسَاءُ لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ . قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُدْفَنُ كَمَا هُوَ

بِثْيَابِهِ . (وسائل الشيعة ج ١ ص ١٣٤)

٥٥٨- قَالَ أَبُو ذَرٍّ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَصِلْ عَلَى الْجَنَائِزِ
لَعَلَّ ذَلِكَ يُخْرِجُكَ فَإِنَّ الْحُزْنَ فِي أَمْرِ اللَّهِ يُعَوِّضُ خَيْرًا

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١١١)

٥٥٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَرَامَةُ الْمَيِّتِ تَعْجِيلُهُ .

(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٢٨)

٥٦٠- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عُودُوا الْمَرْضَى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ
يُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ . (مستدرك الوسائل ج ١ ص ١١٩)

٥٦١- قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : ... مَنْ تَشَّعَ جَنَازَةً وَلِيَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا
خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وُلِدَتْهُ أُمُّهُ لَا ذَنْبَ عَلَيْهِ ...

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١١٩)

٥٦٢- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا أَبَا ذَرٍّ ! إِذَا اتَّبَعْتَ جَنَازَةً فَلْيَكُنْ
عَمَلُكَ فِيهَا التَّفَكُّرَ وَالْخُشُوعَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لِأَحْوَقِيهِ

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٣١)

٥٦٣- رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ
أَهْدِيهِ جَنَازَةً صَالِحٍ . فَقَالَ آخَرٌ مِثْلَ ذَلِكَ . فَقَالَ مِثْلَهُ
الثَّلَاثُ . فَقَالَ ﷺ : وَجَبَتْ الْجَنَّةُ - وَرَبِّ الْكَعْبَةِ -
لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ شَهِدَاءُ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَرُدُّ شَهَادَتَهُمْ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٣٧)

٥٦٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ غَسَلَ أَخَالَهُ

مُسْلِمًا فَلَمْ يُقَدِّرْهُ وَلَمْ يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ
مِنْهُ سُوءًا ثُمَّ شَيْعَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُوَارَى
فِي قَبْرِهِ إِلَّا خَرَجَ عَظْلًا مِّنْ ذُنُوبِهِ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ٩٩)

٥٦٥- قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَانَ أَطَا عَلَى جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ أَطَا عَلَى قَبْرِ مُسْلِمٍ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٣٢)

٥٦٦- فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ: لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! كَرِهَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِأُمَّتِي الْعَبْتَّ فِي الصَّلَاةِ وَالْمَنِّ فِي الصَّدَقَةِ وَالْتِيَانِ
الْمَسَاجِدِ جُنْبًا وَالضَّحْكَ بَيْنَ الْقُبُورِ .

(من لا يحضره الفقيه ص ٥٧٣)

٥٦٧- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ... وَإِذَا
مَاتَ فَالزِّيَارَةُ لَهُ إِلَى قَبْرِهِ .

(مستدرك الوسائل ج ١ ص ١٢٩)

٥٦٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلدَّائِبَةِ عَلَى صَاحِبِهَا خِصَالٌ: يُبَدَأُ
بِعَلْفِهَا إِذَا نَزَلَ وَيَعْرِضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ إِذَا مَرَّ بِهِ وَلَا يَضْرِبُ
وَجْهَهَا فَإِنَّهَا يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهَا وَلَا يَقِفُ عَلَى ظَهْرِهَا إِلَّا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَحْمِلُهَا فَوْقَ طَاقَتِهَا وَلَا يَكْلِفُهَا مِنْ

الْمَشْيِ إِلَّا مَا تَطِيقُ . (من لا يحضره الفقيه ص ٢٢٨)

٥٦٩- قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ مَرُوءَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ دَوَابَّهُ

سِمَانًا . (وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٩٤)

٥٧٠- إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَسْهَمُ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمَيْنِ
لِفَرَسِيهِ وَسَهْمًا لَّهُ. وَيَجْعَلُ لِلذَّاجِلِ سَهْمًا.

(وسائل الشيعة ج ٢ ص ٤٣٣)

٥٧١- قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ إِبْرَادَ الْكَبِدِ الْحَرَاءِ
وَمَنْ سَقَى كَبِدًا حَرًّا مِنْ بَهِيمَةٍ وَغَيْرِهَا أَظْلَهُ اللَّهُ

يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٥٠)

٥٧٢- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حُرْمَةً وَحُرْمَةَ الْبَهَائِمِ

فِي وُجُوهِهَا. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٩٦)

٥٧٣- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَوَرَّكُوا عَلَى الدَّوَابِّ وَلَا تَتَّخِذُوا

ظُهُورَهَا مَجَالِسَ. (من لا يحضره الفقيه ص ٢٢٨)

٥٧٤- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَرْتَدِفُ ثَلَاثَةٌ عَلَى دَابَّةٍ فَإِنَّ

أَحَدَهُمْ مَلْعُونٌ. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ١٩٧)

٥٧٥- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الرِّفْقَ

وَيُعِينُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْعُجَافَ فَأَنْزِلُوهَا

مَنَازِلَهَا فَإِنَّ كَانَتِ الْأَرْضُ مُجْدَبَةً فَانْجُوا عَلَيْهَا

فَإِنَّ كَانَتْ مُخْصَبَةً فَانْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا.

(من لا يحضره الفقيه ص ٢٢٩)

٥٧٦- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا سِرْتِ فِي أَرْضٍ خَصِيبَةٍ فَارْفِقْ

بِالسَّيْرِ وَإِذَا سِرْتِ فِي أَرْضٍ مُجْدَبَةٍ فَعَجِّلْ بِالسَّيْرِ.

(من لا يحضره الفقيه ص ٢٢٩)

٥٧٧- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تُقْبَلُ

شَهَادَةٌ سَابِقِ الْحَاجِّ لِأَنَّهُ قَتَلَ رَاحِلَتَهُ...

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٤١٥)

٥٧٨- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اضْرِبُوهَا عَلَى النَّفَارِ وَلَا تَضْرِبُوهَا

عَلَى الْعِثَارِ. (فروع كافي ج ٢ ص ٢٣٠)

٥٧٩- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ عَصْفُورًا عَبَثًا جَاءَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ وَلَهُ صُرَاخٌ حَوْلَ الْعَرْشِ يَقُولُ: رَبِّ سَلْ هَذَا
فِيمَ قَتَلْتَنِي مِنْ غَيْرِ مَنْفَعَةٍ.

(مستدرک الوسائل ج ٣ ص ٥٨)

٥٨٠- قَالَ الصَّادِقُ ع: إِنَّ امْرَأَةً عُدَّتْ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتَهَا

حَتَّى مَاتَتْ عَطَشًا. (وسائل الشيعة ج ٢ ص ٢٠٣)

٥٨١- إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ: لَا تُذْبِحُ الشَّاةُ عِنْدَ الشَّاةِ

وَلَا الْجَزُورُ عِنْدَ الْجَزُورِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٢٣٩)

٥٨٢- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ع

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَانَ عِنْدِي كَبَشٌ سَنَةٍ لِأَضْحَى بِهِ فَلَمَّا

أَخَذْتُهُ وَأَضَجَعْتُهُ نَظَرْتُ إِلَى فَرْحِمَتِهِ وَرَقَقْتُ لَهُ ثُمَّ

إِنِّي ذَبَحْتُهُ قَالَ فَقَالَ ع: مَا كُنْتُ أَحِبُّ لَكَ أَنْ تَفْعَلَ

لَا تَرِبِينَ شَيْئًا مِنْ هَذَا ثُمَّ تَذْبَحُهُ.

(وسائل الشيعة ج ٣ ص ٢٤٧)





ایس
دین معاشرت

گروه دانشمندان

جامعہ تعلیمات اسلامی پاکستان